ان هو الاعبدانعمناعليه  انک بالواد المقدس طوی

# تحقیق کرامات الاولیاء

موجودہ کتاب میں اولیاء کرام کی بعد الموت
کرامات پر مدلل انداز میں نہایت دلکش اور دلفریب
تحقیق کی گئی ہے جو کہ مسئلہ کو واضح کرنے اور دل
کو بھانے والی ہے

موبائل: ۰۳۱۳۹۹۳۴۷۸۲۰

مُصنّف:-
محقق العصر شیخ القرآن والحدیث
ابو مقداد سید عبد المقدس بن ناصر شاہ بن نظر شاہ بن احمد

ناشر
مکتبہ اشاعت التوحید والسنّت
محلّہ سیدان جلبئی صوابی

Scanned by CamScanner

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ | نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حالات مصنف | ۲ | ۲ | کی تصانیف پر ایک نظر | ۱۱ |
| ۳ | سخنہائے گفتنی | ۱۹ | ۴ | ولی کی تعریف | ۲۳ |
| ۵ | احادیث کی روشنی میں اولیاء اللہ کی پہچان | ۲۸ | ۶ | تعریف الولی: جس میں حب للہ اور بغض للہ ہو | ۲۹ |
| ۷ | اولیاء کون نہیں بن سکتے | ۳۱ | ۸ | مرتکب بدعات ولی نہیں | ۳۵ |
| ۹ | احادیث اور بدعتی | ۳۹ | ۱۰ | خلاصۂ ماسبق | ۴۲ |
| ۱۱ | موصوف کے مقرظین | ۴۴ | ۱۲ | مقرظ ولی بہادر | ۴۴ |
| ۱۴ | مفتی مفرید کو سوچئے | ۴۵ | ۱۵ | دعا بعد السنۃ۔۔۔ | ۴۶ |
| ۱۶ | حیلہ اسقاط اور مفتی مذکور | ۴۷ | ۱۷ | مقرظ چاند بادشاہ | ۴۸ |
| ۱۸ | موصوف اور ہماری تایید | ۵۰ | ۱۹ | تعریف الولی عند العلماء | ۵۴ |
| ۲۰ | استقامت فی الدین ارفع کرامت | ۶۲ | ۲۱ | امم سابقہ اور استقامت فی الدین کی کرامت | ۶۳ |
| ۲۲ | اصحاب کہف کی کرامت | ۵۶ | ۲۳ | استقامت مومنین قوم صالح | ۶۷ |
| ۲۴ | اصحاب طالوت کی استقامت فی الدین | ۶۸ | ۲۵ | علماء کرام اور استقامت فی الدین | ۶۹ |




Scanned by CamScanner

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۶ | تبصرہ بر عبارت گزشتہ | ۷۱ | ۲۷ | مولا سنبھلیؒ اور کشف کرامت کا مقام | ۷۵ |
| ۲۸ | سنبھلیؒ اور ایک واقعہ | ۷۷ | ۲۹ | کرامت علامت ولایت نہیں | ۷۸ |
| ۳۰ | الکرامۃ حیض الرجال | ۸۷ | ۳۱ | اللہ کے دوست اور دشمن | ۹۴ |
| ۳۲ | شیطان کے گمراہ کرنے کے طریقے | ۹۸ | ۳۳ | خوارق کے بارے میں اہل اللہ کا طریقہ | ۱۰۰ |
| ۳۴ | شیخ احمد رومیؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے بیان پر تبصرہ | ۱۰۶ | ۳۵ | جنات اور شیاطین کی انسانوں کو گمراہ کرنے کی سرگرمیاں | ۱۰۷ |
| ۳۶ | حضرت معاویہ بن قرۃ کا قبول اسلام اور اضلال شیطان | ۱۰۹ | ۳۷ | بدوی کو والدین کی صورت میں تمثل شیطان | ۱۱۱ |
| ۳۸ | شرار الناس کے لئے تمثل شیطان | ۱۱۱ | ۳۹ | علامہ آلوسیؒ اور تمثل شیطان | ۱۱۲ |
| ۴۰ | حاصل مقد | ۱۱۴ | ۴۱ | علامہ سعید احمد قادری اور دو واقعے | ۱۱۸ |
| ۴۲ | الاستدراک | ۱۱۹ | ۴۳ | فتاوی حقانیہ اور بحث کرامت | ۱۲۰ |




Scanned by CamScanner

| ۴۴ | شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی کرامت | ۱۲۵ | ۴۵ | خلاصہ مقصد | ۱۳۳ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۴۶ | ظہور کرامت میں حکمت | ۱۳۳ | ۴۷ | آثار کرامت | ۱۳۸ |
| ۴۸ | یوارِ یتامی اور آثارِ کرامت | ۱۳۸ | ۴۹ | مولانا یوسف کاندھلویؒ اور ترجمہ | ۱۴۰ |
| ۵۰ | حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت | ۱۴۰ | ۵۱ | حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت | ۱۴۱ |
| ۵۲ | حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت | ۱۴۳ | ۵۳ | حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت | ۱۴۳ |
| ۵۴ | حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت | ۱۴۴ | ۵۵ | حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت | ۱۴۵ |
| ۵۶ | حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت | ۱۴۷ | ۵۷ | حضرت حبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت | ۱۴۹ |
| ۵۸ | حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اور اثر کرامت | ۱۵۰ | ۵۹ | ثابت البنانی رحمہ اللہ کی روایت پر کلام | ۱۵۴ |
| ۶۰ | الاستدراک | ۱۵۷ | ۶۱ | دوسری روایت۔۔ | ۱۵۸ |




Scanned by CamScanner

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۲ | عمرو بن مالک النکری کا ابوالجوزاء سے روایت | ۱۶۱ | ۶۳ | موصوف کی تیسری روایت کا حال | ۱۶۲ |
| ۶۴ | دوسرا جواب: | ۱۶۴ | ۶۵ | موصوف کا تیسری روایت | ۱۶۴ |
| ۶۶ | دوسرا جواب | ۱۶۶ | ۶۷ | سلیمان بن احمد الواسطیؒ | ۱۶۷ |
| ۶۸ | عیسی بن محمد السمسار الواسطیؒ | ۱۷۰ | ۶۹ | شریک بن عبداللہ النخعی | ۱۷۰ |
| ۷۰ | ابراھیم بن مہاجر بن جابر | ۱۷۴ | ۷۱ | حبیب بن سالمؒ اور بخاریؒ | ۱۷۹ |
| ۷۲ | پہلا جواب | ۱۸۰ | ۷۳ | دوسرا جواب | ۱۸۱ |
| ۷۴ | تیسرا جواب | ۱۸۹ | ۷۵ | موصوف کا پانچواں استدلال | ۱۹۱ |
| ۷۶ | موصوف کا چھٹا استدلال | ۱۹۲ | ۷۷ | اس روایت کی سند پر کلام | ۱۹۳ |
| ۷۸ | دوسرا راوی | ۱۹۳ | ۷۹ | معافی بن مدرکؒ | ۱۹۴ |
| ۸۰ | عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کی روایت | ۲۰۲ | ۸۱ | موصوف کا سفید جھوٹ | ۲۰۷ |
| ۸۲ | جھوٹ کی دوسری مثال | ۲۰۸ | ۸۳ | امام ابن تیمیہ اور مسلمؒ پر جھوٹ | ۲۰۹ |




Scanned by CamScanner

| ۸۴ | موصوف سے تفحص کے لئے مراجعت | ۲۱۰ | ۸۵ | اویس قرنی کی کرامت | ۱۱۲ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۸۶ | ساتواں استدلال | ۲۱۲ | ۸۷ | آٹھویں دلیل اور جواب | ۲۱۲ |
| ۸۸ | سند کی اہمیت پر اقوال | ۲۱۳ | ۸۹ | مقام روض الریاحین | ۲۱۷ |
| ۹۰ | دوسری حکایت: | ۲۱۸ | ۹۱ | تیسرا قصہ | ۲۱۸ |
| ۹۲ | نواں استدلال اور جواب | ۲۲۰ | ۹۳ | موصوف کی خامیاں | ۲۲۰ |
| ۹۴ | دسویں دلیل اور جواب | ۲۲۲ | ۹۵ | گیارویں دلیل اور جواب | ۲۲۳ |
| ۹۶ | بارھویں دلیل اور جواب | ۲۲۳ | ۹۷ | موصوف کی تیروھویں دلیل | ۲۲۴ |
| ۹۸ | چودھویں دلیل اور جواب | ۲۲۴ | ۹۹ | پہلا جواب | ۲۲۵ |
| ۱۰۰ | دوسرا جواب | ۲۲۵ | ۱۰۱ | تیسرا چوتھا جواب | ۲۲۶ |
| ۱۰۲ | پندرھواں استدلال | ۲۲۶ | ۱۰۳ | قبر سے سلام سننا یا ہاتھ نکلنا | ۲۳۴ |
| ۱۰۴ | یوسف نبھانی کے شگوفے | ۲۳۷ | ۱۰۵ | نصیحت آموز قصہ | ۲۴۷ |
| ۱۰۶ | سولھواں استدلال | ۲۴۸ | ۱۰۷ | اٹھارواں استدلال | ۲۴۸ |




Scanned by CamScanner

| ۱۰۸ | ناکت اور نکتہ | ۲۵۶ | ۱۰۹ | آخری استدلال | ۲۵۶ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱۰ | دوسرا متکلم فیہ راوی | ۲۵۹ | ۱۱۱ | کرامت بعد الموت پر علماء کے حوالے | ۲۶۲ |
| ۱۱۲ | ہر خرق عادت کرامت نہیں | ۲۷۳ | ۱۱۳ | شیطان کے گمراہ کرنے کا ایک طریقہ | ۲۷۸ |
| ۱۱۴ | خوارق اور اہل اللہ | ۲۷۹ | ۱۱۵ | کرامات صحابہؓ وغیرہ | ۲۸۰ |
| ۱۱۶ | مراجع ومصادر | ۳۱۶ | ۱۱۷ | | |


﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

مصنف: شیخ القرآن والحدیث مولانا سید عبدالمقدس باچا مدظلہ

تصحیح وڈیزائین ابوذکوان مفتی محمد سلیمان ساجد

ملنے کے پتے تعلیم القرآن جلبئی محلّہ سیدان۔۔مکبتہ اسلامیہ صوابی دارالقرآن پنج پیر، جواہر القرآن سلیم خان صوابی، تعلیم القرآن تورڈھیر، اشاعت اکیڈمی پشاور، مکتبہ اشاعت پشاور

عرض ناشر قارئین کرام کتاب کی تصحیح میں حتی الوسع کافی کوشش سے کام لیا گیا پھر بھی اگر بتقاضائے بشری غلطی رہ گئی ہو تو ضرور ناشر کے نمبر پر مطلع فرما کر ثواب دارین پائیں



Scanned by CamScanner

ان هو الاعبدانعمناعليه انك بالواد المقدس طوى

# تحققیق کرامات الاولیاء

موجودہ کتاب میں اولیاء کرام کی بعد الموت
کرامات پر مدلل انداز میں نہایت دلکش انداز
میں تحقیق کی گئی جو کہ مسئلہ کو واضح کرنے اور دل
کو بھانے والی ہے

مصنف

محقق العصر شیخ القرآن والحدیث

ابومقداد سید عبدالمقدس صاحب اطال اللہ عمرہ

ناشر

مکتبہ اشاعت التوحید والسنّت

محلّہ سیدان جلبئ صوابی

موبائل: ۰۳۱۳۹۹۳۴۷۸۲



Scanned by CamScanner

# حالات مصنف

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لاهله و الصلوة علی نبیه. امابعد!

مسلمانان عالم میں زمانہ قدیم سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ اخلاف اپنے اسلاف اور اصاغر اپنے اکابر کے محاسن، مناقب، حصائل، اور شمائل مرتب اور مدون کر کے آئندہ نسلوں کیلئے چھوڑتے ہیں، ان اکابر میں ایک ہمارے استاذ محترم شیخ القرآن مولانا سید عبد المقدس بادشاہ ہیں، استاذ محترم کی پوری شخصیت پر لکھنا مجھ ناچیز کیلئے تو ایک نہایت مشکل بلکہ ناممکن کام ہے "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ" میں اس کا پوری طرح احاطہ نہیں کر سکتا، استاذ محترم ایک جید عالم دین ہیں، مدبر ہیں، مصنف، مدرس اور خطیب ہیں، قرآن وحدیث پر دسترس رکھتے ہیں، معاشرتی مصلح ہیں، ایک شفیق وغمگسار رفیق ہیں۔

احقر نے پیش نظر تحریر میں استاذ محترم کی ذاتی اور شخصی حالات وعادات کی تعلیم وتعلم، معاشرتی کردار، جماعتی فرائض، ابتدائی خاندانی حالات کا مختصر سا جائزہ پیش کیا ہے۔

## نام ونسب:

مولانا سید عبد المقدس بادشاہ مدظلہ بن سید ناصر شاہ بن سید نظر شاہ بن سید احمد غفر اللہ لہم، نسب کے لحاظ سے اگر چہ سید خاندان سے تعلق رکھتے ہیں لیکن آپ نسب فروش نہیں اور ہمیشہ نسب فروشی سے احتراز کیا ہے، اور کبھی اس طرح نقد عزت وشرف کی جستجو نہیں کی، درحقیقت انسان کا اصل حسب ونسب علم وعمل ہی ہے، آپ نے کبھی اس کو ذریعہ غرور وفخر نہیں بنایا۔

## خاندانی پس منظر:



Scanned by CamScanner

آپ کا خاندان آل رسول ﷺ ہونے کی وجہ سے نہایت دیندار ہے، آپ کے والد صاحب ایک بزرگ شخصیت تھیں، زمینداری سے وابستہ تھے، گاؤں کے ایک معزز، صاحب جائیداد اور مہمان نواز شخص تھے، جب استاذ محترم کی محنت سے آپ مسئلہ توحید کو سمجھ گئے، تو فرماتے تھے کہ یہ مسئلہ تو انسانوں کا بڑا بوجھ ہلکا کر دیتا ہے، اور پابندیوں سے نکال دیتا ہے، نماز تہجد کے نہایت پابند تھے آپ ۱۹۹۵/۱۲/۱۷ کو اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔

## والدہ صاحبہ:

آپ کی والدہ صاحبہ لاہور ضلع صوابی محلّہ زکریا خیل قوم افغان کے ایک دیندار گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں، اور جناب عبدالخالق شاہ صاحب کی صاحبزادی تھیں، انکا ایک بھائی مولانا امیر اکبر صاحب ایک بہترین عالم دین تھے، گاؤں کی اکثر عورتوں نے ناظرہ قرآن آپ ہی سے پڑھا تھا، جواب اپنے گھروں میں ہی خدمت قرآنی میں مشغول ہیں، زندگی کی آخری ایام میں فرمایا کرتی تھی، کہ میرے قریب ایک بھڑ گزرتی ہوئی مجھے "کلمح البصر او ھو اقرب" کی تلاوت سناتی تھی، یہ گویا قرب اجل کی طرف اشارہ تھا آپ ۱۹۹۱ء میں وفات پائیں۔

## دادی صاحبہ:

آپ کی دادی صاحبہ بھی ایک نیک خاتون تھیں صوم وصلوۃ کی نہایت پابند تھی، ہمیشہ سے آدھی رات عبادت میں گزارنے کی عادی تھی، اور گھر والوں کو بھی جگایا کرتی تھی، اکثر یہ فرماتیں کہ نیند سے کیا بنتا ہے اللہ کو راضی کرنا چاہئے، اللہ تعالی کی راہ میں انفاق کی یہ حالت تھی خود اکثر سوکھی روٹی سبز مرچ کیساتھ کھاتیں مگر ہر سال دو بھینسیں ذبح کر کے لوگوں کو کھلاتی اور پورا سال دیسی گھی جمع کر کے پھر لوگوں میں آدھا آدھا پاؤں تقسیم کرتی



Scanned by CamScanner

تھی، رجب سے لیکر ذوالحجہ تک روزے رکھتی، عید الاضحیٰ تک تقریبا چھ ماہ مسلسل روزے سواء عید الاضحیٰ کے رکھتی تھی، ہر وقت نوافل ادا کرنے میں مشغول رہتی تھی اسلئے لوگوں میں نماز بی بی (مونح بی بی) کے نام سے مشہور تھیں آپ ۱۳۴ سال کی عمر میں دار فانی کو خیر باد کہہ کر دار بقا کی طرف اپنے اعمال صالحہ کی جزا کی خاطر چلی گئیں۔

## ولادت:

پٹھانوں میں چونکہ تعلیم کا عام رواج نہیں تھا اسلئے آپ کی تاریخ پیدائش تو نہیں لکھی گئی لیکن ایک اندازے کے مطابق ۱۹۵۸ء ضلع صوابی گاؤں جلبئی محلّہ سیدان میں پیدا ہوئے۔

## ابتدائی تعلیم:

آپ نے ناظرہ قرآن اپنی والدہ صاحبہ سے پڑھا اور ترجمہ قرآن گاؤں ایک عالم دین مولانا سید عبد الخالق شاہ صاحب سے پڑھا اور آپ کے بھائی حاجی سلطان روم باچہ نے بھی انہی سے ترجمہ پڑھا، اور اس گاؤں میں اس وقت شیخ القرآن مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ کے دو ہی شاگرد تھے ایک مولانا عبد الخالق شاہ صاحب اور دوسرے مولانا رحیم خان صاحب چترالی ان حضرات نے اس گاؤں میں مسئلہ توحید کی ابتداء کی تھی، مسئلہ توحید میں ابتداءً بڑی مشکلات کا سامنا تھا اس لئے مولانا رحیم چترالی صاحب ہمیشہ آپ کو صبر کی تلقین فرماتے تھے۔

## طلب علم کا آغاز:

علم دین کا شوق بڑھنے کی وجہ سے آپ نے ۱۹۷۲ء میں آپ نے ساتویں جماعت میں انگریزی تعلیم کو خیر باد کہہ حصول علم کیلئے نکلے، جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے



Scanned by CamScanner

،خلاصہ کیدانی اور ترجمہ قرآن اپنے محلّہ کے استاذ جناب مولانا سید عبدالخالق شاہ صاحب پڑھا، پھر دارالعلوم تعلیم القرآن تورڈھیر میں داخلہ لیکر شیخ القرآن مولانا محمد رفیق صاحب عرف تنزمولاناصاحب رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ سے میزان الصرف،نظم ماۃ عامل،مفیدالطالبین،مراح الارواح،زرادی،زنجانی ،نحو میرکنز اول وآخر موقوف علیہ(جلالین ،مشکوۃ،ھدایہ آخرین) پڑھیں،ہدایۃ النحو،فصولِ اکبری مولانا سعد اللہ صاحب آف جندول سے پڑھیں،اور چند کتب مولانا منہاج الدین صاحب سے بھی ہڑھیں بعدازاں دارالعلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسی ضلع اٹک چلے گئے وہاں پانچ سال گزار کر مولانا شہزاداہ صاحب آف مانسہرہ سے کافیہ شرح جامی،مجموعہ منطق،شرح تہذیب اور مطول پڑھیں،شرح جامی مولانا لاجبر کوہستانی سے بھی سیکھی،اصول الشاشی،نورالانوار،نفحۃ العرب ترجمہ قرآن شیخ القرآمولانا غلام حبیب صاحب مدظلہ سے سیکھیں ،سبعہ معلقہ،متنبّی،اورحماسہ مولانا حبیب الحق صاحب آف الائی سے پڑھیں مولوی یعقوب ،حسامی مولانا سیف الرحمٰن صاحب،حسامی تلخیص مختصر المعانی مولانا رشید احمد صاحب متہمم دارالعلوم تعلیم الاسلام سے پڑھی،بعدازاں نحو میں مزید پختگی کیلئے میانوال مولانا اشرف صاحب کے پاس چلے گئے وہاں کچھ وقت گزارا پھر دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی آئے وہاں شیخ القرآن مولانا فضل حق صاحب رحمہ اللہ سواتی سے سلم العلوم پڑھی،قطبی،اور ہدایۃ الحکمۃ مولانا محمد فیروز کوہستانی سے پڑھی،دورہ حدیث شیخ القرآن پنج پیر رحمہ اللہ سے پڑھنے کا ارادہ تھا لیکن گاؤں میں کچھ خاندانی دشمنی کے باعث ان کو گاؤں سے دور جانا پڑھا اور پشاور میں امدادالعلوم میں شیخ الحدیث مولانا حسن جان رحمہ اللہ اور مولانا امان اللہ صاحب مدظلہ سے دورہ حدیث پڑھا،اسکے بعد دوبارہ حدیث پنج پیر میں پڑھنے کا پختہ ارادہ کیا لیکن اسی سال شیخ القرآن رحمہ اللہ اللہ کو پیارے ہوگئے،آپ ڈاکٹر مسعود عثمانی کے باب میں



Scanned by CamScanner

قاضی شمس الدین رحمہ اللہ سے فتوی لینے گئے گوجرانوالہ گئے وہاں پر آپ نے استاذ محترم کو انوار التبیان لینے کا کہا لیکن آپ مدظلہ نے فرمایا کہ حضرت آپ سے دورہ حدیث پڑھ کر انعام میں لونگا لیکن شؤنِ قسمت سے وہ بھی اسی سال وفات پا گئے۔

آپنے شیخ القران پنج پیر رحمہ اللہ سے دورہ تفسیر ۱۳ مرتبہ پڑھا اور دو (۲) مرتبہ مولانا عبدالسلام صاحب رحمہ اللہ کے پاس گئے اور شاہ پور شیخ رحمہ اللہ سے دومرتبہ پڑھا مولانا غلام حبیب صاحب سے کچھ پارے اور ترجمہ قرآن پڑھا، شیخ القرآن مولانا محمد رفیق نور اللہ مرقدہ، مولانا عبدالخالق شاہ صاحب، مولانا غلام اللہ صاحب تورڈھیر اور مولانا عبدالجبار صاحب باجوڑی سے ایک ایک مرتبہ دورہ تفسیر پڑھی۔

## تدریسی سفر کا آغاز:

فراغت کے بعد دارالعلوم تعلیم القرآن تورڈھیر میں پانچ سال تدریسی فرائض سر انجام دئے تقریبا دوران تدریس تقریبا ۱۴ کتابیں پڑھاتے تھے، اہل محلّہ نے آپ کو مسجد میں امامت کے فرائض بھی سونپ دئے اور آپ نے اس منصب کو قبول کیا جس کی وجہ سے علاقہ میں توحید وسنت کی شمع روشن ہوئی آپ کے جمعہ کے بیان میں دور دراز کے لوگ شرکت فرماتے ہیں۔

آپ ۱۹۸۳ء سے تا حال رمضان شریف میں دورہ تفسیر قرآن پڑھا رہے ہیں اور پورا سال بعد از نماز عشاء درس قرآن اور ریاض الصالحین کے درس کا فریضۃ سرانجام دے رہے ہیں اب اس کتاب کے اختتام کے بعد امام بخاری کی الادب المفرد کا درس شروع کر دیا ہے، جبکہ گھر میں مستورات کو درس قرآن اور مشکاۃ کا درس بھی دیتے ہیں، اور ساتھ ساتھ مدرسہ میں پڑھائی کی خدمت سرانجام دیتے ہیں لیکن تا حال الحمد للہ ،امامت، خطابت، درس وتدریس پر کوئی اجرت نہیں لی، بلکہ خود اپنے مال سے مسجد ومدرسہ



Scanned by CamScanner

میں مال لگاتے ہیں، چونکہ کسی مجبوری کی باعث کی بنا پر سکول میں اے ٹی پوسٹ پر بھرتی ہوگئے اور محلّہ کے سکول میں ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف، امامت، خطابت، تدریس واہتمام، کے فرائض جاری وساری ہیں اور اللہ تعالی اس کو جاری رکھے۔

شادی واولاد:

۱۹۸۵/۱۱/۱۱ میں سید یوسف شاہ کے صاحبزادی سے شادی ہوئی اور اللہ نے ان سے آپ کو پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے عطا کئے ان میں سے ایک بیٹی اور بیٹا بچپن میں ہی وفات پا گئے، تمام بیٹیوں نے قرآن کریم کا ترجمہ اور فقہ کی اہم کتب پڑھی ہیں جبکہ آپ کا فرزند ارجمند سید مقداد مقدس میٹرک کے بعد حصول علم کیلئے نکل چکے ہیں اور درجہ ثانیہ میں ہیں جبکہ سید محمد معاذ بھی اب ان کے ساتھ حصول علم کیلئے نکل چکے ہیں۔

عجز وانکساری:

آپ جماعت کے ساتھیوں سے نہایت محبت کرتے ہیں، چھوٹا ہو یا بڑا ہو، آپ نہایت عاجز مزاج ہیں اس کی بین دلیل یہ ہے کہ جب شیخ القرآن مولانا عبدالجبار صاحب مدظلہ مہاجر ہوکر آئے تو ان کیلئے دورہ تفسیر کا بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے آپ نے ان کو اپنے گاؤں دورہ تفسیر پڑھانے کی دعوت دی اور خود زانوائے تلمذ ہوکر ان کے سامنے بیٹھ گئے حالانکہ اس دور میں علماء کسی دوسرے عالم کے سامنے بیٹھنے کو حقارت سمجھتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

زہد اور اہتمام دارالعلوم:

آپ اعلی درجہ کے زاہد ہیں، اور حدیث رسول ﷺ "المؤمن غر کریم" کا صحیح



Scanned by CamScanner

مصداق ہیں، دنیا سے بالکل بے نیاز ہیں اور ان کا عظیم مشغلہ کتاب ہے جس پر ان کی توجہ ہر وقت مرکوز رہتی ہے، اور چونکہ دار العلوم تعلیم القرآن جلبئی کا اہتمام بھی ان کے پاس ہے تو اس میں احتیاط کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی پچاس روپے یا پانچ ہزار دے تو فوراً ناظم دار العلوم کو یا احقر کو فون کریں گے کہ یہ پیسے لے جائیں کہیں میرے پاس ضائع نہ ہو جائے، اور دینے والے کو ضرور رسید دیتے ہیں اگر کوئی رسید کا مطالبہ نہ بھی کرے تب بھی آپ رسید کاٹ دیتے ہیں تا کہ بوقت ضرورت ریکارڈ ہو اس لئے تو عوام آپ کی دیانت پر متفق ہیں، اور اکثر محافل میں یہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ کا ایک روپیہ ضائع ہونے کا مجھے جس دن علم ہوا اسی دن مدرسہ کو تالا لگا دونگا کیونکہ اللہ تعالی مدرسہ چلانے کے بارے میں سوال نہیں کریں گے بلکہ حلال مال کے بارے میں سوال کریں گے یہی وجہ ہے کہ مدرسہ ظاہری اور باطنی اعتبار سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے اللہ تعالی مزید ترقی عطا فرمائے۔ آپ عام لوگوں کی طرح گھر گھر جا کر چاپلوسی کر کے چندہ بھی نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ اس طرح مہتممین دین کو ذلت کی شکل میں پیش کرتے ہیں [واضح رہے کہ اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ چندہ مانگنا ناجائز ہے بلکہ ذلت کی شکل میں مانگنے کی بات ہے، ابوذکوان] اور فرماتے ہیں کہ جتنا کام کر سکوں کر لوں گا اور ہمیں بھی یہی حکم دیا کرتے ہیں کہ استغناء کے ساتھ مدرسہ چلاؤ اور بالخصوص حلال کمائی کا چندہ ہی قبول کرو۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہے پرواز میں کوتاہی

## ذوق مطالعہ وتصنیف:

آپ مدظلہ لیل ونہار، صبح وشام کتب بینی میں مصروف رہتے ہیں اکثر جب آپ کو دیکھا جائے تو آپ مطالعہ ہی میں مصروف ہوتے ہیں، اگر کتاب سے الگ ہو جائیں



Scanned by CamScanner

تو پھر دل و دماغ کتاب میں رہتا ہے، رات ایک بجہ تک مطالعہ میں مشغول رہتے ہیں کبھی نیند کے غلبہ سے آنکھوں پر پانی چھڑکتے ہیں جب بالکل عاجز ہو جائیں تو سو جاتے ہیں ،اور دو تین گھنٹے بعد تہجد کی نماز کیلئے جاگ جاتے ہیں، اسی لئے تو آپ نے تصنیفی میدان میں بھی کافی کام کیا ہے آپ کی تصانیف سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا انداز بیان برجستہ اور بے تکلفانہ اور دلائل کے اعتبار سے نہایت قوی ہیں اس میں کوئی تصنع اور بناوٹ نہیں اکثر تصانیف اردو میں ہیں اور بعض عربی میں بھی ہیں سب سے پہلی تصنیف غیر مقلدین کے خلاف پشتو میں لکھی گئی کتاب ''کشف اللثام الحشیث'' ہے آپکی تصانیف اہل علم میں بے حد مقبول ہیں۔

## تنظیمی فرائض:

آپ یوم اول سے ہی اشاعۃ التوحید والسنۃ کی تنظیم کی پلیٹ فارم پر ہی دین کی خدمت سرانجام دی ہے، اور ۱۹۹۷ء تک حلقہ نمبر ۷ کے عام رکن کی حیثیت سے شوری میں شرکت فرماتے ،اور ۱۹۹۸ء میں آپ پر اس حلقہ کی امارت کا بوجھ بھی ڈال دیا گیا، اور آپ کی امارت کی وجہ سے یہ حلقہ تنظیمی اعتبار سے تمام حلقوں سے ممتاز ہے اور پورا حلقہ منظم طریقہ سے توحید وسنت کی خدمت کر رہا ہے، آپ بڑی پابندی کیساتھ شوری میں حاضر ہوتے ہیں اور پورا حلقہ بمع امیر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری بے حد مطمئن ہیں۔ آپ ۱۸ سال کے عرصہ میں صرف تین شوری میں غیر حاضر رہے وہ بھی حج وعمرہ کی ادائیگی کی وجہ سے۔

## اوراد و معمولات:

حضرت والا سفر وحضر میں نہایت پابندی کیساتھ تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں، نماز تہجد کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ استغفار اور ادعیہ ماثورہ پڑھتے ہیں جبکہ طلوع فجر کے بعد بعد



Scanned by CamScanner

ازادائے سنت ایک پارہ تلاوت فرما کر ہی مسجد میں جاتے ہیں، مسجد اور گھر کے درمیان ۱۲۰ قدم کا فاصلہ ہے یہ فاصلہ

اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی لسانی نوراواجعل فی سمعی نوراوفی بصری نوراواجعل من خلفی نوراومن امامی نوراواجعل من تحتی نوراومن فوقی نوراااللھم اعطنی نورا

اور ۱۲۰ مرتبہ کلمہ توحید کے ورد کی مدد سے ہی طے کرتے ہیں یعنی چلتے چلتے پڑھ لیتے ہیں، بعد فرائض پھر کلمہ توحید ہی کے ورد اسی طرح واپسی کرتے ہیں اور پھر اشراق تک مستورات کو درس قرآن ومشکاۃ دیتے ہیں، علاوہ ازیں آپ اشراق، ضحیٰ اور تحیۃ الوضوء کے نہایت پابند ہیں، اور اکثر نوافل گھر میں ہی ادا کرتے ہیں رات کو سونے سے پہلے الم سجدہ، ملک، فاتحہ، معوذتین تین بار، بقرہ اول وآخر، ایۃ الکرسی، حشر کی آخری تین آیات پر پڑھتے ہیں

(۴) تزہید میں الدنیا کی خاطر تکاثر اور سورۃ العصر اور بائیکاٹ عن اعداء اللہ کی خاطر سورۃ کافرون، کثرت ذکر موت کیلئے "قل ان الموت الذی تفرون منه فانه ملقیکم" "کل نفس ذائقة الموت... واتقوایوما ترجعون فیه الی الله... افحسبتم انما خلقناکم عبثا... پڑھتے ہیں اور اسی طرح رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا تین بار، اور یاحی یاقیوم لااله الاانت برحمتك استغیث سات مرتبہ اور بسم الله الذی لایضر مع اسمه شئی فی الارض ولافی السماء وهو السمیع العلیم سات مرتبہ،،، حسبی الله لااله الاهو سات مرتبہ اور پھر دعائے نوم اور آخر میں ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم پڑھتے ہیں۔ [نمازوں کے بعد مسنون اذکار اس کے علاوہ ہیں ان کا بھی اہتمام کرتے ہیں ابوذکوان]



Scanned by CamScanner

## مصنف مدظلہ کی تصانیف پر ایک نظر

۱ :. کشف اللثام الحثیث عن وجوہ بعض اھل الحدیث

استاذ محترم نے یہ پہلی تصنیف پشتو زبان میں لکھی ہے۔ ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی جو کہ ۶۴۴ صفحات پر مشتمل ہے، ہمارے زمانے میں اکثر غیر معتدل اہل حدیث احناف علماء اور جمہور سلف وخلف کے خلاف بڑی شدومد سے اپنی تحریر وتقریر میں تنقید کرتے رہے اور کر رہے ہیں ،علماء احناف پر طعن وتشنیع اور زبان درازی کو اپنا حق سمجھتے ہیں، حنفی مسلمانوں کو بے نمازی ،گمراہ کافر مشرک قرار دیتے ہیں اس وجہ سے استاذ محترم نے ان کے چہروں سے پردہ چاک کیا اور دنیا والوں کو ان کا اصلی چہرہ دکھایا اور ان کی حقیقت کو واضح کر دیا، میرے نزدیک غیر مقلدین کی تاریخ میں تمام مباحث پر حاوی اور جامع کتاب ہے، فریقین کیلئے اس کا مطالعہ نافع ہوگا، خصوصا حنفی المذہب طلباء وعلماء کو خود زیر مطالعہ رکھنا اور اس سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔

۲ :. کشف الحجاب عن وجہ المرتاب

یہ آپ کی دوسری تصنیف انیق ہے، اردو زبان میں لکھی گئی ہے، ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے، گاؤں جلبئی کے ایک مبتدع مولوی نے پشتو زبان میں ۸ مسائل پر مشتمل ایک چھوٹا رسالہ بنام ''حق تورہ'' لکھا اور بدعات وشرکیات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ،استاذ محترم نے صرف ایک مسئلہ توسل بالذوات الفاضلہ کا جواب نہایت احسن انداز سے دیا ہے، اہل بدعت کے دلائل کو فاش کیا ہے، کتاب میں آیات واحادیث اور محققین علماء کے اقوال مذکور ہیں ہر امر مدلل ومبرہن ہے، یہ کتاب ہر خاص وعام کیلئے مفید ہے ہر شخص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے ،اور اہل ھوا کیلئے سبب ہدایت ہے۔

۳ :. قطع الوریدعن عنق العنید



Scanned by CamScanner

یہ کتاب بھی ''دحق تورہ'' کی تردید میں لکھ کر شائع کی گئی ہے، جو کہ تین مسائل پر مشتمل ہے، زبان شستہ وصاف، لہجہ دل آویز، جدال ورنگ مناظرانہ سے دور اور مضامین میں جامع کتاب ہے جس میں بدعات کا رد نئے اسلوب سے کیا گیا ہے، اور اتباع سنت کو بطریق احسن ثابت کیا گیا ہے، اس کے مطالعہ سے بدعت وسنت کا فرق نمایاں طور پر واضح ہوجاتا ہے، یہ کتاب ۶۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

٤: ،تبرید الخاطر فی توضیح ذکر الذاکر

زیر تبصرہ کتاب ۵۳۷ صفحات پر مشتمل ہے، استاذ محترم نے ذکر جہر مفرط (جو کہ سیف الرحمٰن اور ان کے مریدین کا طریقہ ہے) کی تردید میں لکھی ہے، کتاب میں سب سے پہلے فضیلت ذکر پر آیات قرآنی اور احادیث طیبہ کو ذکر کیا گیا ہے، ذکر جہر مفرط کی تردید میں قرآنی آیات، اور احادیث سے استدلال کیا گیا ہے، جبکہ تأیید میں سلف صالحین اور علماء دیوبند کے حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں، مبتدعین زمانہ نے چونکہ علامہ عبدالحئی لکھنویؒ کے رسالہ ''سباحۃ الفکر'' کو ذکر بالجہر کے اثبات میں اپنا مورچہ بنایا تھا، جس میں جہر کے اثبات پر ۱۱۴۸ احادیث ذکر کی گئی ہیں، جناب والا کے ذمے دو فریضے تھے، پہلا یہ کہ اپنے دعوی کو دلائل کیساتھ مبرہن کرنا، دوم فریق مخالف کے دلائل کا جواب دینا، حضرت والا نے دونوں فریضوں کی ادائیگی میں کمال کردیا، اپنے دعوی کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے روز روشن کی طرح واضح کردیا اور فریق مخالف کو ان کے دلائل کے جوابات عقلیہ ونقلیہ کا وہ نظارہ دکھایا کہ تادم زیست ان کی نظروں سے غائب ہو ہی نہیں سکے گا، آپ مدظلہ نے عبدالحئی لکھنویؒ کی پیش کردہ بعض روایات پر سند اکلا کیا اور بعض کا صحیح مقصد واضح کیا اور یہ بھی بتلایا کہ عبدالحئی لکھنویؒ کونسے جہر کے قائل ہیں، یہ کتاب علماء اور طلباء دونوں کیلئے یکسان مفید ہے۔

٥: .تحقیق الحق فی بیان مکائد اظہار الحق



Scanned by CamScanner

یہ کتاب ایک مبتدع جاہل، حاسد و مکار مولوی کی کتاب ''اظہار الحق'' کی تردید میں لکھی گئی ہے، اور اس میں صرف ایک مسئلہ کا جواب دیا گیا ہے، اور ایک کا جواب یہی کتاب ہے جبکہ ایک مسئلہ کا جواب باقی ہے۔

استاذ محترم نے سب سے پہلے بنا سپتی دیوبندی اور اصلی دیوبندیوں کے درمیان کئی وجوہ سے فرق واضح کیا ہے، کہ یہ حضرات دیوبندی نہیں بلکہ احمد رضا خان بریلوی کے جیالے ہیں، اس مولوی صاحب نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ اللہ کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی ہے، اور بہتان تراشی سے کام لیا ہے، استاذ محترم سے علماء دیوبند کی کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ حضرات اپنے وقت کے اولیاء اللہ میں سے تھے، اور پھر حیات الانبیاء کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے، اور اس موضوع پر استاذ محترم نے نہایت اعتدال سے قلم اٹھایا ہے، اور اس مسئلہ کو سلف صالحین اور اکابر علماء دیوبند کے حوالہ جات سے مبرہن کیا ہے، اس مسئلہ پر یہ کتاب ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، چنانچہ کتاب کا انداز بیان، لب ولہجہ اور طریق استدلال، محققانہ اوصاف کی حامل ہے، آپ نے استدلال اور تنقید میں تحقیق اور متانت سے کام لیا ہے، طعن و تشنیع سے (جو آج کل کے بعض حضرات نے اختیار کر رکھا ہے) مکمل اجتناب کیا ہے، اس متین انداز اور علمی رنگ کی تحقیقات سے کوئی شبہ نہیں کہ آپ نے نہ صرف حیات برزخی کا اثبات کر دیا ہے بلکہ خصم پر حجت بھی قائم کر دی ہے۔

لیهلك من هلك عن بينة ويحيى من حى عن بينة☆

حضرت والا نے اپنی علمی تحقیقات کو اس مسئلے کے بارے میں ایک ایسی کتاب کی شکل میں علماء امت کے سامنے پیش فرمایا جس کے متعلق یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس موضوع پر پچھلی تمام کتابوں سے یہ کتاب مستغنی کر دینے والی ہے، جو اس مسئلہ کے متعلق لکھی گئی ہیں، یہ



Scanned by CamScanner

کتاب ۵۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۶:. انارۃ البدر فی تحقیق سنۃ الفجر

یہ کتاب ۱۲۱ صفحات پر مشتمل ہے، اور یہ غیر مقلدین کے ایک اشتہار کی تردید میں لکھی گئی ہے، کہ ''فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو تو دو رکعت سنت پڑھنا جائز نہیں'' آپ نے خوبی اسلوب وانداز بیان، زبان کی صفائی کے ساتھ دلائل وبراہین پر منصفانہ نظر ڈالی ہے، معترضین کے شبہات کا جواب عالمانہ دیا ہے، ہر دعوی کو براہین سے مبرہن کیا ہے کہ مخالفین حضرات کو بھی اگر ان کے ہاں علم وانصاف کی قدر وقیمت ہے تو تسلیم کر لینے اور سکوت اختیار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، طلباء اور عوام کیلئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے، علماء بھی اس کتاب کے مطالعہ سے دریغ نہ فرمائیں کہ براہین ودلائل اور آثار واقوال ائمہ یکجائی طور پر اس کتاب میں ہی ملیں گے۔

۷:۔ رسائل مقدسہ

استاذ محترم نے بعض مسائل پر مختصر رسالے لکھے ہیں، ان میں سے چار رسائل کتاب کی صورت میں اول جلد کے طور پر منظر عام پر آچکی ہے۔

پہلا رسالہ ''پیر سیف الرحمٰن اپنی کتابوں کے آئینے میں'' اس میں پیر صاحب کے گمراہ کن عقائد ونظریات اور عالم اسلام پر کفر کے فتوؤں اور سازشوں کو بے نقاب کیا ہے، دوسرا رسالہ ''العجالۃ النادرۃ فی البحث والمناظرۃ'' اس میں مناظرہ کا طریقہ کار بتلایا ہے، اور اٹھ، مسائل پر دلائل کا انبار لگایا ہے، تیسرا رسالہ عیدگاہ کے متعلق ہے، کہ نماز عید کو کہاں ادا کیا جائے مساجد میں؟ یا عیدگاہ میں؟ نہایت مدلل اور فتاوی جات سے مبرہن کیا ہے، چوتھا رسالہ ''مختصر مسائل اشاعت بمع دلائل'' میں ایک ایک دلیل قرآن وسنت اور فقہائے امت سے ذکر کی گئی ہے، یہ ۱۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔



Scanned by CamScanner

۸:. غایۃ الانصاف فی بیان مسائل الاعتکاف

یہ اعتکاف کے مسائل پر ایک جامع کتاب ہے، سب سے زیادہ قابل ستائش اور لائق تحسین خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن وحدیث کے علاوہ ملت کے بلند پایہ علماء کرام کے صحیح اقوال پیش کئے گئے ہیں، امید ہے کہ اہل علم اس کتاب پورا فائدہ اٹھائیں گے، معتکفین اور معتکفات کے لئے اس کا مطالعہ کرنا از حد ضروری ہے۔

۹:. اعطاء الزکوٰۃ للسادات

اس کتاب کے ۲۵۲ صفحات ہیں، آج کل اکثر سید حضرات اس بات پر جھگڑتے ہیں، کہ ہمیں زکوۃ لینا حلال ہے حالانکہ متعدد احادیث اور فقہی عبارات اس طرف ہیں کہ یہ اوساخ الناس ہیں کہ یہ آل رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کیلئے لینا جائز نہیں استاذ محترم نے اس کتاب میں اس مسئلہ کو واضح فرمایا، متعدد احادیث اور فقہی عبارات کا انبار لگایا طرز بیان نہایت سلیس اور عام فہم ہے، زور استدلال میں بے مثال ہے، اعتراضات کے جوابات سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں، اور مصنف کے تبحر علمی کا زندہ ثبوت ہیں، مدعی کے ثبوت اور تحقیق کے انتساب کیلئے مستند نقول سے کام لیا گیا ہے، نیز مخالفین کے اعتراضات کا جواب ایسے تسلی بخش انداز سے دیا گیا ہے، جو انصاف پسند حضرات کیلئے موجب تسکین ہے، اور بلا مبالغہ مسئلہ زکوۃ سادات کو دینے میں بغیر تعصب کے سیر حاصل بحث کی گئی ہے، اور اس مسئلہ کا مالہ اور ماعلیہ پر کلام کیا ہے، شاید اس کتاب نے اس موضوع پر اپنے پچھلوں کیلئے کچھ نہ چھوڑا اور عجیب بات یہ بھی کہ مصنف خود بھی سید ہیں۔

۱۰:. تحقیق الکرامات

یہ زیر مطالعہ کتاب اظہار الحق کے چند اوراق کی تردید میں لکھی گئی ہے، جسمیں موصوف نے کرامات بعد الموت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، اور جماعت اشاعت التوحید والسنّت



Scanned by CamScanner

کے علماء پر الزام لگایا ہے کہ یہ لوگ کرامات کے منکر ہیں، حالانکہ خود کرامات بعد الموت کے ضمن میں شرک کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ ان کے مقرظین کھلم کھلا شرک میں مبتلا ہیں، اور انکا اعتقاد ہے کہ اولیاء کرام کے گھوڑوں کو بھی علم غیب ہے، استاذ محترم نے ان چند صفحات کے جواب میں ایک مکمل اور مدلل کتاب لکھی استاذ محترم نے جس عرق ریزی اور محنت سے اس موضوع کو دلائل سے مبرہن کیا ہے شاید اگر خصم تعصب کی عینک اتار کر سوچے اور انصاف کی نظر سے مطالعہ فرمائے تو سوائے سکوت اور سر تسلیم خم کرنے کے اور کوئی چارہ ہی نہ ہوگا [لیکن یہ کام مشکل نہیں بلکہ ناممکن نظر آتا ہے کہ صاحب اظہار الحق حق تسلیم کرلیں ان کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے ایں خیال است محال است ابوذکوان] کتاب اتنے سلیس انداز میں لکھی گئی ہے کہ کہ عام وخاص اس سے مستفید ہو سکتے ہیں، اپنے موضوع پر ایک بیش بہا گوہر ہے۔

## ﴿غیر مطبوعہ کتب﴾

۱۱:۔ تفسیر مقدس:

یہ تفسیر عربی میں لکھی جارہی ہے جوکہ تین جلدوں پر مشتمل ہے، ربط کا کام مکمل ہوگیا ہے، تاحال نامکمل ہے، انشاء اللہ جب مکمل ہوجائے تو اہل علم کو تفسیری نکات آثار واقوال یکجا طور پر اس میں ملیں گے۔

۱۲:. وفیات الاعیان المقدسة

حضرت والا کی کتابوں میں علماء کرام کی تاریخ وفات نہیں لکھی گئی اسی لئے ان علماء کرام کی تاریخ وفات پر ایک علیحدہ رسالہ لکھنے کا ارادہ ہے جس پر کام جاری ہے۔

۱۳:. کتاب الصبیان فی ضوء الاحادیث والقرآن

ایک بچہ کو پیدائش سے لیکر تاموت اسکی زندگی کیسے اسوہ رسول پر آئیگی، اپنی شادی وغمی کو کس



Scanned by CamScanner

طرح سنت رسول ﷺ پر سنوارے گا اس کتاب میں اس کے متعلق بحث ہے انشاء اللہ اس پر بھی کام جاری ہے۔

۱۴ :. منبع العاطشین شرح ریاض الصالحین

ریاض الصالحین کی عربی شرح جو کہ روات کے تراجم کے ساتھ ہے، اس شرح پر کچھ کام ہو چکا ہے اور ابھی جاری بھی ہے انشاء اللہ تکمیل کے بعد اہل علم حضرات میں بوجہ سلیس عربی اور تراجم کافی مقبول ہوگی۔

۱۵ :. اطراف الاحادیث المقدسہ:

اس کتاب میں اطراف حدیث پر کام جاری ہے کہ ایک حدیث کونسی کتاب میں کہاں کہاں مذکور ہے، اس میں ابھی تک سو (۱۰۰) احادیث پر کام ہوا ہے اور موجودہ اس کے ۳۵ صفحات ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی استاذ محترم کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ کتابیں مکمل کریں اور پھر مالی استطاعت بھی عطا فرمائے کہ جلد از جلد شائع بھی ہوں آمین

وصلی اللہ علی النبی الکریم

ابو محمد امان اللہ خان

مدرس جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن جلبئ (صوابی)

۱۱ ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ موافق ۱۳ اکتوبر ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ



Scanned by CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی یتولی الصالحین من عباده و انزل الکتاب لاخراجهم من الظلمات الی النور و نفی عنهم الخوف والحزن فقال فی کتابه العزیز "الله ولی الذین امنو یخرجهم من الظلمات الی النور" و قال "الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون" و عرفهم بالذین امنوا و کانو ا یتقون و صلی الله علی سید الانبیاء والاولیاء فی الدارین و علی اله و اصحابه الازکیاء و الاتقیاء الی یوم الدین .

اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم

فتقبلها ربها بقبول حسن و انبتها نباتا حسنا و کفلها زکریا کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقا قال یا مریم انی لك هذا قالت هو من عند الله ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب .

ال عمران ۳۷

و قال الله عزوجل و جاء رجل من اقصی المدینة یسعی.... قیل ادخل الجنة قال یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی و جعلنی من المکرمین وما انزلنا علی قومه من بعده من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحة واحدة فاذا هم خامدون.

یٰس ۲۰...۲۹.

(۱) و عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالیٰ قال من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب وما تقرب الی عبدی بشئی احب الی مما افترضت علیه وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه... الحدیث

(بخاری ۲/۹۲۶، مسند احمد ص ۲۵۶ ج ۶)



Scanned by CamScanner

کار رحمان مے کند نامش ولی

گر ولی این است رحمت بر ولی

کار شیطان مے کند نامش ولی

گر ولی این است لعنت بر ولی

این کرامت ولی ما عجب است

گر بشاشید گفت باران شد

## سخنهائے گفتنی

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ بار حمد ہے اور شکر ہے کہ تحقیق الحق فی بیان مکائد اظہار الحق چھپ گئی اور شرف قبولیت سے نوازی گئی کئی بار بذریعہ فون اندرون ملک سے توصیف کی گئی اور الحمد للہ بیرون ملک سے بھی مبارک بادی اور دعائیں دی گئی ہیں اور بالمشافہ تو بہت تعریفیں ہوئی ہیں اور ان شاء اللہ العزیز کہ عند اللہ بھی مقبول ہوگی کیونکہ انتم شھداء اللہ فی الارض لیکن دوسری طرف موصوف نہایت غیض وغضب اور طیش میں آیا ہے اور لاؤڈ سپیکر پر غلیظ الفاظ اور زبان درازی کر رہا ہے اور بدگوئی تو شیوا بن گیا ہے۔

قد بدت البغضاء من افواههم و ما تخفی صدورهم اکبر.

ہمیں کافر بنانے تک سے گریز نہیں کرتا فرمان نبوی ہے۔

(۲) عن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی.

(ترمذی ۱۸. ۱۹ ج ۲.)

اور حدیث شریف میں ہے:

(۳) عن ابی الدرداء رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال



Scanned by CamScanner

...فان الله يبغض الفاحش البذى.
(ترمذی ص ۲۰ ج ۲).

بے شک اللہ تعالیٰ فحش اور بیہودہ بکواس کرنے والے کو مبغوض رکھتا ہے۔
جھوٹ باندھنا اور بہتان تراشی اور سب وشتم تو روزانہ کا معمول ہے اور پھر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے مستزاد انا للہ وانا الیہ راجعون۔
ہمارے شیوخ کو کتے کی مکھیاں کہا ہے فعلیه ما یلیق الی یوم الدین
فرمان رسول اللہ ﷺ ہے:

(٤) عن ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم... و ایاکم والکذب فان الکذب یهدی الی الفجور و ان الفجور یهدی الی النار.

(ترمذی ص ۱۸ ج ۲).

جھوٹ سے پرہیز کرو اس لئے کہ جھوٹ گناہوں کا راستہ ہموار کر دیتا ہے اور گناہ آگ جہنم کا راستہ ہموار کر دیتے ہیں۔
لیکن یہ سب کچھ ہم سنتے ہیں اور شر و فساد برپا ہونے کی وجہ سے خاموش ہیں اس لئے کہ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا بالله . اللهم و فقنا لما تحب و ترضی۔

ع ہم ہیں خاموش کہ برہم نہ ہو عالم کا نظام
وہ سمجھتے ہیں کہ ہم میں طاقت جواب نہیں

علامہ ابن القیمؒ نے ایک جگہ کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔ کچھ ترمیم کے ساتھ

والله لو لا الله ناصر دینه
و کتابه بالحق والبرهان



Scanned by CamScanner

لتخطفت اعدائنا ارواحنا

و لقطعت مناعری الایمان.

(القصیدۃ النونیۃ ص ۵۳۔)

اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ اپنے دین اور کتاب کا مددگار نہ ہوتا حق اور واضح دلیل کے ساتھ تو ضرور ہمارے دشمن ہماری ارواح ہم سے چین لیتے اور ضرور ہم سے ایمان کی کڑی کاٹ لیتے۔

اور ایک جگہ یوں تسلی اور تشفی دیتا ہے کہ

لا تخش من کید العدو و مکرھم

فقتا لھم بالکذب و البھتان .

القصیدۃ النونیۃ ص ۱۹،

دشمن کی تدبیر اور مکر و فریب سے مت ڈرو۔ ان کا جھگڑا جھوٹ اور بہتان باندھنے کے ذریعے سے ہے۔

الحمد للہ میں نے جو کتاب تحقیق الحق فی بیان مکائد اظہار الحق لکھی ہے قوی دلائل اور حوالجات کتب اور عبارات سے ایسی مزین و آراستہ ہے کہ موصوف تو درکنار موصوف کے مقرظین بھی ان شاء اللہ العزیز جواب لکھنے سے گریز کریں گے اس لئے کہ کتاب لکھنے میں میں نے اعتدال پسندی اختیار کی ہے۔

علامہ ابن القیمؒ کیا خوب لکھتے ہیں

واللہ لو نشرت شیوخك کلھم

لم یقدروا ابد علی الفرقان.

القصیدۃ النونیۃ ص ۱۰۱

ہاں یہ الگ بات ہے کہ میں نے موصوف کے دجل و فریب کا پردہ چاک کیا ہے کیونکہ۔۔۔



Scanned by CamScanner

من الدین کشف العیب عن کل کاذب

و عن کل بدعی اتی بالمصائد.

موصوف نے لاؤڈ سپیکر پر یہ بھی بتایا ہے کہ میں کتاب لکھتا ہوں تو اے موصوف یہ یاد رکھو اور بار بار یاد رکھو کہ جواب ویسا معتبر ہوگا جیسا کہ میں نے تحقیق الحق میں تم کو لکھا ہے جو مندرجہ ذیل ہے دیکھئے۔

نوٹ: اگر کسی کو اس کتاب کی تردید لکھنے کا خیال ہو تو تردید ایسی منظور ہوگی کہ اول میری کتاب کی عبارت نوٹ کرے گا اور پھر رد میں تسوید اوراق کرے ویسی ہوائی تردید کہ میری کتاب سے عبارت نقل نہ کر کے کرنا منظور نہیں ہوگی خوب یاد رکھیں

تحقیق الحق فی بیان مکائد اظہار الحق ص ۵۔

میں نے اس کتاب کی آخر میں وعدہ کر کے لکھا تھا کہ: میرے ذمے دو مسئلوں کرامت اور عذاب قبر کی تحقیق اور تفصیل اور اتہامات کا جواب قرض ہے اگر زندگی نے وفاء کی اور توفیق ایزدی شامل حال ہوئی تو قرضہ اداء ہو جائے گا ورنہ ان شاء اللہ العزیز مقداد یا معاذ حق پدری کا پاس رکھ کر قرضہ اداء کر دیں گے۔ تحقیق الحق فی بیان مکائد اظہار الحق ص ۵۰۶ تو لیجئے الکریم اذا وعد و فی میں قرضہ دینے کا ارادہ کرتا ہوں اگر خداوند کریم چاہے تو قرضہ اداء ہو جائے گا ورنہ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جیسی وصیت ہے۔ موصوف کی سب و شتم کی وجہ سے واللہ باللہ دل منہ کو آیا ہے (فجزاہ اللہ عنا و عن شیوخنا ما یلیق بہ فی الدارین) قرضہ دینے اور جواب لکھنے کو جی نہیں لگتا لیکن کیا کروں ایک وعدہ ہے جو پورا کرنا ضروری ہے اور دوسرا یہ کہ موصوف اور اس قبیل کے لوگ یہ سمجھیں گے کہ یہ خالی دامن ہیں ان میں طاقت جواب نہیں ورنہ چاہیے تو یہ تھا کہ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔ سو اب میں مقصود میں شروع کرتا ہوں ثقۃ باللہ و توکلا علیہ وھو المستعان.



Scanned by CamScanner

## ﴿ولی کی تعریف﴾

علامہ مسعود بن عمر سعد الدین التفتازانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

والولی هو العارف بالله تعالیٰ و صفاته حسب ما یمکن المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض عن الانهماك فی اللذات و الشهوات .

شرح العقائد ص ۱۰۵.

مولانا مجیب اللہ صاحبؒ استاذ دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

اور ولی وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی اور اس کی صفات کی جس قدر ممکن ہو معرفت حاصل ہو۔ جو عبادات کا پابند ہو۔ معاصی سے اجتناب کرنے والا ہو۔ لذات اور شہوات میں انہماک سے کنارہ کش ہو۔

(بیان الفوائد ص ۲/۱۹۹)

علامہ تفتازانیؒ لکھتے ہیں:

آپ شرح المقاصد میں مبحث ثامن میں یوں لکھتے ہیں۔

الولی هو العارف بالله تعالیٰ الصارف همته عما سواه.

(شرح المقاصد ص ۳۲۶ ج ۳)

علامہ تفتازانیؒ جیسی تعریف ملا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر ص ۱۹۵ اور ایک نسخہ میں ص ۷۹ میں ذکر کی ہے۔

تبصرہ: مندرجہ بالا تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک جو غیر اللہ کو مصیب و تکالیف کے وقت پکارتا ہے غیر اللہ سے مدد مانگتا ہے اولیاء کرام کو غیب دان سمجھتا ہے ان کے ہاتھوں میں اپنا برا بھلا سمجھتا ہے ایسے مشرکین اولیاء اللہ نہیں بن سکتے ہیں ہاں اولیاء الشیطان ہیں۔



Scanned by CamScanner

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ومن یشرك بالله فقد افتری اثما عظیما. (نساء ٤٨)

اور جو شخص کسی کو اللہ کے ساتھ شریک بناتا ہے وہ ایک بڑے گناہ کی افتراء پردازی کرتا ہے۔

ومن یشرك بالله فقد ضل ضللا بعیدا. (نساء ١١٦)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بناتا ہے وہ حق سے بہت دور گمراہ ہو گیا۔

ومن یشرك بالله فقد حرم الله علیه الجنة ومأواه النار. (مائدہ ٧٣)

اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت جانا ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔

دیگر آیات بغیر ترجمہ کے دیکھئے

ومن یشرك بالله فکانما خر من السماء فتخطفه الطیر او تهوی به الریح فی مکان سحیق. (حج ٣١)

وویل للمشرکین. حم سجدہ ٦

و قدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا. فرقان ٢٣

والذین کفروا اولیاء هم الطاغوت یخرجونهم من النور الی الظلمات اولئك اصحاب النار. بقرہ ٢٥٧

اور جب یہ اولیاء اللہ نہیں تو اولیاء الشیطان ہیں جو اولیاء اللہ سے مشت و گریبان ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وان الشیاطین لیوحون الی اولیاء هم لیجادلوکم

اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں تا کہ وہ لوگ تم سے جھگڑیں۔



Scanned by CamScanner

انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون. اعراف ۲۷

ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے ہیں۔

ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا. نسا ۱۱۹

اور جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا شیطان کو دوست بنایا سو وہ سراسر صریح تاوان میں پڑ گیا۔

اسی طرح کفر و شرک سے اجتناب کرنے والا اور شیطان سے پناہ مانگنے والا اور اس کی تابعداری سے جان بچانے والا ولی اللہ ہے اور اس کا مرتکب ولی الشیطان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

والذین اجتنبو ا الطاغوت ان یعبدوھا وانا ابوا الی اللہ لھم البشریٰ فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئك الذین ھداھم اللہ و اولئك ھم اولو ا الالباب. الزمر ۱۷.

اور جو لوگ شیطان کی تابعداری سے بچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کے لئے خوشخبری ہے۔ پس اے میرے پیغمبر میرے بندوں کو خوشخبری دیجئے جو قرآن کریم کو حضور قلبی سے سنتے ہیں پھر اس کے اوامر کی تابعداری کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب کی ہے اور یہی لوگ ہی عقلمند ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان جلی ہے۔

وللہ ما فی السموات وما فی الارض لیجزی الذین اسآء وا بما عملو ا و یجزی الذین احسنو بالحسنی الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللھم ان ربك واسع ا لمغفرۃ.

(النجم ۳۱، ۳۲)

اور آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں تا کہ وہ برا عمل کرنے والوں کو



Scanned by CamScanner

ان کے عمل کا بدلہ دے اور اچھے عمل کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے (یعنی جنت دے جیسا کہ للذین احسنوا الحسنی ) جو لوگ بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے جان بچاتے ہیں سوائے کچھ چھوٹے گناہوں کے بے شک آپ کا پروردگار بڑا بخشش کرنے والا ہے۔

اور فرمان خداوندی ہے۔

والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش و اذا ما غضبوا ھم یغفرون.

شوری ۳۷

اور جو لوگ بڑے گناہوں اور بے حیائی کے امور سے بچتے ہیں اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو معافی کر دیتے ہیں۔

اصرار علی الصغیرہ بھی ولایت کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولم یصروا علیٰ ما فعلوا.

ال عمران ۱۳۵

اور اپنے کئے گناہ پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے بلکہ توبہ کرتے ہیں۔

فخر المتکلمین علامہ محمد عبد العزیز پرہارویؒ لکھتے ہیں

المجتنب عن المعاصی کی تشریح میں یوں توضیح کرتے ہیں۔

حتی انه یخرج بالکبیرة واصرار الصغیرة عن الولایة.

النبراس ص ۴۷۵ مکتبہ رضویہ لاہور

اس تعریف کا فائدہ یہ ہے کہ ارتکاب کبیرہ اور اصرار صغیرہ سے ولایت سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے کہ ولایت ایمان صحیح اور تقوی کا نام ہی ہے تو صحابہ کرام اس امت کے اولین اولیاء کرام ہیں۔ دنیا کے تمام اولیاء کرام ایک ادنیٰ صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے اور



Scanned by CamScanner

ولایت میں ان کا مقام کیوں اقوی ارفع اعلیٰ اور بلند ترین نہ ہوگا جب کہ فرامین الٰہی ہیں۔

اولئك على هدى من ربهم و اولئك هم المفلحون. بقره ٥

اولئك هم المؤمنون حقا. انفال ٤، ٧٤

و اولئك هم الفائزون. توبه ٢٠.

اولئك هم المتقون. الزمر ٣٣

اولئك هم الراشدون . حجرات ٧

اولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى. حجرات ٣

اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون . المجادله ٢٢

اولئك هم الصادقون. الحشر ٨

رضى الله عنهم و رضوا عنه. المجادله ٢٢، البينه ٨، توبه ١٠٠

لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة . الفتح ١٨

بلکہ جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے محبت کا علان کیا ہے وہ سب اولیاء اللہ ہیں جیسا کہ

ان الله يحب المحسنين. بقره ١٩٥، ال عمران ١٣٧، مائده ١٣

ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين. بقرته ٢٢٢.

ان الله يحب المتقين . ال عمران ٧٦، التوبه ٤، ٧.

و الله يحب الصابرين . ال عمران ١٤٦

ان الله يحب المتوكلين . ال عمران ١٥٩

ان الله يحب المقسطين . المائده ٤٢، الحجرات ٩، الممتحنه ٨

اور جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا محبت نہیں وہ اولیاء اللہ نہیں ہیں بلکہ اولیاء الشیطان اور اعداء اللہ ہیں جن کا میں بعد میں تفصیل کروں گا ان شاء اللہ العزیز۔



Scanned by CamScanner

## احادیث کی روشنی میں اولیاء اللہ کا پہچان

قارئین کرام آپ نے قرآنی فرمودات میں اولیاء اللہ پہچان لیے ہونگے اب کچھ احادیث لیجئے اور اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان میں فرق کیجئے ایسا نہ ہو کہ ہر کسی کو ولی سمجھیں۔ قرآن کریم میں سورۂ یونس میں ولی اللہ کے دو بڑے اور اجمالی صفات ذکر ہیں ایک ایمان اور دوسری تقوی اور فرمان الٰہی ہے۔

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم.

حجرات ۱۳

تم میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ صاحب کرامت وہ انسان ہے جس میں زیادہ تقوی ہو۔ اور جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

(۵) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ من اکرم الناس قال اتقاھم.

(بخاری ص ۴۷۳/۱، ۴۷۸/۱، ۴۹۶/۱، ۶۷۹/۲، مسلم ص ۲۶۸/۲، مسند احمد ص ۴۳۱/۲۔)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ہے کہ کہا گیا اے اللہ کے رسول لوگوں میں زیادہ صاحب کرامت وعزت والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو زیادہ پرہیز گار و تقوی دار ہو۔

اسی طرح حدیث شریف ہے۔

(٦) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ....و ان من عادی للہ ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربۃ ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء....

ابن ماجہ ص ۲۸۷

حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔۔۔اور بے شک جو اللہ



Scanned by CamScanner

تعالیٰ کے ولی سے دشمنی کرتا ہے سو وہ اللہ تعالیٰ سے جھگڑے میں مقابلہ کرتا ہے (اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا ہے) بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں، متقیوں، گمناموں سے محبت کرتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

(۷) عن عامر بن سعد.... سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يحب العبد التقى الغنى الخفى.

مسلم ص ۲/٤٠٨

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔۔۔۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ پرہیز گار، غنی النفس، گمنام بندہ سے محبت کرتا ہے۔

## ﴿تعریف الولی: جس میں حب للہ اور بغض للہ ہو﴾

حدیث شریف ہے۔

(۸) عن ابى امامة رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من احب لله و ابغض لله و اعطى لله و منع لله فقد استكمل الايمان .

(ابوداؤد ص ۲/۲۹۵ (ترمذی ص ۲/۷۸، مسند احمد ص ۳/۴۳۸، ص ۳/۴۴۰ عن معاذ الجھنیؓ)

ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض کیا سو اس نے اپنا ایمان مکمل کیا۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۹) عن البراء بن عازب رضى الله عنه قال.... قال ان اوسط عرى



Scanned by CamScanner

الایمان ان تحب فی الله و تبغض فی الله.

مسند احمد ص ۲۸۶ ج ٤.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں۔۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک ایمان کی درمیانی کڑی یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں کسی سے محبت کریں اور اللہ تعالیٰ کی دین کے بارے میں کسی سے بغض کریں۔

## حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

(۱۰) عن معاذ انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن افضل الایمان قال ان تحب لله و تبغض لله....

مسند احمد ص ۲٤۷.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے بارے میں پوچھا کہ افضل ایمان کیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو کسی سے اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے بغض کرے۔

اور یہ صفت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں علی الکمال موجود تھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اشداء علی الکفار رحماء بینهم.

الفتح.۲۹

وہ کافروں کے لئے بڑے سخت ہیں اور آپس میں نہایت مہربان ہیں اور اللہ کریم کا فرمان ہے۔

لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوآدون من حاد الله و رسوله ولو کانوا ابآء هم او ابناء هم او اخوانهم او عشیرتهم اولئك کتب فی قلوبهم الایمان.



Scanned by CamScanner

المجادله ۲۲

جولوگ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں آپ انہیں ان لوگوں سے محبت کرتے ہوئے نہیں پائیں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ چاہے وہ ان کے باپ ہوں۔ یا بیٹے ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے خاندان والے ہوں۔ انہی لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو راسخ کیا ہے۔

اور بھی کئی آیات اور تاریخی واقعات ہیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ لکھتے ہیں

اولیاء اللہ بالاضافة الی الخلق صم بکم عمی.... یحبون فی الله عزوجل و یبغضون فی الله عزوجل.

الفتح الربانی ص ۱۴، ۱۵.

اولیاء اللہ مخلوق کے اعتبار سے گونگے بہرے اندھے ہیں۔۔۔وہ اللہ عزوجل ہی کے بارے میں محبت کرتے ہیں اور اللہ عزوجل ہی کے بارے میں بغض رکھتے ہیں۔۔

ترجمہ از فیوض یزدانی ص ۳۱، ۳۲۔

## کونسے لوگ اولیاء اللہ نہیں بن سکتے

جیسا کہ گزشتہ بیان سے معلوم ہوا کہ مشرک و کافر اور مرتکب کبیرہ اولیاء اللہ نہیں ہیں بلکہ اولیاء الشیطان ہیں۔ اسی طرح جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے محبت کا ذکر کیا ہے کہ اللہ پاک ان سے محبت کرتا ہے یا ان سے رضامندی کا تذکرہ کیا ہے کہ رضی اللہ، یا ان اللہ یحب یا ان کی اپنی صفات کا تذکرہ تھا کہ احب للہ و ابغض للہ اور ان تحب فی اللہ و تبغض فی اللہ وغیرہ جن سے اولیاء اللہ کی تعریف معلوم ہو سکتی تھی کہ یہ اولیاء اللہ ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اس امت کے اولین کاملین اولیاء اللہ ہیں۔ تو اب بیان ان لوگوں کا ہے جو اولیاء



Scanned by CamScanner

الرحمٰن نہیں ہیں بلکہ اولیاء الشیطان ہیں۔ تو جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے بغض و عداوت رکھتے ہیں وہ اولیاء اللہ نہیں بلکہ اعداء اللہ اور اولیاء الشیطان ہیں۔

حدیث حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ:

(۱۱) عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم او قال قال النبی صلی الله علیه وسلم الانصار لا یحبهم الا مؤمن ولا یبغضهم الا منافق فمن احبهم احبه الله و من ابغضهم ابغضه الله.

(بخاری ص ۵۳۶ ج ۱، مسلم ص ۶۰ ج ۱، الترمذی ص ۲/۲۲۸۔)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔۔۔۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔۔۔کہ انصار سے مؤمن ہی محبت کرتا ہے اور ان سے بغض منافق ہی کرتا ہے سو جنہوں نے ان سے محبت کی اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا اور جنہوں نے ان سے بغض وعداوت کی اللہ تعالیٰ ان سے بغض وعداوت کرے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت:

(۱۲) عن انس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال آیة الایمان حب الانصار و آیة النفاق بغض الانصار.

بخاری ص ۵۳۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض وعداوت منافقت کی علامت ہے۔

حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ:

(۱۳) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم



Scanned by CamScanner

من احب الانصار احبه الله و من ابغض الانصار ابغضه الله.

مسند احمد ص ۲/۵۰۱، ۲/۵۲۷.

## حضرت حرث بن زیاد رضی اللہ عنہ کی روایت

(١٤) عن حمزة بن ابی اسد قال سمعت الحرث بن زیاد صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الانصار احبه الله حین یلقاه و من ابغض الانصار ابغضه الله حین یلقاه.

مسند احمد ص ۲۲۱ ج ٤.

## حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

(١٥) عن معاویة رضی الله عنه... قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احب الانصار احبه الله عزوجل ومن ابغض الانصار ابغضه الله عزوجل.

مسند احمد ص ۹٦، ۱۰۰ ج ٤.

## حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ:

(١٦) عن عبد الله بن مغفل رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الله الله فی اصحابی لا تتخذو هم غرضا من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذا هم فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله و من اذی الله یوشك ان یاخذه.

الترمذی ص ۲/۲۲۵، مسند احمد ۴/۸۷، ۵/۵۴، ۵/۵۵، ۵/۵۷۔ مصنف عبدالرزاق ۱۱/۳۰

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ تعالیٰ سے ڈروان کو میرے بعد اعتراضات کا نشانہ مت بناؤ سو جس نے ان سے محبت کی سو میری



Scanned by CamScanner

محبت کی وجہ ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا سو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض کیا اور جس نے انہیں تکلیف دی سو انہوں نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی سو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب کے ساتھ پکڑے تو صحابہ کرام انصار و مہاجرین سے محبت نہ کرنے والے اولیاء اللہ نہیں بن سکتے جیسا کہ شیعہ حضرات اور ان کے ہمنوا و امثال۔

اور جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے محبت کا تذکرہ کیا ہے کہ " ان اللہ یحب المتقین" یحب المحسنین" یحب المقسطین" وغیرہ وہ تو اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہیں لیکن اس کے برعکس جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے عدم محبت اور عداوت کا تذکرہ کیا ہے وہ اولیاء الشیطان ہیں اولیاء الرحمٰن نہیں بن سکتے۔ دیکھئے آیات قرآنیہ:

ان اللہ لا یحب المعتدین. بقرہ ۱۹۰، مائدہ ۸۷

بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کے ساتھ محبت نہیں کرتا۔

فان اللہ لا یحب الکافرین. ال عمران ۳۲

بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کے ساتھ محبت نہیں کرتا۔

واللہ لا یحب الظالمین . ال عمران ۵۷، ۱۴۰

اور اللہ تعالیٰ ظالموں کے ساتھ محبت نہیں کرتا۔

ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا. نساء ۳۶

بے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا اور فخر کرنے والا ہو۔

واللہ لا یحب المفسدین. المائدہ ۶۴

اور اللہ فساد کرنے والوں کے ساتھ محبت نہیں کرتا ہے۔

ولا تسرفو ا انہ لا یحب المسرفین. الانعام ۱۴۱، الاعراف ۳۱



Scanned by CamScanner

اور شرک نہ کرو بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) مشرکین سے محبت نہیں کرتا ہے۔

ان اللہ لا یحب الخائنین. انفال ۵۸

بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا ہے۔

انہ لا یحب المستکبرین. النحل ۲۳

بے شک وہ تکبر کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا ہے۔

ان اللہ لا یحب کل خوان کفور. الحج ۳۸

بے شک اللہ تعالیٰ ہر خائن اور ناشکر گزار سے محبت نہیں کرتا ہے۔

ان اللہ لا یحب الفرحین. القصص ۷۶.

بے شک اللہ تعالیٰ گھمنڈ کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا ہے۔

ان اللہ لا یحب المفسدین. القصص ۷۷

بے شک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے ساتھ محبت نہیں کرتا ہے۔

نوٹ: یہ یاد رکھیئے کہ کلام الملوک ملوک الکلام اللہ تعالیٰ کے کلام میں ان لوگوں سے کامل فی الاعتداء والظلم والفساد والتکبر وغیرہ مراد ہیں فلانا مت عین المعترضین.

## ﴿مرتکب بدعات ولی اللہ نہیں بن سکتا﴾

اسی طرح مبتدعین اولیاء الرحمٰن نہیں بن سکتے بلکہ وہ اولیاء الشیطان ہیں کیونکہ وہ "یتبع خطوات الشیطان ھیں"۔ یعنی وہ شیطان کے نقش وقدم کے تابع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یا یھا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا و لا تتبعو ا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین.

البقرہ ۱۶۸



Scanned by CamScanner

اے لوگوں زمین میں جتنی پاک وحلال چیزیں ہیں انہیں کھایئے اور شیطان کے نقش وقدم کی تابعداری نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

یا یھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعو ا خطوات الشیطان انه لکم عدوو مبین. بقرہ ۲۰۸.

اے مؤمنوں اسلام میں پورے طریقے سے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش وقدم کی تابعداری نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اسی طرح سورۂ نور اور سورۂ انعام کی آیتیں بھی ہیں۔ اور ہر بدعت فحشاء اور منکر اس میں داخل ہے۔

و زین لھم الشیطان اعمالھم فصدھم عن السبیل فھم لا یھتدون. النمل ۲٤.

## مبتدعین کو تخویف شدید

فرمان خداوندی ہے۔

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم.

النور ٦۳.

پس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی مصیبت نہ نازل ہو جائے یا کوئی دردناک عذاب انہیں نہ آ گھیرے۔

## مبتدعین کی صاف گمراہی:

فرمان خداوندی ہے۔

وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرة من امرھم و من یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا بعیدا.

الاحزاب ۳٦.



Scanned by CamScanner

اور جب اللہ اور اس کے رسول کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کر دے تو کسی مسلمان مرد اور عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ کوئی اور فیصلہ اختیار کر دے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا وہ صاف گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

ومن یعص اللہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا و لہ عذاب مھین.

نسا ١٤

اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود مقررہ سے تجاوز کرے گا اسے اللہ تعالیٰ آگ جہنم میں داخل کرے گا اور اس کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔

فلا و ربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما. نساء ٦٥

پس آپ کے رب کی قسم کہ وہ لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کو اپنے اختلافاتی امور میں اپنا فیصلہ کن نہ مان لیں۔ پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تکلیف محسوس نہ کریں اور پورے طور سے اسے تسلیم کر لیں۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جھنم و سآت مصیرا. نساء ١١٥

اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ راہ ھدایت واضح ہو جائے اور مؤمنوں (صحابہ کرامؓ) کی راہ چھوڑ کر کسی دوسری راہ کی اتباع کرے ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ جانا چاہے اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہوگا

یا یھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعو الرسول و لا تبطلوا اعمالکم . محمد ٣٣



Scanned by CamScanner

اے ایمان والوں اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو اور اپنے اعمال کو (نافرمانی سے) باطل و برباد نہ کرو۔

اور بھی بہت سی آیات ہیں جن سے بدعات کی مذمت اور قباحت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی کہ مرتکب بدعات ولی اللہ نہیں ہے۔

سورۂ نساء کی آیت ۱۴۰ و قد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بھا و یستھزء بھا فلا تقعدوا معھم الآیۃ کی تفسیر میں ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاریؒ یوں لکھتے ہیں

عن الضحاک قال دخل فی ھذہ الایۃ کل محدث فی الدین و مبتدع الی یوم القیامۃ

القرطبی ص ۴۱۸ ج ۵

مولانا مفتی محمد شفیعؒ لکھتے ہیں:

اسی لئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے براویت ضحاک منقول ہے کہ اس آیت کے مفہوم میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو قرآن کی تفسیر غلط یا اس میں تحریف کرنے والے یا بدعات نکالنے والے ہیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

دخل فی ھذہ الآیۃ کل محدث فی الدین و کل مبتدع الی یوم القیامۃ.

معارف القرآن ۵۸۴/۲

بحر العلوم علامہ سید امیر علی ملیح آبادیؒ لکھتے ہیں

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ دین میں بدعت نکالنے والا اور نئی باتیں نکالنے والا قیامت تک کوئی ہو اس میں داخل ہے۔

مواھب الرحمٰن ۲۲۰ ج ۵





علامہ شہاب الدین آلوسی لکھتے ہیں

واستدل بعضھم بالآیۃ علی تحریم مجالسۃ الفساق والمبتدعین من ای جنس کانوا والیہ ذھب ابن مسعود و ابراھیم و ابو وائل و بہ قال عمر بن عبد العزیز و روی عنہ ھشام بن عروۃ انہ ضرب رجلا صائما کان قاعدا مع قوم یشربون الخمر فقیل لہ فی ذلک فتلا الآیۃ.

روح المعانی ص ۱۷۴ ج ۵

اور بعض علماء کرامؒ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اس پر کہ فساق اور مبتدعین کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے وہ کسی بھی جنس کے فساق اور مبتدعین ہوں۔ اور اس قول کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابراھیم نخعی اور ابووائل رحمھم اللہ نے ذھاب کیا ہے اور اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے قول کیا ہے اور ھشام بن عروہ نے آپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک روزہ دار آدمی مارا جو شراب پینے والی قوم کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ پس اس کے بارے میں آپ کو کہا گیا کہ آپ نے اس کو کیوں مارا تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

حاصل مطلب جواب کا یہ ہوا کہ وہ شراب پینے والوں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا تو اس لئے وہ حد اس پر بھی جاری ہوگئی۔

## ﴿احادیث اور مرتکب بدعات﴾

یہاں تک تو آیات قرآنیہ سے استدلال تھا کہ مرتکب بدعات ولی اللہ نہیں بن سکتا اب کچھ احادیث لیجئے کہ صاحب بدعت ولی اللہ نہیں بن سکتا بلکہ وہ ولی الشیطان ہے۔

الا من تاب و امن و عمل صالحا فاولئک یدخلون الجنۃ و لا یظلمون شیئا. مریم



Scanned by CamScanner

۶۰

## حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

(۱۷) عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد.

بخاری ص ۱۷۳ ج ۱، مسلم ص ۷۷/۲، ابوداود ص ۲۸۷/۲، ابن ماجہ ص ۳، مسند احمد ص ۲۷۰ ج ۶، مشکوۃ ص ۲۷۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی جو کہ اس میں سے نہیں ہو سو وہ مردود ہے۔

جس کا عمل بدعت ہو اور غیر مقبول اور مردود ہو وہ کیسے ولی اللہ بن سکتا ہے؟

## حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ

(۱۸) عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما بعد! فان خیر الحدیث کتاب الله و خیر الهدی هدی محمد صلی الله علیه وسلم و شر الامور محدثاتها کل بدعة ضلالة.

مسلم ص ۲۸۴/۱، ص ۲۸۵/۱، ابن ماجہ ص ۶، سنن دارمی ص ۸۵، المعجم الاوسط ص ۲۶/۶، مشکوۃ ص ۲۷۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (خطبہ دیتے ہوئے) ہر کہ اس کے بعد ہے تو باتوں میں بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین راہوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے۔ اور بدترین کاموں میں بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

قارئین کرام جب ہر بدعت فی الدین گمراہی ہے تو ہر مبتدع گمراہ ہے اور صاحب ضلالت کب ولی اللہ بن سکتا ہے وہ تو ولی الشیطان ہے۔





قال الله تعالیٰ اولیاء هم الطاغوت یخرجونهم من النور الی الظلمات. بقره ۲۵۷

## حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

(۱۹) و عن العرباض بن سارية رضی الله عنه قال و عظنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما... و ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة.

ابوداؤد ص ۲۸۷/۲، ترمذی ص ۹۶/۲، ابن ماجہ ص ۵، سنن دارمی ص ۵۹، مسند احمد ۱۲۶/۴، ۱۲۷/۴، المعجم الاوسط ص ۳۲/۱، مستدرک ص ۱۷۵/۱، ص ۱۷۷/۱، مشکوۃ ص ۳۰، ریاض الصالحین ص ۱۱۳، فی تسع آیات۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نصیحت کی۔۔۔ اور بچو تم نئے کاموں میں سے پس بے شک ہر نیا کام (دین میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

## حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا۔

(۲۰) عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد.

مسلم ص ۷۷ ج ۲۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تھا سو وہ مردود ہے۔

## حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ:

(۲۱) و عن انس رضی الله عنه قال جاء ثلاثة رهط الی ازواج النبی صلی الله علیه وسلم یسئلون عن عبادة النبی صلی الله علیه وسلم... فقال انتم الذین قلتم کذا و کذا اما و الله انی لا خشاکم لله و اتقاکم له... فمن رغب عن سنتی



Scanned by CamScanner

فلیس منی.

بخاری ص ۷۵۷/۲، مسلم ص ۴۴۹/۱، نسائی ص ۶۹/۲، مسند احمد ص ۲۴۱/۳، ص ۲۵۹/۳، ص ۲۸۵/۳، مشکوۃ ص ۲۷، ریاض الصالحین ص ۱۰۴۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیویوں کے پاس آ گئے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھتے تھے۔۔۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کے لئے بہت تقویٰ کرتا ہوں۔۔۔ پس جس شخص نے میرے سنت سے اعراض وروگردانی کی پس وہ مجھ سے نہیں ہے۔

قارئین کرام کہاں تک لکھوں گا کہ مرتکب بدعات ولی اللہ نہیں بن سکتا جب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعائی کا مصداق ہو محل ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بروز قیامت اسے بددعائی کرے گا

سحقا سحقا لمن غیر بعدی.

بخاری ص ۷۹۲/۲، ص ۱۰۴۵/۲، مسلم ص ۱۲۷/۱، ص ۲۵۰/۲، ۲۴۹/۲، ابن ماجہ ص ۳۱۹، موطا ص ۲۹، ۳۰۔

وہ کیسے ولی اللہ بن سکتا ہے میں نے اپنی کتاب تبرید الخاطر فی توضیح ذکر الذاکر میں ''بدعت کی قباحت اور اس سے نفرت'' کا عنوان قائم کیا ہے اور بتیس طریقوں سے اس پر کلام کیا ہے جو قابل دید ہے جس سے مبتدع کی قباحتیں روز روشن کی طرح معلوم ہوتی ہیں۔ دیکھئے تبرید الخاطر ص ۱۵۱۔۔۔۱۶۲۔

## ﴿خلاصۂ ماسبق﴾

حاصل یہ ہے کہ مشرکین جو غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں ان کے نام کی نذر ومنت دیتے ہیں وہ





اولیاء اللہ نہیں ہیں بلکہ اولیاء الشیطان ہیں۔

زین لهم الشیطان ما کانوا یعملون. فزین لهم الشیطان اعمالهم فهو ولیهم الیوم و لهم عذاب الیم. و زین لهم الشیطان فصدهم عن السبیل. انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون. وما کانو ا اولیاء ہ ان اولیاء ہ الا المتقون.

اور اسی طرح جو جعلی پیر ہیں جو غیب دانی کے دعوے کرتے ہیں اور لوگوں کو کئی طرح شرکیات وبدعات میں مبتلا کئے ہوئے ہیں لیأ کلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ۔

اور اسی طرح مبتدعین نہ اولیاء اللہ ہیں اور نہ اصحاب کرامت ہیں جو کئی طریقوں سے سادھے عوام کا مال کھاتے ہیں جیسا کہ یہ مردے کا پہلا شام ہے، تیجا ہے، دسواں ہے، چہلم ہے اور برسی ہے، رسم قل ہے۔ یہ ماہ صفر کے آخری چار شنبے کی چوری ہے، اور یہ جشن عید میلاد النبی ﷺ ہے۔ یہ رمضان المبارک میں تیسویں رات سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم پڑھ کر لوگوں کی جیبوں سے روپیہ حاصل کرنا ہے اور اسی طرح درجنوں موقعوں پر اموال غیر کے لئے حیلے بہانے ڈھونڈ کر کھانے والے اولیاء اللہ نہیں بن سکتے۔

ان کثیرا من الاحبار والرهبان لیأکلون اموال الناس بالباطل و یصدون عن سبیل اللہ. ذلك بانهم قالوا لیس علینا فی الامیین سبیل. تلك امانیهم. هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین.

تو یہ سچ ہے کہ ہم ان لوگوں کی کرامت کے بالکل قائل نہیں ہیں بلکہ ان لوگوں کی کرامت کے بھی قائل نہیں ہیں جن کے بارے میں لا یحب کے الفاظ ذکر کئے گئے ہیں نہ ہم ان کو اولیاء اللہ کہہ سکتے ہیں اور نہ ہم ان کی کرامت کے قائل ہیں نہ قبل الموت اور نہ بعد الموت۔

هلمو ا شهود او اشهدو ا کل مشهد.

ہم ایسے لوگوں کو لصوص الدین وشرار الخلق عند اللہ سمجھتے ہیں۔



Scanned by CamScanner

اولئك الذين اشترو ا الضلالة بالهدى فما ربحت تجارتهم وما كانو ا مهتدين.

موصوف کے مقرظین لکھتے ہیں

مفتی فرید صاحب لکھتا ہے اور مخالفین کا دامن ان کرامات اور اولیاء اللہ سے خالی ہے۔۔۔۔

اور جو لوگ حنفیت اور دیوبندیت کے لباس میں نجدیت کا پرچار کرتے ہیں ہم ان پر انکار کرتے ہیں۔ اظہار حق ص ۱۲۔

اور ولی بہادر لکھتا ہے۔

پنج پیری حضرات کا دامن ان کرامات اور اولیاء سے بالکل خالی ہے۔ ص ۲۰

تبصرہ:

قارئین کرام آپ نے عنوان (مرتکب بدعات ولی اللہ نہیں ہوسکتا) سے لے کر یہاں تک کی تفصیل کا مطالعہ کیا جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر صاحب بدعت ولی اللہ نہیں ہے اور مفتی فرید صاحب یا ولی بہادر صاحب ہمیں طعنے دیتے ہیں کہ ان کا دامن کرامات اور اولیاء اللہ سے خالی ہے۔ دونوں بلکہ تینوں یاد رکھیں کہ الحمدللہ ہمارا دامن اولیاء اللہ اور کرامات سے بالکل پر ہے اور ان شاء اللہ العزیز پر رہے گا۔ استقامت علی الدین سے اور بڑی کرامت اور کیا ہوگی۔ جس پر میں ان شاء اللہ العزیز بعد میں تفصیل کروں گا ہمارے مشفق استاذ حضرت شیخ القرآن مولانا محمد ظاہر نور اللہ مرقدہ ۱۹۳۹ء سے لے کر ۱۹۸۷ء تک اپنے گاؤں پنج پیر میں باقاعدہ دائما تفسیر قرآن کریم اور درس حدیث کتب ستہ کی خدمت کرتے رہے تھے اور ہمیشہ بدعات اور رسم و رواج کی تردید زندگی کی آخری لمحات تک کرتے رہے تھے اور ہزاروں ہر جائیوں کو یک جائی بنایا یعنی شرکیات اور بدعات سے نجات دلا کر توحید و سنت کی شیدائی بنایا۔ ان کے بعد ان کے ہزار ہا تلامذہ نے ان کے مشن اشاعت التوحید والسنۃ کو چار چاند





لگائے ہیں۔ میں جو ان کے تلامذہ میں ایک رتی کے برابر بھی نہیں ہوں ۱۹۸۳ء سے لے کر آج تک الحمدللہ باقاعدگی سے شب و روز اپنی استطاعت کے مطابق تفسیر قرآن کی خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و تب علينا انك انت التواب الرحيم آمين و صلى الله على النبى الكريم .

ہم نے الحمدللہ ہزاروں شرک اور بدعات میں مبتلاء مردان و زنان کا اصلاح کیا ہے اور واللہ باللہ ہمارے شب و روز قرآن کریم کی تفسیر بیان کرنے کی وجہ سے گاؤں کے مبتدعین نے بھی قرآن کریم کے ترجمے شروع کئے اور مقابلہ بالمثل کی صورت میں اب بھی بدعات کو دین ثابت کرنے کے درپے ہیں اگرچہ ترجمے شروع کرنے سے پہلے چودہ علوم و فنون سیکھنے کی کہانی بیان کر کے ہم کو طعنے دیتے تھے لیکن آخر ان چودہ فنون سے عاری لوگوں نے خود ترجمے شروع کر کے اپنی باتوں کی تکذیب کی۔

قارئین کرام آپ یقین کیجئے کہ اب بھی یہ لوگ بدعات کو دین ثابت کرنے کے ورپے ہیں لیجئے کچھ نمونے لتکونوا من الموقنین۔

## ﴿خود مفتی فرید صاحب کو سوچیئے﴾

دعاء بعد صلوٰۃ الجنازہ

دعا بعد الجنازہ جو کہ علماء دیوبند اس کو بدعت کہتے ہیں یہ صاحب اس کو جائز لکھتا ہے کہ بعد از کسر صفوف جائز ہے۔

فتاوی فریدیہ ص ۲۹۹ ج ۱۔

اسی طرح پھر لکھتا ہے۔ نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا جائز ہے بدعت نہیں۔

فتاوی فریدیہ ص ۳۳۳ ج ۱۔



Scanned by CamScanner

حالانکہ علماء دیوبند لکھتے ہیں کہ یہ بدعت اور غیر مشروع ہے مفتی عزیز الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مشروع نہیں ہے۔

فتاوی دار العلوم دیوبند مدلل ومکمل ص ۳۰۵ ج ۵۔

اور ایک جگہ یوں لکھتے ہیں۔۔۔۔لھذا اور کوئی دعاء بعد نماز جنازہ کے مشروع نہیں۔

فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۳۰۷ ج ۵۔

پھر لکھتے ہیں۔۔۔اور ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد صلوٰۃ جنازہ دعا کی ہو۔

فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۴۰۰ ج ۵

## ﴿دعاء بعد السنۃ بالھیئۃ الاجتماعیۃ﴾

علماء دیوبند اس کو بدعت کہتے ہیں اور مفتی فرید صاحب اس کے بارے میں یوں لکھتا ہے ۔۔۔سو سنتوں کے بعد دعاء کرنا جمہور کے نزدیک افضل ہے اور یہ فقہاء کرام نے بھی اختیار کیا ہے۔

مقالات ص ۲۲ پشتو

اور فتاوی میں آپ سے ایک خطیب صاحب کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ ایک خطیب صاحب بعد از سنن تین دفعہ بہیئت اجتماعی دعا کرتا ہے۔۔۔

<u>تو آپ یوں لکھتے ہیں</u>

جواب سنن یا فرائض کے بعد دعا کرنا مشروع ہے اگر چہ تین بار ہو۔

فتاوی فریدیہ ص ۳۳۱ ج ۱

حالانکہ علماء دیوبند رحمھم اللہ اس دعا مروجہ کو بدعت کہتے ہیں جیسا کہ مفتی عزیز الرحمٰن سے سوال ہوا ہے۔سوال وجواب دونوں ملاحظہ کریں





سوال: نماز ختم ہونے کے بعد جب امام سنتوں سے فارغ ہو جاتا ہے تو زور زور سے دعا مانگتا ہے اور جو مقتدی فارغ ہو چکے ہوتے ہیں وہ اس دعاء میں شریک ہوتے ہیں۔۔۔

جواب یہ امر بھی سنت سے ثابت نہیں لہٰذا بدعت ہے۔اس کو ترک کیا جائے۔

فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۱۷۶، ۱۷۷ ج ۵

## ﴿حیلہ اسقاط اور مفتی مذکور﴾

لکھتا ہے کہ یہ حیلہ اسقاط جیسا کہ باصلھا ثابت ہے اسی طرح فقہاء کرام نے اس کی مشروعیت پر تصریح کی ہے۔

مقالات ص ۳۱

حالانکہ علماء دیوبند رحمھم اللہ نے اسے بدعت شمار کیا ہے۔مفتی محمد شفیع یوں لکھتے ہیں۔۔۔

الجواب: ہر حیلہ اسقاط ناجائز ہے فقط حررہ گل محمد شاہ۔جواب صحیح ہے اور حیلہ اسقاط مروجہ عوام زمانہ بلاشبہ بدعت ہے۔

امداد المفتین فتاوی دار العلوم دیوبند جلد دوم ص ۹۵

میں نے ان تین مسائل میں بہت اختصار سے کام لیا کہ یہ بدعت ہیں۔ہمارے اراکین شوری کے دو ساتھیوں (مولانا راز محمد اور مولانا عبد السلام لاہور۔مانکئی) نے موقف اشاعت التوحید والسنۃ اور علماء دیوبند نامی کتاب میں علماء دیوبند کے فتاوؤں سے سائیس (۳۷) فتوی اور عبارات باحوالہ نقل کئے ہیں دیکھئے موقف اشاعت ص ۱۱۷۔۔۱۳۵ کہ یہ دعاء بعد الجنازہ بدعت ہے۔

اور دعا بعد السنن بالھیئۃ الاجتماعیہ کے بارے میں موقف اشاعت میں انیس (۱۹) فتوے با عبارات وحوالے ذکر کیئے ہیں دیکھئے موقف اشاعت ص ۲۴۹۔۔۲۶۴ کہ یہ دعاء بدعت ہے اور حیلہ اسقاط کے بارے میں اکتیس (۳۱) فتوے علماء دیوبند کے فتاوؤں سے نقل کئے



Scanned by CamScanner

ہیں کہ یہ حیلہ اسقاط بدعت ہے دیکھئے موقف اشاعت ص ۱۸۴۔۔۲۰۰ جود یکھنے اور مطالعہ کے قابل ہے۔

## ﴿مقرظ چاند بادشاہ﴾

پہلے موصوف کے ایک مقرظ کا حال تھاباقی موصوف کا ایک مقرظ مولانا چاند بادشاہ تو رڈیروی ہیں، وہ بھی سرتاپا بدعات میں غرق ہیں، مطالعہ کیلئے انکا اشتہار بعنوان "چند مسلمات بمعہ حوالہ جات" دیکھیں، موصوف خود بھی بدعات میں ملوث ہیں ہمیشہ کیلئے موصوف نے اباؤجداً بدعات کی دفاع کی ہے، [یعنی موصوف کا باپ اورداد بدعتی تھے، بدعت انکا خمیر بن چکی ہے، ابوذکوان] موصوف نے خود پر دیوبندیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے بریلویت کی پرچار کررہے ہیں موصوف کی بدعات کو ہم نے تحقیق الحق میں تفصیل کیساتھ ذکر کیا ہے، موصوف کی بریلویت کی دلیل کیلئے اشتہار ملاحظہ فرمائیں جس میں عید میلاد النبی کی صدارت کررہے ہیں جو کہ تمام علماء دیوبند کے ہاں بدعت ہے۔

توحید کو سمجھا نہیں مفتی بنا تو کیا ہوا
دل بدعت سے پاک نہیں صوفی بنا تو کیا ہوا

Scanned by CamScanner

قارئین کرام اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ نام کے دیوبندی ہیں کام کے نہیں اور طعنے ہم کو دیتے ہیں کہ یہ لوگ دیوبندی نہیں ہیں۔

وہ طعنے ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

میں نے موصوف ان دو مقرظین کو یاد کیا کہ یہ مبتدعین ہیں ورنہ موصوف کے مقرظین دو کے علاوہ تمام مبتدعین ہیں جن کا پورا بیان اور تحقیق میں نے تحقیق الحق فی بیان مکائد اظہار الحق میں کیا ہے دیکھئے عنوان ''علماء دیوبند کا موقف بریلویوں کا موقف'' ص ۱۷ سے لے کر ص ۲۰ تک جو الحمد للہ قابل دید ہے۔

ان دو کو اس لئے ذکر کیا کہ یہ کہتے ہیں کہ مخالفین کا دامن کرامات اور اولیاء اللہ سے خالی ہے۔ اور پیچ پیری حضرات کا دامن کرامات اور اولیاء سے بالکل خالی ہے۔ اظہار الحق ص ۲۰،۱۲۔

ہم کہتے ہیں کہ موصوف اور یہ ساری کمپنی نہ اولیاء اللہ ہیں اور نہ اصحاب کرامت ہم ان جیسے لوگوں کی کرامت سے بالکل منکر ہیں قبل الممات بھی اور بعد الممات بھی۔

الا ان یتوبوا توبۃ نصوحا اللھم و فقھم اللھم وفقھم اللھم و فقھم آمین و صلی اللہ علی النبی الکریم ۱۴.۱۳

## ﴿موصوف اور ہماری تائید﴾

الحمد للہ ہم نے جو کچھ عرض کیا وہ موصوف کی زبانی سنیئے لکھتا ہے کہ لیکن یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ عموماً حسی کرامتوں کو ہی کمال سمجھا جاتا ہے۔ مگر اہل کمال علماء اور صوفیاء کے نزدیک کرامت معنوی کمال ہے یعنی شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر مضبوطی سے ثابت قدم رہنا۔ زندگی کے ہر شعبے میں اور ہر موقعہ پر سنت اور غیر سنت کے فرق کو سمجھ کر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اتباع اس کا شوق اور محبت اس کی لگن اور قلب سے توجہ الی جانب اللہ





تعالیٰ اور اشتغال باللہ کہ ایک دم وقدم اور ایک سانس بھی غفلت میں نہ گزرے۔ اس بناء پر علماء محققین فرماتے ہیں کہ طریقہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر اگر کوئی تعجب کی چیز دیکھنے میں آئے تو وہ ہرگز کرامت نہیں استدراج اور شیطانی حرکت ہے۔

[اظہار الحق ص ۱۱۱]

یعنی جنہیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکمل محبت و لگن ہو اور متبع سنت ہو وہ ولی اللہ ہو سکتا ہے اور جو مجنون بدعات ہو وہ ولی اللہ نہیں بن سکتا اگر اس سے کوئی خرق عادت فعل صادر ہوا تو وہ استدراج اور شیطانی حرکت ہے کرامت ہرگز نہیں۔

تھیں میری اور رقیب کی راہیں جدا جدا
آخر کو ہم دونوں در جانان پر جا ملے

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ لکھتے ہیں

آپ سورۂ یونس کی تفسیر میں تفسیر مظہری سے نقل کر کے یوں لکھتے ہیں۔۔۔۔ مگر یہ صحبت و مجالست انہیں لوگوں کی مفید ہے جو خود ولی اللہ متبع سنت ہوں اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تابع نہیں وہ خود درجۂ ولایت سے محروم ہیں چاہے کشف و کرامت ان سے کتنے ہی صادر ہوں۔ اور جو شخص مذکورہ صفات کے اعتبار سے ولی ہو اگرچہ اس سے کبھی کوئی کشف و کرامت ظاہر نہ ہوئی ہو وہ اللہ کا ولی ہے۔ (مظہری) معارف القرآن ص ۴/۵۵۰۔

مولانا عبد الستار غیر مقلد کہتے ہیں

آپ سورۂ یونس کی تفسیر میں یوں رقمطراز ہیں۔

پس صاف ظاہر ہے کہ آج کل کے بیشتر دھڑنگ خاک آلودہ، شرابی، نشہ باز، مشرک، بدعتی، قبروں کے پجاری ہرگز اولیاء اللہ نہیں بلکہ وہ ہیں جن کے متعلق مولانا روم فرما گئے۔



Scanned by CamScanner

کار شیطان مے کند نا مش ولی

گر ولی این است لعنت بر ولی

تفسیر ستاری ص ۳۰۷/۱

ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

علامہ شاطبی الغرناطیؒ نے آپ کا قول یوں ذکر کیا ہے۔

ان الولایة لا تحصل لتارك السنة و ان كان ذلك جهلا منه. فما ظنك به اذا كان عاملا بالبدعة كفاحا.

الاعتصام ص ۹٤ ج ۱.

بے شک ولایت سنت چھوڑنے والا کو حاصل نہیں ہوسکتی اگرچہ یہ سنت ترک کرنا اس کی جہالت کی وجہ سے ہو۔ پس جو بدعت پر ظاہراً عمل کرنے والا ہو اس پر آپ کا کیا گمان ہے۔ کیا وہ ولی بن سکتا ہے؟

حضرت علی ترمذی پیر باباؒ لکھتے ہیں

و ہر کہ تصدیق دارد و اقرار دارد و عمل تن دارد و لیکن عمل بمتابعت سنت نمیکند مبتدع است و مبتدعان سگان اہل دوزخ باشند چنانکہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمودہ. اہل البدع کلاب اهل النار.

تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۷٤.

ہر وہ شخص کہ تصدیق رکھتا ہے اور اقرار رکھتا ہے اور عملِ بدن بھی رکھتا ہے لیکن عمل باتباع سنت نہیں کرتا بدعتی ہے اور مبتدعین جہنم والوں کے کتے ہوں گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اہل بدعت جہنمیوں کے کتے ہوں گے۔





یہ حدیث علامہ علاء الدین المتقی بن حسام الدین الھندیؒ نے بھی ذکر کی ہے دیکھئے کنز العمال ص ۱۲۳/۱ کتاب الایمان والاسلام قسم الاقوال۔

ہاں ہم کرامت عامہ کے اعتبار سے ہر فرد بشر کی کرامت مانتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولقد كرمنا بنى آدم . بنى اسرائيل ۷۰

اور ہم نے اولاد آدم کو عزت دی ہے۔

اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مستقیم القامت پیدا کیا ہے اور ایک بہترین انداز میں اس کی ترکیب ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

لقد خلقنا الانسان فى احسن تقويم. التين ٤

اور یہ سیدھا کھڑا ہو کر دونوں پاؤں سے چلتا ہے اور ہاتھوں سے کھاتا ہے جیسا کہ حدیث شریف ہے۔

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما

(۲۲) عن ابن عباس رضى الله عنها و لقد كرمنا بنى آدم قال جعلنا هم ياكلون بايديهم.

شعب الایمان ص ۲۰۲۶/۵۔ باب فی المطاعم والمشارب، الدر المنثور ص ۳۵۰/۴

ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ ہاتھوں سے کھاتے ہیں

حدیث جابر رضی اللہ عنہ

(۲۳) عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى قوله و لقد كرمنا بنى آدم قال: الكرامة الاكل بالاصابع.

الدر المنثور ص ۳۵۱ ج ٤.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولقد کرمنا بنی آدم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ کرامت



Scanned by CamScanner

انگلیوں سے کھاتا ہے جبکہ دیگر حیوانات منہ سے کھاتے ہیں۔

## ﴿علماء کرام، محدثین اور مفسرین کے نزدیک ولی کی تعریف﴾

### حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں روایت ہے۔

(۲٤) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قال من عادى لى وليا فقد آذنته بالحرب وما تقرب الى عبد بشئى احب الى مما افترضت عليه ولا يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احببته فكنت سمعه الذى يسمع به و بصره الذى يبصر به و يده التى يبطش بها و رجله التى يمشى بها و ان سألنى لا عطينه و لئن استعاذنى لاعيذ نه. الحديث.

بخاری ص ۹۶۳ ج ۲، ریاض الصالحین ص ۸۷۔

### مولانا خلیل الرحمن نعمانی اور ترجمہ حدیث

جناب ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے ولی و دوست کو اذیت پہنچاتا ہے تو میری طرف سے اسے اعلان جنگ دیا جاتا ہے اور میرے بندے کے لئے میرا قرب حاصل کرنے کی خاطر کوئی چیز نہیں بجز ان فرائض کے جو مجھے بہت پسند و محبوب ہیں اور جن کو میں نے اس پر فرض کیا ہے اور میرا بندہ (فرائض کی ادائیگی کے ساتھ) نوافل کے ذریعہ بھی میرا قرب حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے تا آنکہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں اور جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے تو پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں کہ میرے ذریعہ سنتا ہے۔ اس کی بینائی بن جاتا ہوں کہ مجھ سے دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں کہ ان سے پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں کہ ان سے چلتا ہے۔ جب وہ مجھ سے کچھ طلب کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اور اگر وہ میری پناہ میں آنا چاہے تو میں اس کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں۔





قارئین کرام حدیث میں دو قسم کے اولیاء اللہ کا بیان ہے۔ بہتر اور بہترین۔ ایک افضل دوسرا افضل ترین۔ اور جیسا کہ حدیث شریف میں ہے دونوں میں خیر ہے۔

### حدیث ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

(۲۵) عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن القوى خير واحب الى الله تعالىٰ من المؤمن الضعيف و فى كل خير...

مسلم ص ۳۳۸ ج ۲۔ ابن ماجہ ص ۹، ۳۰۷۔

### علامہ بدر الدین عینیؒ لکھتے ہیں

ولی کی تعریف یوں کرتے ہیں

الولى هو العالم بالله المواظب على طاعته المخلص فى عبادته.

عمدة القارى ص ۲۳/۸۹

ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عالم ہو۔ اس کی تابعداری پر مداومت کرنے والا ہو اور اس کی عبادت میں مخلص ہو۔

بالکل یہی تعریف علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی کی ہے دیکھئے

فتح الباری ص ۳۵۰ ج ۱۱ کتاب الرقاق۔

### محمد بن علان الصدیقی الشافعیؒ لکھتے ہیں

وهو من تولى الله بالطاعة والتقوى فتولاه الله بالحفظ والنصرة. من الولى وهو القرب والدنو فالولى هو القريب من الله تعالىٰ لتقربه اليه باتباع اوامره و اجتناب نواهيه والاكثار من نوافل العبادات مع كونه لا يفتر عن ذكره ولا يرى غيره بقلبه لا ستغراقه فى نور معرفته فلا يرى الا دلائل قدرته ولا يسمع الا اياته ولا ينطق الا بالثناء عليه ولا يتحرك الا فى طاعته وهذا هو المتقى قال تعالىٰ ان اولياءه الا المتقون.



Scanned by CamScanner

دلیل الفالحین ص ۳۰۳، ۳۰۴ ج ۱.

اور ولی وہ ہے جو تابعداری اور تقوی اختیار کرنے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتا ہے قرب حاصل کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نصرت اور حفاظت کے ساتھ اس سے محبت کرتا ہے یعنی اس کی حفاظت اور امداد کرتا ہے۔ یہ لفظ ولی سے ہے اور یہ قرب اور نزدیکت ہے۔ پس ولی اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریب ہے۔ اس لئے کہ اس کا تقرب اللہ تعالیٰ سے اس کے احکام کی اتباع کرنے اور منہیات سے اجتناب کرنے کے ذریعہ سے ہے اور عبادت کی کثرت سے ہے اس کے ساتھ کہ یہ اس کے ذکر اذکار میں کمی نہیں کرتا اور اپنے دل سے کسی غیر کو نہیں دیکھتا اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور میں ڈوبا ہے پس نہیں دیکھتا مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل کو اور نہیں سنتا مگر اس کی آیات قرآنی کو اور اس کی حمد وثنا پر گفتگو کرتا ہے اور اس کی فرمانبرداری میں حرکت کرتا ہے اور یہ ہی متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اس کے دوست پرہیزگار ہی ہیں۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں

والولی هو العارف بالله و صفاته ما یمکن له المواظب علی الطاعات المجتنب عن السیئات المعرض عن الانهماك فی اللذات و الشهوات و الغفلات واللهوات. شرح فقه اکبر ص ۹۵ اور ایک نسخہ میں ص ۷۹ ہے۔

اور ولی وہ شخص ہے کہ جس قدر ممکن ہو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کا عالم ہو۔ طاعات پر مواظبت کرنے والا ہو گناہوں سے اجتناب کرنے والا ہو۔ لذات دنیویہ اور شہوات اور غفلت اور بیہودگیوں میں ڈالنے والی چیزوں سے اعراض کرنے والا ہو۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں

آپ بھی یہی کچھ فرماتے ہیں۔





ولی عبارت است از شخصی که بمزید معرفت و مواظبت طاعات و اجتناب معاصی و اغراض از انهماك در لذات و شهوات مباحه موصوف باشد.

تکمیل الایمان ص ۱۷۷

اور عقائد الاسلام میں یوں لکھتے ہیں

ولی اس مؤمن کو کہتے ہیں جو اللہ کی ذات وصفات کا عارف ہو کر حسب امکان عبادات پر مواظبت کرے اور گناہوں اور لذات وشہوات سے کنارہ کش ہو۔

عقائد الاسلام ص ۱۵۱

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں

و اولیاء الله هم الذین یبتغون رضاه بفعل المامور وترك المحظور والصبر علی المقدور.

مجموع الفتاوی ص ۱۰۳ ج ۱.

اور اولیاء اللہ وہی لوگ ہیں جو مأمورات کی بجا آوری اور ممنوعات کے ترک کرنے سے اور تقدیر پر صبر کرنے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کرتے ہیں۔

علامہ ابن ابی العز الحنفیؒ لکھتے ہیں

فولی الله هو من والی الله بموافقته محبوباته والتقرب الیه بمرضاته.

شرح العقیدة الطحاویه ص ۴۰۶

علامہ سعد الدین التفتازانیؒ لکھتے ہیں

الولی هو العارف بالله تعالیٰ الصارف همته عما سواه... و صفاته. المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض عن الانهماك فی اللذات والشهوات.



Scanned by CamScanner

شرح المقاصد ص ۳۲۶

اور شرح العقائد میں یوں لکھتے ہیں

والولی هو العارف بالله تعالیٰ و صفاته حسب ما یمکن المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض عن الانهماك فی اللذات والشهوات.

شرح العقائد النسفی ص ۱۰۵.

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

والولایة ضد العداوة واصل الولایة المحبة والقرب واصل العداوة البغض والبعد. وقد قیل ان الولی سمی ولیا من موالاته للطاعات ای مطابعته لها والاول اصح.

الفرقان ص ۷

اور ولایت (دوستی) عداوت (دشمنی) کی ضد ہے۔ اور ولایت کا اصل محبت اور نزدیکت ہے اور عداوت کا اصل بغض اور دوری ہے اور کہا گیا ہے کہ ولی کو اس لئے ولی کہا گیا ہے کہ اس کی طاعات سے محبت ہے یعنی یہ نیکیوں کا تابع ہے اور قول اول نہایت صحیح ہے۔

ڈاکٹر صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان لکھتے ہیں

والاولیاء جمع ولی وهو المؤمن المتقی کما قال تعالیٰ الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون الذین امنوا و کانوا یتقون سمی و لیا اشتقاقا من الولاء وهو المحبة والقرب فولی الله من والی الله بموافقته فی محبوباته والتقرب الیه بمرضاته.

شرح العقیدۃ الواسطیہ لشیخ الاسلام احمد بن تیمیہ ص ۲۰۷۔

اور اولیاء ولی کا جمع ہے اور یہ پرہیزگار مؤمن کو کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ خبردار اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ ان پر کوئی حزن ہوگا یہ وہی لوگ ہیں





جنہوں نے ایمان لایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں اسے ولی نام دیا گیا ہے ولاء کے اشتقاق ہے اور یہ محبت اور نزدیکت کو کہا جاتا ہے۔ پس ولی اللہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے پسندیدہ و محبوب طریقوں میں موافقت کے ذریعے محبت کرتا ہے۔ اور اس کی رضا جوئی کے ذریعے آپ کا تقرب حاصل کرتا ہے۔

عبارتنا شتی و حسنك واحد

و کل الی ذاك الجمال یشیر.

بحر العلوم علامہ سید امیر علی ملیح آبادیؒ لکھتے ہیں

آپ سورۂ یونس کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں۔ یعنی اولیاء وہ بندے ہیں جو ایمان لائے اور متقی رہے۔ پس خلاصہ معنی ولی کے مؤمن متقی۔ اور ابوالسعودؒ نے لکھا کہ تقوی کے مراتب متعدد ہیں۔ ادنی یہ کہ شرک سے پرہیز کرے اگرچہ اس سے گناہ سرزد ہو اور اعلیٰ یہ کہ طاعت پر قائم اور معاصی سے مجتنب اور شبہات سے دور اور طریق سنت پر مستقیم ہو۔ پس یہاں تیسرا مرتبہ اعلیٰ مراد ہے۔ اور مدار ولایت کا یہی تقوی ہوا کہ ہر ایسی چیز سے جو حق تعالیٰ سے غافل کرے دور بھاگتے اور تمام عالم سے بالکل منقطع ہو کر اپنے رب تبارک تعالیٰ سے واصل ہوتے ہیں۔ اسی سے ان کو قرب و حضور و شہود حاصل ہوتا ہے۔ اور جب یہ غور کیا جاوے کہ ایمان صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہنا پھر صدق کی تفصیل دیکھی جاوے تو مآل واحد ہے۔ کیونکہ جس نے ایمان کے بعد معصیت کا ارادہ کیا اس میں صدق کا کامل اثر نہیں ہے اور اسی کی نظیر ولی کی تعریفات میں مختلف تعبیرات ہیں جن کا حاصل ایک ہی ہے مگر لوگوں کے سمجھانے کو مختلف عبارات میں بتلایا کہ اپنی سمجھ کے موافق ہر ایک سمجھ جاوے۔ ابن عباس و سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ اولیاء اللہ وہی بندے ہیں جن کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آوے۔ یہ پہچان ان کے سیماء و آثار سے ہے۔



Scanned by CamScanner

ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ نے کہا اگر عالم لوگ اولیاء نہ ہوں تو پھر کوئی ولی نہیں ہے کذا حکاہ عنہ النوویؒ فی مقدمۃ شرح المھذب۔ پھر نوویؒ نے کہا کہ یہ ان عالموں کا ذکر ہے جو علم کے موافق عمل کرتے ہیں قشیریؒ نے کہا کہ ولی کی شرط یہ ہے کہ محفوظ ہو جیسے نبی معصوم ہوتا ہے پس جس پر شرع کا اعتراض ہو وہ مغرور مخادع ہے ولی نہیں اور ولی وہی ہے جس کے اقوال و افعال موافق بشرع ہوں۔ مترجم کہتا ہے کہ بعض آثار میں اس کا مؤید آیا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ولی جاھل نہیں بنایا۔ اور معروف ہے۔

کہ بے علم نہ تواند خدا شناخت۔ وقال الحافظ فی تفسیرہ۔ جو شخص متقی ہو وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اس کو آئندہ کے لئے آخرت کا اور پچھلے دن کا کچھ خوف اور غم نہیں ہے۔ اور عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس اور بہتیرے سلف رضی اللہ عنھم نے فرمایا کہ اولیاء الٰہی وہ ہیں جن کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آوے اس میں ایک مرفوع حدیث بھی آئی جو سعید بن جبیر عن ابن عباس ہے کہ ایک نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اولیاء الٰہی کون ہیں فرمایا کہ جب ان کو دیکھے تو اللہ تعالیٰ یاد آوے۔ رواہ البزار و قال قد روی عن سعید مرسلا۔

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ انبیاء علیھم السلام و شہداء رضی اللہ عنھم ان پر غبطہ کریں گے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں بتلا دیجئے شاید کہ ہم ان سے محبت کر لیں فرمایا کہ وہ ایک قوم ہیں کہ بدون شرکت مالی یا نسبی کے انہوں نے آپس میں اللہ تعالیٰ کے واسطے الفت کر لی ان کے چہرے نور اور نوری کرسیوں پر ہوں گے۔ لوگوں کے خوف کے وقت ان کو خوف نہ ہوگا۔ اور لوگوں کے غم کے وقت ان کو غم نہ ہوگا پھر آیت پڑھی الا ان اولیاء اللہ لا خوف الخ۔

رواہ ابن جریر عنہ و صحح الحاکم و ابو داؤد و ابن ابی حاتم و البیھقی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایضا و قال الحافظ اسنادہ جید و لکن اسناد





حدیث عمر مع جودتہ منقطع و روی احمد بنحوہ مرفوعا عن ابی مالک الاشعریؓ

۔ مترجم کہتا ہے کہ عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ بندہ کا ایمان خالص نہیں ہوتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے محبت کرے اور اسی کے واسطے بغض رکھے۔ پھر جب ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ولایت کا مستحق ہوا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری خلق میں سے میرے احباء وہ ہیں کہ میری یاد میں رہتے ہیں۔ اور ان کی یاد پر میں ان کو یاد کرتا ہوں۔ رواہ احمد وغیرہ۔ عبدالرحمٰن بن غنم الاشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ بندگان الٰہی میں سے وہی بہتر ہیں جنکے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آوے اور وہی بدتر ہیں جو لوگوں کے درمیان لگائی بجھائی کرتے پھرتے اور دوستوں کے درمیان پھوٹ ڈالتے اور باغی سرکش اکھڑ ناہنجار ہیں۔ رواہ احمد عن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مرفوعا تم میں سے بہتر وہ ہیں جن کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آوے اور اس کی باتوں سے تمہارا علم بڑھے اور اس کے کاموں سے تم کو آخرت کی رغبت ہو رواہ الحکیم الترمذی و ہو غیر الحافظ الترمذی صاحب السنن الجامع پھر واضح ہو کہ یہ فضل جن لوگوں کا بیان ہے بے شک اولیاء الٰہی ہیں ولیکن یہ قطعی منحصر نہیں کہ اس سے کمال والے آیت میں مراد ہیں۔

تفسیر مواھب الرحمٰن ص ۱۷۷/۱۱، ۱۷۸/۱۱ پارہ گیارہ

قارئین کرام یہی احادیث جو علامہ سید امیر علی ملیح آبادیؒ نے ذکر کی ہیں یہی احادیث بتمامہا یا ببعضہا درج ذیل تفاسیر اور صفحات میں خود دیکھنے کی تکلیف گوارہ کریں۔

الدر المنثور للسیوطیؒ ص ۵۵۶، ۵۵۷ ج ۳. التفسیر المظھری ص ۳۹ ج ۵، تفسیر ابن کثیر ص ۴۲۲، ۴۲۳ ج ۲، السراج المنیر ص ۴۱ ج ۳، خازن ص ۳۲۲ ج ۲، معارف القرآن ص ۵۵۰، ۵۵۱ ج ۴. ابو السعود ص ۱۵۹ ج ۴. تیسیر الرحمن ص ۶۱۹،



Scanned by CamScanner

تفسیر کبیر ص ۱۲۵ ج ۱۷، تفسیر سمرقندی ص ۱۰٤ ج ۲، القرطبی ص ۳۵۷ ج ۸، معالم التنزیل ص ۲/۳۰۳، البحر المحیط ص ۵/۱۷۵.

## ﴿استقامت فی الدین ارفع کرامت ہے﴾

استقامت فی الدین سے اعلیٰ وارفع کوئی کرامت نہیں ہے ہزار ہا صدور کرامات اس کرامتِ استقامت فی الدین سے قربان ہو اور تمام مخلوق میں بعد الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نمبرون فائزین ہیں جو اس کرامتِ استقامت سے مزین وبھرپور مالا مال تھے۔ یہ مذکور کرامت صحابہ قرآن کریم کی سیر کر کے سنیئے۔ فرمان خداوندی ہے

یحبهم و یحبونه اذلة علی المؤمنین و اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء و الله واسع علیم.

المائدة ٥٤

اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں جو مومنوں کیلئے نرم دل ہیں اور کافروں کے لئے سخت ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت وسیع علم والا اور عالم ہے۔

### فرمان الٰہی ہے

محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من ربهم و رضوانا سیما هم فی وجوههم من اثر السجود.

الفتح ۲۹





محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کافروں کے لئے بہت سخت ہیں اور آپس میں نہایت مہربان ہیں۔ آپ انہیں رکوع سجدہ کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے فضل کی جستجو کر رہے ہیں۔ سجدوں کے اثر کی نشانی ان کی پیشانیوں پر نمایاں ہوتی ہے۔ اور اس سدسکندری استقامت فی الدین کی وجہ سے اللہ جل شانہ نے ان کی پختگی ایمان کی شہادت یوں دی فرمایا۔

اولئك کتب فی قلوبهم الایمان . المجادلة ۲۲

انہی لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو راسخ کیا ہے۔

اولئك الذین امتحن الله قلوبهم للتقوی. الحجرات ۳

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ جل شانہ نے پرہیزگاری کے لئے خالص کیا ہے۔ چن لیا ہے۔

## ﴿امم سابقہ اور استقامت فی الدین کی کرامت﴾

قارئین کرام یہ صحابہ کرام کی مختصر طریقے سے استقامت فی الدین کی کرامت کا بیان تھا جن کی تفصیل کے لئے سیر وتاریخ وتراجم کو دیکھنا چاہیئے اب اختصار اد یکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ سے دیگر امم کے لوگ بھی مشرف کئے ہیں جیسا کہ وہ ساحر جو حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے کے لئے آئے تھے اور پھر جب حق کی حقانیت دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہوئی تو ایمان لائے فرعون لعین نے کافی دباؤ ڈالا لیکن وہ سرمو ئے قدر متزلزل نہیں ہوئے۔ قرآن کریم نے ان کی مثل الجبال استقامت یوں ذکر کیا ہے۔ فرعون بے ایمان نے کہا

لا قطعن ایدیکم و ارجلکم من خلاف ثم لاصلبنکم اجمعین. الاعراف ۱۲٤

میں ضرور آپ کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا پھر تم



Scanned by CamScanner

سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔

فرعون نے یہ سزا سنادی لیکن انہوں نے پوری استقامت کے ساتھ فرمایا۔

قالوا انا الی ربنا منقلبون وما تنقم منا الا ان امنا بایات ربنا لما جائتنا ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین. الاعراف ۱۲۵، ۱۲۶

بے شک ہم سب اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں اور ہم سے تمہاری دشمنی کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ ہم ان معجزات پر ایمان لے آئے جو ہمارے پاس ہمارے رب کی طرف سے آگئے ہیں۔ اے ہمارے رب تو ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں دنیا میں مسلمان مار فرما۔

اور ایک جگہ قرآن کریم نے ان کا جواب یوں ذکر کیا ہے۔

قالوا لن نؤثرك على ما جائنا من البينات والذى فطرنا فاقض ما انت قاض. الآيه طه ۷۲

انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں ہرگز ان معجزات پر جو ہمیں آچکے ہیں اور اس ذات پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ترجیح نہیں دیتے تو تمہیں جو فیصلہ کرنا ہے کرو۔

سبحان اللہ اتنی بڑی استقامت کہ فرعون کے سامنے بالکل بے دردی سے اور بے باکی سے گفتگو کرتے ہیں۔ صاحب یاسین حبیب نجار کو دیکھئے۔

فرمان خداوندی ہے۔

وجاء رجل من اقصى المدينة يسعى قال يا قوم اتبعوا المرسلين.... انى اذا لفى ضلال المبين انى امنت بربكم فاسمعون قيل ادخل الجنة قال يا ليت قومى يعلمون بما غفرلى ربى و جعلنى من المكرمين. يس ۲۰..۲۷





اور ایک آدمی شہر کی ایک طرف دور سے دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگوں انبیاء علیہم السلام کی پیروی اور اتباع کرو۔۔۔ میں اگر ایسا کروں تو صریح گمراہی میں پڑ جاؤں گا میں نے تمہارے رب پر ایمان لایا ہے پس مجھ سے یہ اعلان سنو۔ اس سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس نے (وہاں جنت میں) کہا کہ کاش میری قوم کو معلوم ہو جاتا کہ کس وجہ سے میرے رب نے مجھے معاف کر دیا ہے اور مجھے معزز و مکرم بندوں میں شامل کر دیا ہے۔

قارئین کرام۔ صاحب یاسین نے انبیاء علیہم السلام کے پیغام کو خود اپنی قوم کو پہنچایا اور لوگوں نے آپ کو بڑی بے دردی و بے رحمی سے آن فان میں قتل کیا وہ جنت میں داخل ہو کر پھر بھی قوم پر افسوس کر رہا تھا ان کا خیر خواہ تھا اور اپنے کیے پر ثابت قدم اور مسرور تھا۔

رجل مؤمن بھی اسی کڑی کا ایک فرد قوی تھا۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے۔

و قال رجل مؤمن من ال فرعون يكتم ايمانه اتقتلون رجلا ان يقول ربى الله و قد جاء كم بالبينات من ربكم... ان الله لا يهدى من هو مسرف مرتاب. المؤمن ۲۸.

اور فرعون کی ال سے ایک مرد مؤمن نے کہا جو اپنا ایمان ابھی تک چھپائے ہوئے تھا آپ ایک آدمی کو صرف اس لئے قتل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور وہ آپ کے سامنے اپنے رب کی طرف سے صاف معجزات پیش کر دیئے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والا شک میں ڈالنے والا کو ھدایت نصیب نہیں کرتا۔ پھر اٹھارہ آیتوں میں رجل مؤمن کا فرعون سے گفتگو ہے اور ایک مناظرہ کی شکل ہے۔

## ﴿اصحاب کہف کی کرامت﴾

اسی طرح اصحاب کہف کو دیکھئے جو آیات عجبا میں سے ہیں یہ سات ساتھی تھے جو اللہ تعالیٰ



Scanned by CamScanner

کے دین پر ایسے ثابت قدم تھے کہ پوری قوم کے خلاف دین حق کا نعرہ بلند کیا۔ اور پھر اپنے دین و جان کی حفاظت کے لئے ایک غار میں روپوش ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دین و جان کی حفاظت کے لئے ان پر تین مدت مدیدہ تک مسلط کی ان کا بیان قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یوں محفوظ کیا ہے۔

فرمان خداوندی ہے۔

ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا... فقالوا ربنا رب السموات والارض لن ندعوا من دونہ الھا لقد قلنا اذا شططا... انھم ان یظھروا علیکم یرجموکم او یعیدوکم فی ملتھم و لن تفلحوا اذا ابدا.

الکھف ٩...٢٠.

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ غار والے اور تختی والے ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔۔۔۔ پس انہوں نے کہا کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ ہم اس کے سوا کسی دوسرے مددگار و معبود کو ہرگز (اپنی حاجات میں) نہیں پکارتے (اگر ہم نے کسی اور کو پکارا) تو یقیناً ہم اسی وقت حقیقت سے دور کی بات کہیں گے۔۔۔ بے شک اگر یہ لوگ تم پر قابو پالیں تو تم کو سنگسار کر دیں گے یا تمہیں اپنے دین میں داخل کر دیں گے۔ اور پھر تو تم کبھی بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

ان نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے استقامت فی الدین کی دولت سے ایسا مالا مال کیا تھا کہ انہوں نے دنیا کی عیش و عشرت آسائش و زیبائش کو چھوڑ کر فقر و فاقہ اور روپوشی کی زندگی کو ترجیح دی۔ خاص مٹی پر سو گئے اور تین سو نو سال کی طویل مدت کے بعد بھی جب اللہ تعالیٰ نے بیدار کیا تو پھر بھی دین کی حفاظت کے لئے کمربستہ تھے۔ یہ ان لوگوں کی ایسی کرامت تھی کہ خیر من الف کرامۃ۔





## ﴿استقامت فی الدین اور مومنین قوم صالح﴾

حضرت صالح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم جو ایمان لا چکی تھی اور بہت کمزور و غریب تھی ایک دفعہ قوم کے وڈیروں اور سرداروں نے پوچھا۔ کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں تو انہوں نے جواب بہت مزیدار اور قوی دیا ہے سوال و جواب دونوں قرآن میں ملاحظہ کیجئے خداوندی قدوس کا ارشاد ہے۔

قال الملاء الذین استکبروا من قومہ للذین استضعفوا لمن امن منھم اتعلمون ان صالحا مرسل من ربہ قالوا انا بما ارسل بہ مؤمنون. الاعراف ٧٥

اس کی قوم کے متکبر وڈیروں سرداروں نے ان کمزور لوگوں سے پوچھا جو ایمان لا چکے تھے کیا تم جانتے ہو کہ حضرت صالح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تو اس چیز پر ایمان لے آئے ہیں جو آپ کو دے کر بھیجے گئے ہیں۔

قارئین کرام! ان کمزور لوگوں نے جواب بالترقی دیا کہ تم ہم سے یہ پوچھتے ہو کہ وہ پیغمبر ہے یا نہیں ہم نے تو ان پر ایمان بھی لایا ہیں یہی ہے استقامت فی الدین جو خیر من الآف کرامۃ ہے۔

## ﴿مؤمنین اصحاب الاخدود اور استقامت فی الدین﴾

ان جبال الاستقامت کا بیان سورت بروج میں اللہ جل شانہ نے یوں بیان کیا ہے۔

قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود اذ ھم علیھا قعود و ھم علی ما یفعلون بالمؤمنین شھود وما نقموا منھم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید.

البروج ٤...٨

خندقوں والے ہلاک ہو جائیں یعنی ایندھن والی آگ سلگانے والے جب وہ لوگ ان خندقوں کے کناروں پر بیٹھے تھے اور مؤمنوں کے ساتھ جو کچھ ظلم کر رہے تھے اسے دیکھ رہے



Scanned by CamScanner

تھے اور ان لوگوں کی دشمنی ان مومنوں سے صرف اسی وجہ سے تھی کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لائے تھے جو نہایت زبردست اور تعریفوں والا ہے۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں

یعنی بادشاہ اور اس کے وزیر و مشیر خندقوں کے آس پاس بیٹھے ہوئے نہایت سنگدلی سے مسلمانوں کے جلنے کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ بدبختوں کو ذرا رحم نہ آتا تھا۔

تفسیر عثمانی ص ۷۶۹

## ﴿اصحاب طالوت کی استقامت فی الدین﴾

فرمان الٰہی ہے

قال الذین یظنون انھم ملاقو اللہ کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین.

بقرہ ۲۴۹

اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر یقین رکھنے والوں نے کہا بسا اوقات چھوٹی اور تھوڑی سی جماعت نے بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے غلبہ حاصل کیا ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

## ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین اور استقامت فی الدین﴾

فرمان خداوند قدوس ہے۔

ولما را المؤمنون الاحزاب قالوا ھذا ما وعدنا اللہ و رسولہ و صدق اللہ و رسولہ وما زادھم الا ایمانا تسلیما من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ و منھم من ینتظر وما بدلو اتبدیلا.

الاحزاب ۲۲، ۲۳

اور جب ایمان والوں نے کفار کے لشکر کو دیکھا تو بے ساختہ کہہ اٹھے، کہ انہیں کا وعدہ تو





ہمارے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کیا تھا، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے، اور ان کے آنے نے ان مؤمنوں کو ایمان و انقیاد کو اور زیادہ مستحکم کیا۔

اور اس سے اور بڑھ کر کرامت اور کیا ہو سکتی ہے۔

## ﴿علماء کرام اور استقامت فی الدین﴾

تمام علماء کرامؒ استقامت فی الدین کو من اعظم الکرامات جانتے ہیں اگرچہ اور کوئی خرق عادت فعل بندہ سے صادر نہ ہو جائے تب بھی وہ بہت بڑا ولی اللہ ہوگا جیسا کہ پہلے دو عنوان (استقامت فی الدین ارفع کرامت ہے، امم سابقہ اور استقامت فی الدین کی کرامت) سے روز روشن کی طرح معلوم ہوا اور یہی کچھ علماء امت بھی لکھتے ہیں۔

ابوبکر جابر الجزائری لکھتے ہیں

وان من اعظم الکرامات الاستقامة علی الطاعات بفعل المأمورات الشرعیة و اجتناب المحرمات والمنھیات.

منھاج المسلم ص ۶۰

اور کرامات میں سب سے بڑی کرامت عبادات پر استقامت ہے جو احکام شرعیہ پر عمل اور حرام و منہیات سے اجتناب ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں

و اصل ولایت استقامت بر دین است که الاستقامت فوق الکرامه.

تکمیل الایمان: ص ۱۷۸

اور اصل کرامت دین پر استقامت ہے اس لئے کہ استقامت کرامت سے اونچی ہے۔

شیخ احمد رومیؒ لکھتے ہیں



Scanned by CamScanner

اور حقیقی کرامت کو تو جانتے ہیں نہیں جو کہ استقامت فی الدین حاصل ہونا اور اس کے کمال تک پہنچنا ہے۔ اور جس کی بنا دو باتوں پر ہے ایک ایمان کی صحت پر دوسرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ظاہری اور باطنی فرمان کی پیروی کرنا لہٰذا بندے پر واجب ہے کہ سوا ان دونوں کے کسی اور چیز کی خواہش نہ کرے اور اپنی کوشش ان ہی کے حاصل کرنے میں صرف کرے۔

مجالس الابرار ص ۵۹۔ ترجمہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہؒ

علامہ ابن ابی العز الحنفیؒ لکھتے ہیں

آپ ابو علی الجوزجانیؒ اور شیخ سہروردیؒ سے استقامت فی الدین کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

قال ابو علی الجوزجانی: کن طالبا للاستقامة لا طالبا للکرامة فان نفسك متحركة فی طلب الكرامة و ربك يطلب منك الاستقامة.

قال الشيخ السهروردی فی عوارفه و هذا اصل كبير فی الباب فان كثيرا من المجتهدين المتعبدين سمعوا السلف الصالحين المتقدمين و ما منحوا به من الكرامات و خوارق العادات فنفوسهم لا تزال تتطلع الى شئی من ذلك و يحزن ان يرزقوا شيئا منه و لعل احدهم يبقى منكسر القلب متهما لنفسه فی صحة عمله حيث لم يحصل له خارق ولو علموا بسر ذلك لهان عليهم الامر.

شرح العقيدة الطحاوية ص ۵۵۹

ابو علی الجوزجانیؒ نے کہا ہے کہ استقامت فی الدین کا طالب بن جائیں نہ یہ کہ کرامت کے طالب پس بے شک آپ کا نفس تو کرامت کی طلب کرنے میں متحرک ہوگا اور آپ کا پروردگار آپ سے استقامت فی الدین طلب کرتا ہے شیخ سہروردیؒ نے اپنی کتاب عوارف میں کہا ہے کہ یہ (استقامت) اس باب میں بڑی بنیادی چیز ہے پس بے شک بہت سے





عبادت کرنے والے کوشش کرنے والوں نے متقدمین سلف صالحین کے بارے میں اور ان پر جن خارق عادات و کرامات کے احسان کئے گئے ہیں سنا ہے۔ پس ان کی جانیں ہمیشہ اس کرامت میں سے کسی چیز کی امیدوار ہوتی ہیں اور یہ پسند کرتی ہیں کہ اس سے انہیں کچھ نصیب ہو جائے اور ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک آدمی شکستہ دل اپنے عمل کی اصلاح میں اپنے نفس کو متہم کرنے والا رہ جائے (کہ یہ میرا عمل درست نہیں اس لئے مجھے کوئی کرامت حاصل نہیں ہو سکتی) جبکہ اسے کوئی خرق عادت فعل حاصل نہ ہو سکے۔ اور اگر وہ اس کی راز و سر کے بارے میں عالم ہوتے تو ضرور ان کو یہ امر معمولی معلوم ہو جاتا۔

## ﴿تبصرہ بر عبارت گزشتہ﴾

ابو علی جوزجانی رحمہ اللہ نے اس بات کی نشاندھی کی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے ہم سے مطالبہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا ہے کہ:

فاستقم كما امرت و من تاب معك و لا تطغوا انه بما تعملون بصير و لا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار و ما لكم من دون الله من الاولياء ثم لا تنصرون.
هود ۱۱۲، ۱۱۳.

پس اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دین پر مضبوط کھڑے رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا جاتا ہے اور جنہوں نے آپ کے ساتھ دین خداوندی کو رجوع کیا انہیں بھی یہی حکم ہے اور سرکشی نہیں کیجئے۔ بے شک وہ آپ کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ اور ظالموں کو ذرا سا میلان بھی مت کریں ورنہ تم کو آگ پہنچے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا آپ کا کوئی مددگار نہیں ہوگا پھر آپ کی کوئی امداد بھی نہیں کی جائے گی۔



Scanned by CamScanner

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد فاستقیموا الیہ واستغفروہ

وویل للمشرکین

حم سجدہ ٦

اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو کہ بے شک میں تم جیسا بشر ہوں مجھے وحی کی جاتی ہے کہ بے شک تمہارا مددگار کارساز و حاجت روا ایک ہی اللہ ہے پس اسی اللہ تعالیٰ کے دین پر مضبوط کھڑے رہو اور اس سے بخشش مانگتے رہو اور مشرکین کے لئے ہلاکت ہے۔

اور ایسے لوگوں کے لئے اسی استقامت پر بشارۃ دنیویہ اور اخرویہ ہے۔

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔

حم سجدہ ٣٠

بے شک جو لوگ یہ عقیدہ رکھیں کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر اسی عقیدے پر استقامت اختیار کی ان کے پاس فرشتے آتے ہیں جو انہیں کہتے ہیں کہ ڈرو مت اور نہ غمگین ہو جاؤ۔ اور جنت کے ساتھ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوش خبری لے لیں۔ اور شیخ سہروردیؒ کے فرمان کا بھی یہی مقصد ہے کہ کرامت کے حصول کا طالب نہ بنو ہو سکتا ہے کہ تم کبیدہ خاطر ہو جاؤ اگر تم ظہور خرق عادت کے راز سے خبر ہو جاؤ جو کہ بندہ کی تقویت ہے تا کہ دین الٰہی پر ثابت قدم ہو جائے تو تم کو ظہور کرامت معمولی چیز معلوم ہو جاتی کہ یہ مبتدی کے لئے ہوتی ہے منتہی کے لئے اس کی خاص ضرورت نہیں اور یہی وجہ ہے کہ





متاخرین سلف سے جتنی کرامات ظہور پزیر ہیں اور منقول ہیں ان کی عشر عشیر بھی متقدمین سلف صالحین خصوصا صحابہ کرام سے ظہور پزیر نہیں ہوئی ہیں۔ جن کا میں ان شاء اللہ العزیز بعد میں کچھ وضاحت کروں گا۔ تو اصل چیز استقامت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت فی الدین نصیب فرمائے آمین وصلی اللہ علیہ النبی الکریم۔

قارئین کرام یہی عبارت علامہ ابو علی الجوزجانیؒ اور شیخ سہروردیؒ کی ملا علی قاریؒ نے بھی شرح فقہ اکبر میں ذکر کی ہے۔ شرح فقہ اکبر ص ٩٦ اور ایک نسخہ نے ص ٨٠ میں ذکر کی ہے۔

## علی بن سلطان محمد المشہور بملا علی قاریؒ لکھتے ہیں

اس کے بعد آپ یوں لکھتے ہیں

فسبیل الصادق مطالبۃ النفس بالاستقامۃ فھی کالکرامۃ۔

شرح فقہ اکبر ص ٩٦ و فی نسخۃ ص ٨٠۔

پس سچے بندے کا طریقہ اپنے نفس سے استقامت فی الدین کا مطالبہ کرنا ہے سو یہ کرامت جیسا ہے۔

## حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ لکھتے ہیں

شیخ الشیوخ در عوارف بعد ذکر کرامات و خوارق مشایخ فرموذہ است و کل ھذہ مواھب اللہ تعالیٰ و قد یکاشف بھا قوم و تعطی و قد یکون فوق ھولاء من لا یکون لہ شئی من ھذا لان ھذہ کلھا تقویۃ الیقین و من منح صرف الیقین لا حاجۃ لہ الی شئی من ھذا فکل ھذہ الکرامات دون ما ذکرنا ہ من تجوھر الذکر فی القلب و وجود ذکر الذات۔

مکتوبات امام ربانی ص ١١٩ حصہ پنجم، مکتوب دو صد دنو دسیوم



Scanned by CamScanner

اور جلد ثانی میں یوں لکھتے ہیں

کشف مغیبات نہ در ولایت شان مئے افزاید و عدم کشف اینہا نہ در ولایت شان نقصان مے آرد تفاوت آنہا باعتبار درجات قرب است بسا است کہ صاحب عدم کشف صور غیبی از صاحب کشف آن صور افضل بود و بیش قدم باشد بواسطۂ مزیت قربے کہ اورا حاصل شدہ است صاحب عوارف کہ شیخ الشیوخ است و مقبول جمیع طوائف در کتاب عوارف خود تصریح باین معنی فرمودہ است اگر کسے این سخن را از من باور نکند بان کتاب رجوع نماید آنجا مذکور است بعد از ذکر کرامات و خوارق کہ این ہمہ کرامات و خوارق مواہب حق اند جل سلطانہ گاہ ہست کہ قومے را بآن مکاشف سازند واین دولت رابد ہندوگاہ ہست کہ در مرتبۂ فوقِ آن قوم باشد شخصے از ین طائفہ کہ اورا ہیچ ازیں کرامات و خوارق ند ہند زیرکہ این ہمہ کرامات از برائے تقویت یقین عطا مے فرمایند و یکے را صرف یقین دادہ شدہ است اورا بآن کرامات حاجت نہ بود و این ہمہ کرامات دون ذکر ذات است ودون تجوہر قلب است بذکر کہ بالا ذکر یافتہ است انتہیٰ

مکتوبات امام ربانی ص ۹۰، حصہ ہفتم مکتوب نوردوم

غیب کی باتوں کا کشف ہونا ان لوگوں کی ولایت میں زیادت لاسکتا ہے اور نہ عدم کشف ان کی ولایت میں نقصان لاسکتا ہے۔ اس ولایت میں فرق باعتبار قرب ہے (یعنی درجات قرب جس کو زیادہ حاصل ہو وہ بہتر ہوگا) بہت ہی ایسا ہوتا ہے کہ جس صاحب کو ان غیبی





صورتوں کا کشف نہیں ہوتا وہ اس صاحب سے افضل اور آگے ہوتا ہے جس کو ان صورتوں کا کشف ہوتا ہے۔ اور یہ افضلیت اور بیش قدمی مزید تقرب کی وجہ سے ہوتا ہے جو اس کو حاصل ہوگیا ہے۔ (باقی عربی اور فارسی ایک ہے جو عوارف سے منقول ہے یا اسکا ترجمہ ہے)

عوارف کا مصنف (شہاب الدین سہروردیؒ) جو کہ شیخ المشائخ ہے اور تمام صوفیاء کرام کے گروھوں کے ہاں مقبول ہے نے اپنی کتاب عوارف میں اسی معنی پر خود تصریح کی ہے۔ اگر کوئی شخص میری اس بات پر یقین نہ کرے تو اس کتاب عوارف کو رجوع کرے وہاں خوارق عادات اور کرامات کے بعد مذکور ہے کہ یہ تمام خرق عادات اور کرامات اللہ جل سلطانہ کی دی گئی چیزیں ہیں۔ کئی بار ایسا ہے کہ ایک قوم کو کشف والا بناتا ہے اور یہ دولت انہیں دیتا ہے۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ان قوم کے علاوہ ایک شخص ایسا ہوتا ہے اس طائفہ سے جو مرتبہ میں ان سے بہت اعلیٰ ہوتا ہے کہ اس کو ان خرق عادات اور کرامات میں سے کچھ نہیں دیا گیا ہو۔ کیونکہ یہ تمام کرامات اس کی یقین کو مضبوط بنانے کے لئے دی جاتی ہیں اور جس کو خالص یقین دیا گیا ہو اس کو ان کرامات کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ تمام کرامات ذکر ذات سے کمتر ہیں اور ذکر سے جو دل میں جوھر کی صورت اختیار کرے کمتر ہے۔

## ﴿مولانا احمد حسن سنبھلی صاحبؒ اور کشف و کرامت کا مقام﴾

سنبھلیؒ نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ھدیۃ الاحباب فی کرامات الاصحاب لیکن کتاب کرامات صحابہ کے نام سے مشہور ہوگئی ہے۔ اس کتاب کی ابتداء میں یوں سبب تالیف لکھتے ہیں۔

---اہل تحقیق کا اس امر پر اجماع ہے کہ کوئی ولی اگرچہ وہ اعلیٰ رتبے پر ہو کسی ادنی صحابی کے رتبے کو نہیں پہنچ سکتا اور یہ برکت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت



Scanned by CamScanner

کی وہ صحبت مبارکہ کہاں سے آوے جس سے اولیاء کو صحابہؓ کا درجہ حاصل ہو۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

مگر باوجود اس کے اس زمانے میں اکثر عوام کو دیکھا جاتا ہے کہ جس قدر اعتقاد ان کو پچھلے صلحا اور اولیاء کے ساتھ ہے اس کا نصف بھی صحابہ سے نہیں جہاں تک غور کیا گیا اس کی وجہ صرف یہ سمجھ میں آئی کہ ان لوگوں نے کمال کو کرامات وخوارق عادات میں منحصر سمجھ لیا ہے اور حضرات صحابہ کی کرامتیں کم سنی گئی ہیں اس وجہ سے ان حضرات کو اس درجہ کا صاحب کمال نہ سمجھا کہ جس درجہ کے کہ وہ حضرات باکمال تھے۔ اسی لئے اعتقاد میں بھی کمی ہوئی ہر چند کہ محققین صوفیہ کی تصریح سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ کمال حقیقی اور چیز ہے کشف و کرامت کی اس کے روبرو کچھ حقیقت نہیں اور وہ چیز استقامت علی الدین ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ اور صحابہ کا شریعت ظاہرہ اور طریقہ باطنہ اور احوال رفیعہ میں مستقیم ہونا کس کو معلوم نہیں۔ اور اس مضمون کو تحقیق اور تفصیل کے ساتھ حضرت مجدد الامۃ مصلح الملۃ علامہ زمان قطب دوران مولانا حافظ حاجی شاہ قاری اشرف علی صاحب نے کرامات امدادیہ میں اچھی طرح ادا فرمایا ہے۔ اس جگہ مختصر عرض کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں اصل مقصود نقل کرامات صحابہ ہے اور بس اور استقامت کو کرامات معنویہ کہتے ہیں۔ فی الواقع حقیقی اور مقصود کرامت یہی ہے۔

کرامات صحابہؓ ص ۷۔۸

قارئین کرام! سنبھلی کی نوشتہ عبارت کو بار بار پڑھ کر فکر کیجئے اور خصوصا خط کشیدہ عبارت میں صوفیائے کرام کی تصریح کا ذکر ہے کہ کمال حقیقی اور چیز ہے جس کے سامنے کشف و کرامت کی کچھ حقیقت نہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ ادنیٰ درجہ کے لوگوں اور عوام کا مدنظر کرامت ہوتی ہے وہ حقیقی چیز کو نہیں دیکھتے اور نہ اس سے قانع ہوتے ہیں۔ جو استقامت فی





الدین ہے۔

## سنبھلی صاحبؒ اور ایک واقعہ

آپ لکھتے ہیں: چنانچہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ کی خدمت میں ایک شخص دس سال رہا اور دس سال کے بعد عرض کیا کہ حضرت میں نے آپ سے کسی کرامت کا صدور نہیں دیکھا۔ حضرت جنید قدس سرہ نے جوش میں آکر فرمایا کہ اس مدت میں مجھ سے کوئی گناہ بھی دیکھا! عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوگی۔ (اور پھر لکھتے ہیں) یہ تھے اہل علم و راہل تصوف اور اہل تحقیق کہ بالکل قرآن مجید کے مطابق جواب ارشاد فرمایا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی بے شبہ بڑی کرامت وعظمت والا تم میں اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ معلوم ہوا کہ مدار تقرب فقط تقویٰ ہے لاغیر۔

کرامات صحابہؓ ص ۸۔۹

### مولانا ظفر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں

عنوان یوں قائم کیا ہے۔ کشف و کرامات مقصود نہیں

---مگر یہ کشف و کرامات نہ فقہ کا مقصود ہیں نہ تصوف کا، نہ ان پر دین کا کمال موقوف ہے نہ علم دین کا بلکہ بعض پوشیدہ یا آئندہ سے پیش آنے والی باتیں معلوم ہو جانا یا عجیب وغریب واقعات کا پیش آجانا تو کمال دین کی دلیل بھی نہیں، کیونکہ اس قسم کی چیزیں تو مشق کرنے سے بعض اوقات ایسے لوگوں کو بھی پیش آجاتی ہیں جو دین کے پابند نہ ہو، مسمریزم اور جادو کرنے والوں کی شعبدہ بازیاں بھی دیکھنے میں تو عجیب وغریب ہی ہوتی ہیں، مگر ان کے لئے مسلمان ہونا بھی شرط نہیں۔ خلاصہ یہ کہ کشف و کرامات شعبدہ بازی نہیں ہوتی بلکہ محض اللہ جل شانہ کا عطیہ ہے جو وہ اپنے کسی نیک بندے کو بعض حالات میں دے دیتا ہے۔ مگر یہ



Scanned by CamScanner

تصوف کا مقصود نہیں اور دین کا کوئی کمال اس پر موقوف نہیں۔۔۔ بالفرض جسے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بغیر ہی اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح نصیب ہو جائے اور زندگی بھر ایک بار بھی سچا خواب نظر نہ آئے۔ نہ کسی کشف و کرامت کا ظہور ہو اس کے بھی ولی اللہ اور مؤمن کامل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جس سے کشف و کرامت کا ظہور ہوتا ہو وہ اس کے مقابلہ میں زیادہ کامل و افضل ہو۔ مدار کمال و افضلیت تو صرف اور صرف تقویٰ پر ہے۔ جس میں زیادہ تقویٰ ہے وہی زیادہ افضل اور اللہ عزوجل کا زیادہ مقرب ہے۔ قرآن مجید کا فیصلہ ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

حجرات ۱۳

اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

مقدمہ امداد الاحکام ص ۴۹، ۵۰ ج ۱

## ولایت کے لئے ظہور کرامت علامت نہیں ہے

عوام خاص نیک لوگ ان کو خیال کرتے ہیں جن سے کوئی خرق عادت فعل ظہور پزیر ہو گیا ہو اور ان لوگوں کو اولیاء اللہ سمجھتے ہیں جنکی قبریں پختہ بنائی گئی ہیں ان پر گنبدیں اور قبے بنائے گئے ہیں جس پر میں بعد میں ان شاء اللہ تفصیل کروں گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ولی اللہ بننے کے لئے ظہور کرامت نہ علامت ہے اور نہ شرط ہے۔ ہاں ولایت کے لئے ایمان و تقوی شرط کے دو ارکان ہیں۔

مولانا عبد الماجد دریابادیؒ لکھتے ہیں

آپ سورۂ یونس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابھی ابھی ذکر اولیاء اللہ کا آچکا ہے اب ان کی پہچان بھی بتادی۔ وہ کیا ہے۔ وہ صرف ایمان اور تقوی۔ آیت کو مکرر پڑھ کر غور کر لیا جائے۔ ولایت کی علامتیں کیا ارشاد ہو رہی ہیں۔ نہ عوام کو خوش کرنے والی کرامتیں نہ عامۃ الناس کو





حیرت میں ڈال دینے والے خوارق بلکہ صرف ایمان اور تقویٰ۔

تفسیر ماجدی ص ۴۴۶ ج ۱۔

## مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں

دریابادیؒ کے پیر و مرشد تھانویؒ سورۂ یونس کی تفسیر میں مسائل السلوک کے تحت یوں لکھتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ سورۂ انفال میں آیت ان اولیاء ہ الا المتقون کے تحت میں جو لکھا گیا ہے۔ اس کو دیکھ لو۔ اور ولایت کا ایمان و تقوی پر مبنی کرنا اسکی دلیل ہے کہ ولایت کے لئے یہ شرط نہیں کہ اس کے ہاتھ پر کوئی کرامت بھی صادر ہوا کرے۔

بیان القرآن ص ۴۳۹ ج ۱ کراچی

## اور سورۂ انفال میں مسائل السلوک میں یوں لکھتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ وما کانوا اولیاء ہ ان اولیاء ہ الا المتقون۔ بعض کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف ضمیر راجع ہے۔ پس تقوی کا شرط ولایت ہونا منصوص ہے اور دوسری آیت سورۂ یونس کی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم۔ بلا دوسرے احتمال کے اس میں نص ہے آج کل تارکین شریعت کو ولی سمجھا جاتا ہے۔ انا للہ۔

بیان القرآن ص ۳۷۳ ج ۱۔

قارئین کرام پیر و مرشد اور مرید و تلمیذ رشید دونوں نے نہایت اختصار سے بیان کیا کہ ولایت کے لئے کرامت کا صادر ہونا شرط نہیں بلکہ وہ صرف ایمان اور تقویٰ ہے جو منصوص ہیں اور احتمال غیر بھی نہیں۔

## قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں

فائدہ: ولیس علامۃ الاولیاء ما زعمت العوام من خرق العادات ولا العلم



Scanned by CamScanner

بالمغيبات فانها لا توجد فی کثیر من اولیاء الله. و قد توجد فی غیرهم علی سبیل الاستدراج و کونه فی بعضهم نادراً لا یستلزم کون ذلك علامة للولایة کیف و قد قال الله تعالیٰ لنبیه صلی الله علیه وسلم قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی و قال قل لو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر و ما مسنی السوء. و قال قل انما الآیات عند الله و نحو ذلك.

و قد قالت الصوفیة العلیة الکرامة حیض الرجال لا بداستتارها و لا مزیة لاحد علی احد بها و من ثم ندم بعض الرجال عن کثرة ظهور خرق العادات بایدیهم

و الله اعلم.

التفسیر المظهری ص ۵/۴۱۔

فائدہ۔ اولیاء اللہ کی علامت نہ خرق عادات ہے اور نہ پوشیدہ اشیاء پر علم ہے جیسا کہ عوام الناس کا خیال ہے سو یہ تو بہت سے اولیاء اللہ میں نہیں پایا جاتا اور اولیاء اللہ کے علاوہ دیگر لوگوں میں بطریقہ استدراج کبھی پایا جاتا ہے۔ اور بعضوں میں اس خرق عادات وغیرہ کا نادر طور پر ہونا اس کو مستلزم نہیں کہ یہ ولایت کی علامت ہے۔ یہ کیسا ہوسکتا ہے اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا ہے کہ آپ اعلان کیجئے کہ بے شک میں آپ جیسا بشر ہوں (میں از خود کچھ نہیں جانتا ہوں) مجھے وحی کی جاتی ہے۔ اور ارشاد کیا ہے کہ اعلان کیجئے کہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں ضرور بہت بہت ساری بھلائیاں اکٹھی کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔ اور فرمایا ہے کہ اعلان کیجئے کہ بے شک معجزات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور اسی طرح اور بھی آیات ہیں۔ اور بے شک صوفیاء کرام کہتے ہیں کہ کرامت مردوں کا حیض ہے اس کا پوشیدہ رکھنا ضروری ہے اور اس کی وجہ سے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور اسی وجہ سے بعض آدمی ان بہت سے خرق عادات سے جو ان کے ہاتھوں سے ظاہر ہوتے پشیمان ہو چکے تھے واللہ اعلم۔





قارئین کرام اگر ظہور خرق عادات علامت کرامات ہوتی تو اسکی کثرت تو خوشی کا باعث ہوتا اس پر ندامت نہ ہوتی لیکن اصل بات یہ ہے کہ ظہور خرق عادات نہ از شرائط ولایت ہیں اور نہ از ارکان ولایت۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ لکھتے ہیں

ظهور خوارق نه از ارکانِ ولایت است و نه از شرائط آن اما کثرت ظهور خوارق بر افضلیت دلالت ندارد و تفاضل آنجا با اعتبارِ درجات قرب الٰهیست جل سلطانه. تو اند بود که از ولی اقرب ظهور خوارق اقل باشد و از ابعد اکثر خوارقے که از بعضے اولیاء این امت بظهور آمده از اصحاب کرام رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین عشر عشیر آن بظهور نیا مده بآنکه افضل اولیاء بمرتبهٔ ادنائے صحابی نرسد. نظر بر ظهور خوارق از کوته نظر یست و دلیل است بر قصور استعداد تقلیدی.

مکتوبات امام ربانی ص ۱۰۸ حصہ دوم۔

خوارق عادات کا ظاہر ہونا نہ ارکان ولایت سے ہیں اور نہ اس کی شرائط میں سے ہیں اور خرق عادات کا کثرت سے ظاہر ہونا افضلیت پر دلالت نہیں کرتا۔ اس مقام میں ایک دوسرے پر فضیلت قرب خداوندی کے درجات کی اعتبار سے ہے۔ ہوسکتا ہے کہ نزدیک تر ولی اللہ سے خوارق عادات بہت کم ظاہر ہوئے ہوں اور ولی بعید تر سے بہت سے ظاہر ہوئے ہوں۔ اس امت کی بعض اولیاء کرام سے جو خوارق عادات ظاہر ہو چکے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ان کا عشر عشیر بھی صادر نہیں اس کے باوجود کہ امت کا افضل ترین ولی اللہ ایک ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ خوارق عادات کے ظاہر



Scanned by CamScanner

ہونے پر نظر رکھنا کوتاہی کی وجہ سے ہے اور یہ استعداد تقلیدی کے قصور کی دلیل ہے اسی طرح حصہ ہفتم میں یوں لکھتے ہیں۔

ومن از حضرت خواجة خود قدس سره شنیده ام که مے فرمودند که شیخ محی الدین ابن العربی نوشته است که بعضے اولیاء کرام که کرامات و خوارق از یشان بسیار بظهور آمده است در آخر نفس از ظهور این کرامات نادم بودند و تمنی مے کردند کے کاش این همه کرامات از ما بظهور نمے آمد. و اگر تفاضل باعتبار کثرت ظهور خوارق بود نے ندامت بر آن ظهور معنی نداشتے.

مکتوبات امام ربانی ص ۹۱ حصہ ہفتم۔

## شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں

امام ابن تیمیہؒ نے الفرقان میں تقریباً چودہ معجزے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کئے ہیں اور تقریباً چالیس کرامات صحابہ کرام اور تابعین عظام کے ذکر کئے ہیں اور پھر یوں لکھتے ہیں۔

واما ما نعرفه نحن عیانا و نعرفه فی هذا الزمان فکثیر و مما ینبغی ان یعرف ان الکرامات قد تکون بحسب حاجة الرجل فاذا احتاج الیها الضعیف الایمان او المحتاج اتاه منها ما یقوی ایمانه و یسد حاجته . و یکون من هو اکمل ولایة لله منه مستغنیا عن ذلك فلا یأتیه مثل ذلك لعلو درجته و غناه عنها لا لنقص ولایته و لهذا کانت هذه الامور فی التابعین اکثر منها فی الصحابة بخلاف ما یجری علی یدیه الخوارق لهدی الخلق و لحاجتهم فهؤلاء اعظم درجة.

الفرقان ص ۱۴۹

الحاصل۔ اور وہ کرامات جو ہم اس زمانے میں دیکھتے اور جانتے ہیں بہت سی ہیں اور یہ





کرامات آدمی کی ضرورت کے مطابق ہوتی ہیں ضعیف الایمان اور حاجت مند کو اتنی کرامات دی جاتی ہیں جس سے وہ قوی الایمان بن جاتا ہے اور جو اکمل الایمان ہوتا ہے وہ اپنی علو درجہ کی وجہ سے اس سے مستغنی ہوتا ہے نہ کہ ولایت میں نقصان کی وجہ سے اور یہی وجہ ہے کہ حضرات تابعین میں یہ کرامات صحابہ کرام سے بہت زیادہ تھی۔ ہاں جن کے ہاتھوں سے اللہ مخلوق کو ہدایت نصیب کر دیتا ہے اور ان سے خرق عادت امور صادر کرتا ہے سو یہ لوگ بلند درجات کے مالک ہیں۔

## شیخ احمد رومیؒ لکھتے ہیں

اور وہ کرامت جس کے معنی امر خارق کا ظاہر ہونا ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ وہ مردوں کا حیض ہے اور جس شخص کو (استقامت فی الدین نصیب ہو کر) یہ بات حاصل نہ ہو وہ اس شخص سے جس کو حاصل ہے مرتبہ میں کم نہیں ہوتا بلکہ وہ اس سے افضل اور اعلیٰ ہوتا ہے کیونکہ ایسے عجائبات کی طرف وہی توجہ کرتا ہے جو ایمان کا کمزور ہے اور جب اس کو یہ حالت حاصل ہو جاتی ہے تو اس کا یقین قوی ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ کامل الایمان ہیں وہ چونکہ ان چیزوں سے مستغنیٰ ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اس جانب متوجہ نہیں ہوتے یہی وجہ ہے کہ بہ نسبت صحابہ رضی اللہ عنھم کے تابعین میں خوارق زیادہ پائے جاتے تھے۔

مجالس الابرار ص ۵۹، ۶۰ مترجم مولانا مفتی محمد کفایت اللہؒ۔

## الامام المحدث ابو عبد اللہ محمد بن درویش الحوت البیروتیؒ لکھتے ہیں

ثم اعلم ان تطلب الکرامة والسعی فی حصولها بملازمة الذکر والمراقبة امر غیر مرضی لان المتعبد لا ینبغی له ذلك و انما یطلب منه قصدو جه الله تعالیٰ لان التعرض للکرامة غرور و فتنة بل الکمل من الاولیاء یسئلون الله سترها عن الخلق لانه ربما کان ظهورها فتنة لهم. و قد ظهر بعد عصر الصحابة علی ید



Scanned by CamScanner

کثیر من الاولیاء کرامات لم تظهر علی ایدی اجلاء الصحابة رضی الله عنهم و اجاب عن ذلك العلماء بان الصحابة كانوا على قدم عال من اليقين فلا يحتاجون لما يقوى به ايمانهم بخلاف من بعدهم.

اسنی المطالب ص ۶۱۱.

پھر سمجھ لو کہ ہمہ اوقات ذکر اور مراقبہ کے ذریعے کرامت کا طلب کرنا اور اس کے حاصل کرنے میں کوشش کرنا غیر پسندیدہ کام ہے کیونکہ عبادت کرنے والے کو یہ مناسب نہیں ہے اور بے شک اس بندہ سے رضائے الٰہی طلب کی جاتی ہے۔ کیونکہ کرامت کو تعرض کرنا غرور اور فتنہ ہے۔ بلکہ اکمل ترین اولیاء اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ کرامات مخلوق سے پوشیدہ رہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات یہ ظہور کرامت ان کے لئے فتنہ ہوتا ہے۔ اور زمانہ صحابہ کے بعد بہت سے لوگوں کے ہاتھوں اتنی کرامات صادر ہوگئی ہیں کہ اتنی کرامات بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے صادر نہیں ہوئی ہیں۔ علماء کرام نے اس سے یہ جواب دیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین یقین کے بلند مرتبے پر فائز و گامزن تھے سو وہ اس چیز کے محتاج نہیں تھے جس پر ان کا ایمان قوی بن جاتا۔ ہاں بعد والے لوگوں کا حال اس سے خلاف ہے۔

قارئین کرام بعد والے لوگوں کے ایمان و یقین کو قوی بنانے کے لئے ان سے کرامات صادر ہوئی ہیں اور جن کا ایمان قوی تر تھا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔ اولئك كتب فى قلوبهم الايمان تو ان سے صدور کرامت کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔

قارئین کرام علامہ بیرونیؒ طلب کرامت کو غیر پسندیدہ عمل اور کرامت کو تعرض غرور و فتنہ کہتے ہیں جس پر مجھے بعد میں عنوان "تلاعب الشيطان ببعض الانسان" تفصیل کرنا ہے اصل چیز استقامت فی الدین ہے۔ یہ چیزیں کبھی غیر متشرع آدمی سے صادر ہوتی ہیں۔ اور اس کا





تستر و پوشیدگی بہتر ہے۔ اور اظہار غیر ممدوح ہے الا احیانا جب متبین کا اصلاح مدنظر ہو۔

## مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں

خورق کا ہونا ولایت کے لئے ضروری نہیں۔ بعض صحابہؓ سے عمر بھر میں ایک خرق عادت بھی واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ سب اولیاء سے افضل ہیں۔ فضیلت کا دارومدار قرب الٰہی و اخلاص عبادت پر ہے۔ خوارق اکثر جوگیوں سے بھی واقع ہوتے ہیں۔ یہ ثمرہ ریاضت کا ہے۔ خرق عادت کا رتبہ ذکر قلبی سے بھی کم ہے صاحب عوارف (شہاب الدین سھروردیؒ) نے غیر اہل خوارق کو اہل خوارق سے افضل کہا ہے۔ عارفین کی بڑی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم ہوں اور بڑا کشف یہ ہے کہ طالبان حق کی استعداد معلوم کر کے اس کے موافق ان کی تربیت کریں۔ شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ بعضے اہل کرامت نے مرنے کے وقت تمنا کی ہے کہ کاش ہم سے کرامتیں ظاہر نہ ہوتیں۔ رہا یہ شبہ کہ پھر اولیاء کا اولیاء ہونا کس طرح معلوم ہو۔ سو اول تو ولایت ایک امر خفی ہے اس کے معلوم ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ہم ان سے مستفید ہوں تو ان کی صحبت و تعلیم سے شرف حاصل کرو جب اپنی حالت روز بروز متغیر پاؤ گے خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ یہ شخص صاحب تاثیر ہے۔

تعلیم الدین ص ۱۰۹

## شیخ احمد رومیؒ لکھتے ہیں

رہی وہ کرامت جو خلاف عادت امور ظاہر ہونے کے معنی میں ہے تو محققین اولیاء اللہ کے نزدیک وہ بالکل قابل اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کرامت کفار اور دوسرے ریاضت کرنے والے لوگوں سے بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ باوجود یہ کہ ان کا عمل اور عقیدہ دونوں فاسد ہوتے ہیں۔



Scanned by CamScanner

مجالس الابرار ص ۵۲۔ ترجمہ مفتی محمد کفایت اللہ

شیخ عبدالحق محدث دھلویؒ لکھتے ہیں

وجود کرامت شرط ولایت نیست ولی باشد کہ ازوے ہر گز کرامتی ظاہر نہ گردد۔

تکمیل الایمان ص ۱۷۸

اور عقائد اسلام میں یوں لکھتے ہیں

اولیاء کرامت کے ظاہر کرنے میں اللہ کے محتاج ہیں جس طرح انبیاء علیہم السلام معجزات کے ظاہر کرنے میں جناب باری کے محتاج ہیں۔ جب حکم الٰہی ہوتا ہے ظاہر کرتے ہیں آپ سے جس وقت چاہیں نہیں ظاہر کر سکتے اسی وجہ سے کرامت کے ظاہر ہونے پر ولایت کا دارومدار نہیں۔ کیونکہ ہزارہا اولیاء اللہ ایسے ہیں کہ ان سے کبھی کرامت ظاہر نہیں ہوئی بلکہ بعض کرامت کے ظہور سے دور بھاگتے ہیں اور یہ ان کے جناب باری تعالیٰ سے اسرار ہیں ان کو وہی خوب جانتے ہیں۔

عقائد الاسلام ص ۱۵۴

حضرت علی ہجویریؒ لکھتے ہیں

آپ مندرجہ ذیل عنوان قائم کر کے پھر یوں لکھتے ہیں

(معجزات اور کرامات کے درمیان فرق کی بحث) جبکہ یہ بات صحیح ہے کہ جھوٹے سے معجزہ اور کرامت محال ہے تو لامحالہ کوئی فرق ظاہر ہونا چاہیے تاکہ اچھی طرح معلوم ظاہر ہو جائے۔ تو جاننا چاہیے کہ معجزات کی شرط اظہار ہے اور اولیاء کی کرامات کی شرط اخفا اور چھپانا ہے۔ اس لئے کہ معجزہ کا نتیجہ اور فائدہ دوسروں کو پہنچتا ہے کہ لوگ نبی کی صداقت پر یقین کر





کے ایمان لائیں۔ اور کرامت کا فائدہ خالص ولی یعنی صاحب کرامت کو پہنچتا ہے کیون کہ اس میں ولی کی عزت افزائی اور اس کی بزرگی کی نشانی ہے۔ اور ایک فرق یہ بھی ہے کہ صاحب معجزہ یعنی نبی اسے دور بھی کر سکتا ہے کہ صاحب معجزہ یقین رکھتا ہے کہ یہ خالص اعجاز ہے۔ اور ولی یقین نہیں کر سکتا کہ یہ کرامت ہے یا استدراج ہے۔ فافہم مترجم غفرلہ۔

کشف المحجوب ص ۲۹۸۔

قارئین کرام تفسیر ماجدی کی عبارت سے لے کر یہاں تک یہ بات نہایت واضح ہوگئی کہ ظہور خرق عادت اور یا اس کی کثرت افضلیت کی دلیل نہیں اور نہ شرط ولایت ہے بلکہ شبہ ہو سکتا ہے کہ استدراج نہ ہو ہاں امام ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ بخلاف ان خوارق کے جو لوگوں کی ھدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کسی کے ہاتھ سے صادر کرے وہ بڑے درجے کے لوگ ہیں۔ اور ہجویریؒ کے خط کشیدہ الفاظ ذھب سے لکھنے کے قابل ہیں۔ سوچیئے

## ﴿الکرامۃ حیض الرجال﴾

قارئین کرام آپ نے ابھی پڑھا ہوگا کہ ظہور خرق عادت نہ شرائط ولایت سے ہے اور نہ ارکان ولایت سے۔ اور اس کا طلب کرنا امر غیر مرضی ہے اور اس کو تعرض سبب غرور و فتنہ ہے۔ اور نہ اس کا صدور اختیاری ہے تو اسی وجہ سے صوفیاء کرام نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کرامت مردوں کا حیض ہے۔ اس کو پوشیدہ رکھنا ضروری ہے۔ قاضی ثنائے اللہ پانی پتیؒ کی عبارت گزر چکی ہے کہ

وقد قالت الصوفیۃ العلیۃ الکرامۃ حیض الرجال لا بد استتارھا ولا مزیۃ لاحد علی احد بھا۔

التفسیر المظھری ص ۴۱ ج ۵۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ لکھتے ہیں



Scanned by CamScanner

ولا یظهر لاحد من العوام الا ان یغلب علیه ظهوره لان من شرط الولایة کتمان الکرامات.

الغنیة ص ۱۶۳ ج ۲.

اور یہ خرق عادت عوام میں سے کسی کو ظاہر نہ کرے مگر یہ کہ اسکا ظاہر ہونا اس پر غالب ہو جائے کیونکہ ولایت کی شرط کرامات کا اخفاء اور پوشیدگی ہے۔

حضرت علی ترمذی پیر بابا لکھتے ہیں

الکرامة حیض الرجال وارد است.

تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۲۵

اور ایک مقام میں یوں لکھتے ہیں

لے فرزند اگرچہ اولیاء اللہ را کشف و کرامت باشد اما دعوی نہ باشد چہ ایشان مامور باختفاء اند چنانکہ از روایت تمہید معلوم شد

اے بیٹے اگرچہ اولیاء اللہ کے لئے کشف اور کرامت ہوتی ہے لیکن دعویٰ نہیں ہوتا اس لئے کہ یہ لوگ پوشیدگی کے مامور ہیں کہ یہ چیزیں مخفی رکھیں جیسا کہ تمہید کی روایت سے معلوم ہوا۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں

واما الکرامة فعندهم حیض الرجال.

مرقات ص ۳۰۴ ج ۱۔

اور جو کرامت ہے سو وہ تو ان کے نزدیک مردوں کا حیض ہے۔

قارئین کرام حیض ایسی بیماری ہے کہ عورت اس کی چھپانے کے لئے نہایت کوشش کرتی ہے





کپڑے باندھتی ہیں کرسف وغیرہ رکھتی ہیں وغرہ تا کہ کپڑوں کو بھی حیض کا خون نہ لگ جائے کہ لوگ اس کو دیکھ کر حیض سے خبردار ہو جائیں ہاں شوہر اس سے باخبر ہوتا ہے عورت حیض کو شوہر سے نہیں چھپا سکتی تو اسی طرح کرامت بھی ہے اس کو بھی چھپانا شرط ولایت ہے جیسا کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ کہتے ہیں

لان من شرط الولایة کتمان الکرامات جیسا کہ اب ذکر کیا گیا اور جیسا کہ سید علی ہجویریؒ لکھتے ہیں اور اولیاء کی کرامات کی شرط اخفا اور چھپانا ہے اور کرامت جیسا کہ اس کی اخفاء اور پوشیدگی ضروری اور شرط ہے تو اسی طرح یہ محل اذمائش اور فتنہ بھی ہے

علامہ ابو اسحاق ابراھیم موسی الشاطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

والکرامة کما انها خصوصیة کذلك هی فتنة و اختبار لینظر کیف تعملون.

الموافقات ص ۳۶۶

اور کرامت جیسا کہ یہ خصوصیت ہے تو اسی طرح یہ سب فتنہ اور آزمائش وامتحان بھی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ دیکھے کہ آپ کیسا عمل کرتے ہیں۔

اور پھر آگے ایک فصل یوں قائم کر کے لکھتے ہیں:

فصل کل خارقة تعرض علی احکام الشریعة.

ومن هنا یعلم ان کل خارقة حدثت او تحدث الی یوم القیامة فلا یصح ردها ولا قبولها الا بعد عرضها علی احکام الشریعة فان ساغت هناك فهی صحیحة مقبولة فری موضعها والا لم تقبل الا الخوارق الصادرة علی ایدی الانبیاء علیهم السلام فانه لا نظر فیها لاحد لانها واقعة علی الصحة قطعا فلا یمکن فیها غیر ذلك ولا جل هذا حکم ابراهیم علیه السلام فی ذبح ولده بمقتضیٰ رؤیاه و قال له ابنه یا ابت افعل ما تؤمر [ سورة الصافات ۱۰۲ ] و انما النظر فیما انخرق من العادات علی ید غیر المعصوم.



Scanned by CamScanner

الموافقات ص ۳۷۰.

فصل: ہر خرق عادت کو شریعت کے احکام پر پیش کیا جائے گا

اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو خرق عادت ظاہر پیدا ہو گیا ہو یا قیامت کے دن تک پیدا ہو جائے اس کا رد کرنا یا قبول کرنا صحیح نہیں مگر اس کے بعد کہ شریعت کے احکام پر پیش کیا جائے۔ پس اگر وہاں یہ پسندیدہ اور جائز ہو تو اپنی جگہ میں صحیح اور مقبول ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو قبول نہیں کیا جائے گا ہاں مگر جو خرق عادت امر حضرات انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں سے صادر ہو پس اس میں کسی کے لئے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ یقینی صحت کے ساتھ واقع ہے سو اس میں صحت کے علاوہ کوئی امکان نہیں ہے اور اسی وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے خواب میں اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی مقتضی پر ذبح کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے بیٹے نے آپ کو فرمایا کہ اے ابا جان کیجئے وہ جو کچھ آپ کو حکم کیا جاتا ہے۔ سورۂ صفت ۱۰۲۔ اور بے شک محل سوچ وہی خوارق عادات ہیں جو غیر معصوم کے ہاتھوں صادر ہو جائیں یعنی ہو سکتا ہے کہ صحیح ہوں جبکہ شرع کے موافق ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فتنہ و آزمائش ہو جبکہ شرع کے خلاف ہو۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

ویجوز ان یظن فی بعض الخوارق انها من کرامات اولیاء الله و تکون من الشیطان لبسها علیه لنقص درجته و لا یعرف انها من الشیطان و ان لم یخرج بذلك عن ولایة الله تعالیٰ فان الله سبحانه و تعالیٰ تجاوز لهذه الامة عن الخطأ والنسیان وما استکرهوا علیه.

الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان ص ۵۴، ۵۵

اور جائز ہے کہ بعض خوارق کے بارے میں یہ گمان کیا جائے گا کہ یہ اولیاء اللہ کے کرامات





ہوں گے اور ہوں گی وہ شیطان سے کہ شیطان نے اس کے درجہ کی کمی کی وجہ سے یہ اس پر خلط کیا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہ شیطان کی کرتب ہے اگرچہ اس سے وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے خارج نہیں ہوتا۔ پس بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس امت کی خطاء، نسیان اور جس کی ان پر اکراہ کی گئی ہو درگزر کیا ہے۔

بشرط یہ کہ اس کرتب شیطانی میں پھنس نہ گیا ہو ورنہ گمراہ ہو کر اولیاء الشیطان میں داخل ہو جائے گا اعاذنا اللہ منہ ومن اضلالہ آمین وصلی اللہ علیہ النبی الکریم ان شاء اللہ بعد میں کچھ واقعات ایسے درج کروں گا کہ شیطان نے بہت ایسے لوگوں کو بہکایا ہے۔

اور شیخ الاسلام ایک جگہ یوں لکھتے ہیں

و تجد کثیرا من هولاء عمدتهم فی اعتقاد کونه ولیالله انه قد صدر عنه مکاشفة فی بعض الامور او بعض التصرفات الخارقة للعادة مثل ان یشیر الی شخص فیموت او یطیر فی الهواء الی مکة او غیرها او یمشی علی الماء احیانا او یملاء ابریقا من الهواء او ینفق بعض الاوقات من الغیب او یختفی احیانا عن اعین الناس او ان بعض الناس استغاث به وهو غائب او میت فرآه قد جاء فقضی حاجته او یخبر الناس بما سرق لهم او بحال غائب لهم او مریض او نحو ذلك من الامور ولیس فی شئی من هذه الامور ما یدل علی ان صاحبها ولی الله. بل قد اتفق اولیاء الله علی ان الرجل لو طار فی الهواء او یمشی علی الماء لم یغتر به حتی ینظر متابعته لرسول الله صلی الله علیه وسلم و موافقته لامره و نهیه.

الفرقان ص ۶۹

اور آپ ان میں سے اعتقاد میں عمدہ لوگوں کو پائینگے کہ یہ ولی اللہ ہے اور اس سے بعض کاموں میں کشف کا صدور ہو چکا ہے اور یا بعض خرق عادت تصرفات کا صدور ہو چکا ہے



Scanned by CamScanner

مثلاً کسی شخص کو اشارہ کرے سو وہ مر جاتا ہے یا ہوا میں مکہ مکرمہ یا اور کسی جگہ کو اڑ کر جاتا ہے یا کبھی کبھی پانی پر چلتا ہے یا لوئے کو ہوا سے بھر دیتا ہے یا بعض اوقات غیب میں سے خرچ و انفاق کرتا ہے یا کبھی کبھی لوگوں کی آنکھوں سے غائب پوشیدہ ہوتا ہے۔ یا یہ کہ بعض لوگوں نے اس سے استغاثہ اور مدد مانگی اور یہ غائب یا مرا ہوا تھا سو اس نے دیکھا کہ یہ اس کے پاس آیا پس اس کی حاجت پوری کی یا یہ لوگوں کو ان کی چوری شدہ مال کی اطلاع دیتا ہے یا ان کو انکی غائب کے حال کا خبر دیتا ہے یا مریض کے حال کی خبر دیتا ہے یا اس کے مانند دیگر امور کی اور ان باتوں میں سے کوئی بات بھی ایسی نہیں ہے جو یہ دلالت کرے کہ یہ آدمی ولی اللہ ہے۔ بلکہ اولیاء اللہ تو سارے متفق ہیں اس پر کہ اگر کوئی آدمی ہوا میں اڑا یا پانی پر چلا تو اس پر دھوکہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و نواحی کی موافقت کو دیکھنا چاہیے۔

یعنی یہ افعال مذکورہ اس پر دلالت نہیں کرتے ہیں کہ یہ اس آدمی کی کرامات ہیں بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ شیطانی احوال ہوتے ہیں اور لوگ ان کو کرامات خیال کرتے ہیں جن کی تفصیل ان شاء اللہ العزیز میں بعد میں کرتا ہوں اس لئے ان امور کو نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ اس شخص کو دیکھئے کہ اس میں اتباع شریعت ہے یا نہیں اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و نواحی کی پیروی ہے یا نہیں اس لئے کہ معیار ولایت اتباع شریعت، ایمان کامل اور تقوی ہے یا امور نہیں ہیں۔

شیخ احمد رومی کہتے ہیں

لیکن یہ کشف وغیرہ اس بات کی دلیل نہیں کہ خدا تعالی اس ریاضت سے راضی ہے جس سے یہ کشف حاصل ہوا کیونکہ یہ بات یقینی طور پر معلوم ہے کہ خوارق عادات معجزہ اور کرامت ہی میں منحصر نہیں ہیں بلکہ بعض اوقات استدراج بھی ہوتا ہے پس جس وقت کہ یہ





ایسے شخص سے صادر ہوں جس کے عمل اور عقیدہ میں خلل ہو تو اس کو استدراج ہی کہیں گے۔ اس لیے کہ کرامت تو اسی کو کہتے ہیں کہ کوئی کام خلافِ عادت ایسے نیک بندے کے ہاتھ سے ظاہر ہو جس کی پرہیز گاری ظاہر ہو اور اس آخری قید سے استدراج خارج ہوتا ہے اس لئے کہ استدراج اس کو کہتے ہیں کہ کوئی امر خارق عادت اشقیاء کے ہاتھوں پر ظاہر ہو جائے جیسے کہ دجال اور فرعون۔ اور گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے جہلاء۔ اس لئے کہ پرہیز گاروں سے جیسے کہ خوارق ظاہر ہوتے ہیں ویسے ہی اشقیاء سے بھی ہوتے ہیں۔

پس جو ایسے شخص کے ہاتھ سے ظاہر ہو جو مطیع فرمان شرع ہے تو یہ اس کی عبادت میں زیادہ کوشش کرنے کا سبب سمجھا جائے گا اور جب کوئی ایسی بات اس شخص سے ظاہر ہو جو تابع شرع نہیں ہے تو وہ خدا سے اس کی دوری بڑھ جانے کا سبب ہو جائے گی اور شیطان اس کو ہمیشہ قوت دیتا رہے گا یہاں تک کہ حلال و حرام اور حدود و احکام کے انکار کی وجہ سے اس کو حلقہ اسلام سے نکال دے گا۔ اسی لئے حضرت ابو یزید بسطامیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص پانی پر چلتا ہو یا ہوا میں آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے لیکن پھر بھی تم جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ وہ امر و نہی اور پابندی شریعت میں کیسا ہے اس کے فریب میں نہ آ جانا۔

کسی نے ان سے کہا کہ فلاں شخص ایک رات میں مکہ معظمہ پہنچ جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ شیطان ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب پہنچ جاتا ہے حالانکہ وہ ملعون و مردود ہے۔ اس بناء پر ہر شخص کو جس سے کچھ بھی خوارق ظاہر ہوں خدا کا دوست اور ولی سمجھ لینا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح اس کا خدا کا دوست ہونا ممکن ہے اسی طرح دشمنِ خدا بھی ہونا ممکن ہے۔ اسی لئے کہ شاید وہ امر محض ریاضت یا شیطان کے فریب سے ہوا ہو کیونکہ بسا اوقات شیطان بعض امور کو اس طرح سے انسان کے سامنے پیش کرتا ہے کہ وہ فی الواقع ویسے نہیں ہوتے اور باطل چیزیں حق کی صورت میں دکھاتا ہے۔



Scanned by CamScanner

## ﴿اللہ کے دوست اور دشمن﴾

بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جن کے پاس کوئی شخص آتا ہے اور ان سے اس طرح باتیں کرتا ہے کہ وہ اس کو فرشتہ آسمانی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ جن اور شیاطین ہوتے ہیں۔ اسلام میں اس قسم کا سب سے پہلا شخص مختار بن ابی عبداللہ ثقفی ہوا ہے جس کی خبر خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں دی ہے اور اس طرح فرمایا ہے کہ عنقریب ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا۔

یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے یوں مروی ہے۔

عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی ثقیف مبیرا و کذابا

مسند احمد ص ۲۶ ج ۲، ترمذی ص ۴۵، ۲۳۱ ج ۲، مسلم ص ۳۱۲ ج ۲۔

کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے عرض کیا کہ مختار کا یہ خیال ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں۔ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ میں تمہیں بتادوں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر جھوٹے گنہگار پر نازل ہوتے ہیں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو بظاہر مسلمان کہلاتے ہیں حالانکہ فی الواقع ان کو اسلام سے کچھ واسطہ نہیں ایسے لوگ جیسا جیسا ان کا شیطان سے ربط اور جس قدر خدائے رحمٰن سے عداوت بڑھتی ہے ان کو ان شیطانی حالت میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اور مخلوق کے حق میں باعث فتنہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور بعضے ایسے ہیں کہ وہ اگرچہ اپنے معاملہ میں سچے ہیں اور عبادت اور مجاہدہ عملی بھی کرتے ہیں لیکن چونکہ وہ ایمان کی حقیقتوں سے کما حقہ واقف نہیں ہوتے اور نہ شیطانی اور رحمانی باتوں کی تمیز کر سکتے ہیں اس لئے شبہ میں پڑ کر شیطان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور ایسے کشف کا دعوے کرنے لگتے ہیں جو عقل اور





شرع دونوں کے خلاف ہوتا ہے۔ اور ایسی باتوں کا اپنے کشف سے ظاہر ہونا بیان کرتے ہیں جو عقل و شرع دونوں کے صریح مخالف ہوتی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو قصداً جھوٹ نہیں بولتے لیکن چونکہ ان کو وہ چیزیں نظر آتی ہیں جو خارج میں نادر الوجود ہوتی ہیں اس لئے وہ ان کو صلحاء کی کرامت خیال کر بیٹھتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ شیاطین کے فریب ہیں کیونکہ ایسے لوگ بہت ہیں جو اپنے آپ کو خدا کا دوست اور ولی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ خدا کے دوست نہیں ہوتے بلکہ وہ شیطان کے دوست ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ کے دوست اور ولی وہی ہیں جن کی تعریف خداوند عالم نے قرآن شریف میں کی ہے اور فرمایا ہے کہ خبردار رہو کہ اللہ کے دوستوں کو نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ کسی طرح کا غم جن کی شان یہ ہے کہ وہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس سے ڈرتے ہیں۔ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے دوست وہی لوگ ہیں جو اس سے ڈرتے ہیں۔ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ اس کے دوست وہی لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں اور ظاہر میں ان کے لئے مباح چیزوں میں سے کوئی خاص چیز معین نہیں ہے جس سے وہ اوروں سے ممتاز ہوں نہ یہ کہ دو مختلف مباح لباسوں میں سے ایک کو اپنے لئے خاص کرلیں۔ بلکہ یہ لوگ امت محمدی کے ہر گروہ میں پائے جاتے ہیں بشرطیکہ بدعتی اور بدکار نہ ہوں اور ولی کے لئے یہ شرط بھی نہیں کہ وہ معصوم ہو کہ نہ اس سے غلطی ہو اور نہ خطا کرے اور اسی لئے اس کو یہ جائز نہیں کہ جو خطرہ دل میں گزرے یا جو بات اس کو اپنے خیال کے مطابق الہام یا خطاب الٰہی سے معلوم ہو اس پر بھروسہ کر بیٹھے بلکہ اس پر واجب ہے کہ اس قسم کی باتوں کو احکام شریعت سے جانچے اگر ان کے مطابق ہوں تو قبول کرے اور مخالف ہوں تو ہرگز قبول نہ کرے لیکن اگر موافقت یا مخالفت کا پتہ نہ چلے تو توقف کرے۔

مجالس الابرار ص ۵۳۔۔۔۵۵



Scanned by CamScanner

قارئین کرام بات دور تک چلی گئی جس پر میں ان شاء اللہ بعد میں تفصیل کروں گا اب مجھے با یزید بسطامیؒ کے بیان کو نقل کرنا تھا جو انہوں نے لوگوں کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

علامہ شاطبی غرناطیؒ لکھتے ہیں:

وقال: لو نظر تم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یرتقی فی الهواء فلا تغتروا به حتی تنظروا کیف تجدونه عند الامر والنهی و حفظ الحدود و آداب الشریعة.

الاعتصام ص ۹٤ ج ۱.

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ یوں لکھتے ہیں:

اور شیخ ابو یزید بسطامیؒ جو مشائخ میں سلطان العارفین کے لقب کے ساتھ ملقب ہیں فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ اسے قسم قسم کی کرامتیں دی گئی ہیں حتی کہ وہ ہوا میں اڑتا اور پانی پر چلتا ہے تو تم اس سے دھوکہ مت کھاؤ تاوقتیکہ اس کو اس چیز میں نہ دیکھ لو کہ وہ امر و نہی اور حدود شریعت کی حفاظت اور احکام شریعت کی ادائیگی میں کیسا ہے۔

البلاغ المبین مترجم ۲۲۲

حضرت پیر بابا سید علی ترمذیؒ یوں لکھتے ہیں:

و درین باب کلامی مشهوراست اذا رأیت من یطیر فی الهواء او یمشی علی الماء او یرکب علی الاسد فاعرض اقواله و افعاله علی الشریعة فان یوافق فهو کرامة مع الاحتمال وان خالف فهو مکر.

تذکرالابرار والاشرار ص ۶۷

پیر بابا رحمہ اللہ نے تو بسطامیؒ کے کلام سے یہ اضافہ بھی کیا کہ یہ باحتمال کرامت ہے یقینی نہیں ہے۔





علامہ ابن کثیر الحافظ الدمشقیؒ لکھتے ہیں

حافظ صاحب نے یہ قول لیث بن سعد اور امام شافعی رحمہما اللہ سے یوں ذکر کیا ہے۔

و قد قال یونس بن عبد الاعلی الصدفی قلت للشافعی کان اللیث بن سعد یقول اذا رایتم الرجل یمشی علی الماء و یطیر فی الهواء فلا تغتروبه حتی تعرضوا امره علی الکتاب والسنة فقال الشافعی: قصر اللیث رحمه الله بل اذا رأیتم الرجل یمشی علی الماء و یطیر فی الهواء فلا تغتروا به حتی تعرضوا امره علی الکتاب و السنة.

ابن کثیر ص ۸۷ ج ۱۔

قارئین کرام اگرچہ امام لیث بن سعدؒ اور امام شافعیؒ دونوں کے بیان میں کچھ فرق نہیں۔ لیکن میرا مقصد صرف یہ ہے کہ یہ دونوں ائمہ اور دیگر ذکر شدہ علماء کرام نے حضرت بایزید بسطامیؒ کی قول کو نقل کیا ہے کہ وہ ان خوارق عادات کو کچھ اعتبار نہیں دیتے اور جب کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں شخص ایک رات میں مکہ مکرمہ پہنچ جاتا ہے تو آپ نے فرمایا ہے کہ شیطان ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب کو پہنچ جاتا ہے حالانکہ وہ معلون ہے ہوسکتا ہے کہ یہ امر خارق ریاضت کی وجہ سے ہو یا شیطان کے فریب سے ہو اور شیخ احمد رومیؒ نے اس کے لئے مثالیں دی ہیں جیسا کہ دجال یا فرعون یا مختار ثقفی وغیرہ اور بعض لوگ جو خود اگرچہ سچے مسلمان ہوتے ہیں لیکن ان خوارق عادات اور شیطانی احوال میں فرق نہیں کر سکتے ہیں اور شیطان کے جال اور فریب میں نادانستہ پھنس جاتے ہیں۔ جس پر میں بعد میں ان شاء اللہ العزیز تفصیل کروں گا اب نقد لیجئے شیخ احمد رومیؒ کے ایک دو حوالے۔

شیخ احمد رومیؒ لکھتے ہیں:

آپ اس پر نہایت تفصیل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔۔۔ ان لوگوں کے سوا جن کا ذکر ہوا



Scanned by CamScanner

ایک اور شخص تھا جس کو اس کا مددگار شیطان شب عرفہ کو عرفات پہنچا دیتا تھا لیکن وہ حج شرعی جس کا حکم خدا اور رسول نے دیا ہے ادا نہ کرتا تھا کیونکہ نہ تو وہ میقات سے احرام باندھتا تھا نہ لبیک کہتا تھا اور نہ مزدلفہ میں ٹھہرتا تھا نہ بیت اللہ کا طواف کرتا تھا اور نہ مابین صفا و مروہ دوڑتا تھا نہ رمی جمار کرتا تھا بلکہ تھوڑا سا توقف کر کے اسی رات کو واپس آ جاتا تھا اس کی حالت بعینہ ایسی تھی جیسے کوئی شخص جمعہ میں تو حاضر ہو لیکن بلا وضو نماز پڑھے۔

## ﴿شیطان کے گمراہ کرنے کا ایک طریقہ﴾

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو مخلوق سے فریاد کرتے ہیں خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ مسلمان ہو یا کافر اس سے شیطان کو موقع ملتا ہے۔ اور وہ اس شخص کی صورت بن کر آتا ہے اور مستغیث کی ضرورت پوری کر دیتا ہے۔ جاہل مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ وہی ہے جس سے فریاد کی تھی حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں ہے بلکہ وہ شیطان ہے جو حتی الامکان گمراہ کرنے کی کوشش میں تو لگا ہی رہتا ہے اب اس نے موقع پا کر گمراہ کر دیا کیونکہ جب وہ انسان کی اس کے مقصد میں مدد کرتا ہے تو نفع سے بدرجہا زیادہ نقصان پہنچاتا ہے کیونکہ جو شخص اس کی طرف منسوب ہو کر ایسے مانے ہوئے پیروں سے جن سے اس نے حسن اعتقاد کیا ہے فریاد کرتا ہے تو شیطان اس کے پاس اسی شیخ کی صورت میں آتا ہے کیونکہ شیطان بسا اوقات صلحاء کی صورت بن کر آ جاتا ہے مگر ہاں اس کی یہ مجال نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل بن سکے اب اگر وہ پیر جس سے فریاد کی تھی ذی علم ہے تو شیطان اس سے فریاد کرنے والے معتقدین کا حال بیان نہیں کرتا اور اگر جاہل ہے تو اس سے ان کے اقوال بیان کر دیتا ہے اور ان کو پیر کا پورا کلام سنا دیتا ہے جاہلوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ شیخ نے ہماری بات سن کر فوراً باوجود اس قدر فاصلہ کے جواب دیا ہے لیکن فی الواقع ایسا نہیں ہے بلکہ یہ سوال و جواب شیطان کے واسطہ سے ہوتا ہے۔





چنانچہ خود ان بعض مشائخ سے جن کو یہ معاملہ مکاشفہ اور مخاطبہ کے صورت میں پیش آیا مروی ہے کہ مجھ کو کبھی چمکتی ہوئی چیز مثل پانی یا شیشہ کے نظر آئی ہے اور جو باتیں مجھ سے دریافت کی جاتی ہیں وہ اس میں متنقش ہو جاتی ہیں اور میں لوگوں کو بتا دیتا ہوں اور اسی طرح فریادی کی بات مجھ تک پہنچ جاتی ہے اور میں جو جواب دیتا ہوں وہ ان کو پہنچ جاتا ہے۔

علی ھذا القیاس اسی قسم کے اور بہتیرے خوارق اکثر ان مشائخ کو حاصل ہو جاتے ہیں جو نہ قرآن و حدیث کا علم رکھتے ہیں نہ ان پر عمل کرتے ہیں۔ کیونکہ شیطان تو لوگوں سے بسا اوقات ایسے ہی تماشے کیا کرتا ہے۔ اور ان کو باطل چیزیں حق کے پیرایہ میں دکھایا کرتا ہے ۔لیکن جو شخص ایمان کی حقیقتوں سے واقف ہیں اور احکام دینی سے آگاہی رکھتے ہیں انہیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شیطان کا مکر ہے اور ایسی باتوں پر اعوذ باللہ کہتے ہیں اور جنہیں معرفت الٰہی اور یقین نہیں ہے وہ دھوکہ کھاتے اور ہلاک ہوتے ہیں۔

مجالس الابرار ص ۵۷، ۵۸

دوسرا حوالہ

اور یہی وجہ ہے کہ جب ان کی یہ حالت بہت ترقی کر جاتی ہے تو ان پر شیطان نازل ہوتا ہے اور کسی کے منہ سے بولتا ہے اور کسی کو ہوا میں معلق اٹھا لیتا ہے اور جہلاء اس کو اولیاء کی کرامت کہتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ محض شیطانی دھوکے ہیں۔ اسی لئے اگر اس وقت اس جگہ وہ آیتیں پڑھی جائیں جن سے شیطان بھاگتا ہے مثلاً آیۃ الکرسی وغیرہ تو شیطان بھاگ جاتا ہے اور وہ شخص گر پڑتا ہے چنانچہ چند لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا ہے۔ کیونکہ توحید شیطان کو بھگا دیتی ہے چنانچہ ایک شخص کا قصہ ہے کہ اسی طرح ہوا میں معلق ہو رہا تھا اتفاقیہ اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا کہنا تھا کہ فوراً گر پڑا۔



Scanned by CamScanner

## خوارق کے بارے میں اہل اللہ کا طریقہ

نظر بر آن خوارق سے چونکہ اکثر آدمی کا درجہ گر جاتا ہے اس لئے اکثر بزرگ اس سے بھاگتے ہیں اور اللہ سے اس طرح استغفار و توبہ کرتے ہیں جس طرح گناہوں سے توبہ و استغفار کی جاتی ہے اور اگر بعضوں کو ایسی حالت پیش آتی تھی تو دعا کرتے تھے کہ خداوند اس کو سلب کرلے اور تمام مشائخ اپنے مریدین سالکین کو اس طرف توجہ کرنے سے غایت درجہ نفرت دلاتے تھے کیونکہ جو سالک کشف اور کرامات کا طالب ہوتا ہے وہی شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے لہٰذا سالک کو لازم ہے کہ اس خواہش سے اپنے نفس کو روکے اس لئے کہ اس میں کوئی (بڑا) فائدہ نہیں ہے بلکہ اگر یہ حالت بلا خواہش ہو جب بھی استدراج کا اندیشہ ہے۔ اور اسی وجہ سے بعض بزرگوں نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر کسی سالک کا گزر کسی باغ میں ہوا اور اس باغ کے درختوں کے پرند فصیح زبان سے السلام علیک یا ولی اللہ کہیں اور وہ اس کو مکرنہ سمجھے تو بے شک وہ اس دھوکے میں آگیا اور اسکو خبر نہ ہوئی۔ بزرگوں کی یہ نفرت اس وقت ہے جبکہ وہ اس حالت کو کرامت جانتے ہوں چہ جائیکہ اس حالت کا شیطانی اثر ہونا یقینی طور سے معلوم ہو جائے لیکن بہتیرے لوگ یہ نہ سمجھ کر کہ وہ جن اور شیطان کی جانب سے ہے اس کو بزرگوں کی کرامتیں سمجھ کر فتنے میں پھنستے اور خسارہ اٹھاتے ہیں۔

مجالس الابرار ص ۵۹

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

ومن هولاء من يستغيث بمخلوق اما حي او ميت سواء كان ذلك المخلوق مسلما او نصرانيا او مشركا فيتصور الشيطان بصورة ذلك المستغاث به و يقضي بعض حاجة ذلك المستغيث فيظن انه ذلك الشخص او هو ملك تصور





على صورته و انما هو شيطان اضله لما اشرك بالله كما كانت الشياطين تدخل في الاصنام و تكلم المشركين و من هولاء من يتصور له الشيطان و يقول له: انا الخضر و ربما اخبره ببعض الامور و اعانه على بعض مطالبه كما قد جرى ذلك لغير واحد من المسلمين واليهود والنصارىٰ و كثير من الكفار بارض المشرق والمغرب يموت لهم الميت فيأتي الشيطان بعد موته على صورته وهم يعتقدون انه ذلك الميت و يقضي الديون و يردالو دائع و يفعل اشياء تتعلق بالميت و يدخل الى زوجته و يذهب و ربما يكونون قد احرقوا ميتهم بالنار كما تصنع كفار الهند فيظنون انه عاش بعد موته و من هولاء شيخ كان بمصر او صى خادمه فقال اذا انا مت فلا تدع احدا يغسلني فانا اجئ واغسل نفسي فلما مات رأى خادمه شخصا في صورته فاعتقد انه هو دخل و غسل نفسه فلما قضى ذلك الداخل غسله اي غسل الميت غاب و كان ذلك شيطانا و كان قد اضل الميت و قال انك بعد الموت تجئي فتغسل نفسك فلما مات جاء ايضا في صورته ليغوى الاحياء كما اغوى الميت قبل ذلك.

و منهم من يرى عرشا في الهواء و فوقه نور و يسمع من يخاطبه و يقول انا ربك فان كان من اهل المعرفة علم انه شيطان فزجره و استعاذ بالله منه فيزول و منهم من يرى اشخاصا في اليقظة يدعي احدهم انه نبي او صديق او شيخ من الصالحين و قد جرى هذا لغير واحد و هولاء منهم من يرى ذلك عند قبر الذى يزوره فيرى القبر قد انشق و خرج اليه صورة فيعتقدها الميت و انما هو جنى تصور بتلك الصورة و منهم من يرى فارسا قد خرج من قبره او دخل في قبره و يكون ذلك شيطانا و كل من قال انه راى نبيا بعين رأسه فما رأى الا خيالا.

ومنهم من يرى في منامه ان بعض الاكابر ا ما الصديق رضي الله عنه او غيره قد



Scanned by CamScanner

قص شعره او حلقه او البسه طاقيه او ثوبه فيصبح و على رأسه طاقية و شعره محلوق او مقصر و انما الجن قد حلقوا شعره او قصروه وهذه الاحوال الشيطانية تحصل لمن خرج عن الكتاب و السنة.

الفرقان بين اولياء الرحمن واولياء الشيطان ص ۱۵۴، ۱۵۶

الحاصل: اوران لوگوں سے بعض کسی مخلوق مردہ یا زندہ سے مدد مانگتے ہیں برابر ہے کہ مخلوق مسلمان ہو یا نصرانی یا مشرک ہو پس شیطان اس مددگار کی شکل اختیار کرتا ہے اور اس مدد مانگنے والے کی بعض حاجت براری کرتا ہے پس یہ پکارنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے پکارا تھا یا یہ خیال کرتا ہے کہ یہ فرشتہ نے اس کی شکل اختیار کر کے میری مدد کی اور حالانکہ یہ شیطان ہے کہ جب اس آدمی نے غیر اللہ کو پکار کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا تو اس کو گمراہ کیا جیسا کہ شیاطین بتوں میں داخل ہو جاتے تھے اور مشرکین کے ساتھ باتیں کرتے تھے اور شیطان ان لوگوں میں سے کسی کو متشکل ہو کر اس کو کہتا ہے کہ میں حضرت خضر علیہ السلام ہوں اور کبھی اس کو بعض چیزوں کی خبر دیتا ہے اور بعض مقاصد میں اس کی مدد کرتا ہے جیسا کہ یہ بات بہت سے مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ اور مشرق و مغرب میں بہت سے کافروں کے ساتھ پیش آئی ہے کہ ان کا آدمی مر جاتا ہے سو شیطان اس کے مرنے کے بعد اس کی شکل میں آتا ہے اور یہی لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ وہ مردہ آیا ہے اور وہ قرضیں ادا کرتا ہے اور امانتیں واپس کرتا ہے اور دیگر کام جو اس میت کے ساتھ متعلق تھے کرتا ہے اور اپنی بیوی کے پاس جا کر واپس ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات جیسا کہ ہندوستان کے کافروں کا طریقہ ہے کہ اپنے مردہ کو آگ پر جلاتے ہیں اور یہ معاملہ ان کو پیش آتا ہے پس وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ وہ مردہ مرنے کے بعد زندہ ہو کر آیا تھا۔ ان لوگوں میں سے مصر میں ایک شیخ تھا مرتے وقت اس نے اپنے خادم کو وصیت کی تھی کہ جب





میں مر جاؤں تو کسی کو مجھے غسل دینے کے لئے مت چھوڑو کیونکہ میں خود آ کر اپنے آپ کو غسل دونگا سو جب مر گیا تو خادم نے اس کی شکل میں ایک آدمی دیکھا سو یہ عقیدہ رکھا کہ یہ وہ میرا پیر ہے وہ مردہ خانہ داخل ہوا اور اپنے آپ کو غسل دیا پس جب اس داخل ہونے والے نے اس کا غسل پورا کیا یعنی مردہ کو نہلایا تو غائب ہو گیا اور یہ شیطان تھا جس نے اس مردہ کو گمراہ کیا تھا اور اسے کہا تھا کہ تم مرنے کے بعد آ کر خود اپنے آپ کو نہلاؤں گے سو جب مر گیا تو شیطان اس کی شکل میں اسی طرح آیا تا کہ زندوں کو گمراہ کرے جیسا کہ اس سے پہلے اس مردہ کو گمراہ کیا تھا اور بعض ان لوگوں میں سے ہوا میں تخت دیکھتا ہے کہ اس کے اوپر نور ہے اور اس پر ایک مخاطب سے سنتا ہے جو کہتا ہے کہ میں آپ کا پروردگار ہوں پس اگر یہ آدمی اہل علم سے ہو تو یہ سمجھتا ہے کہ یہ شیطان ہے پس اسے توبیخ دیتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتا ہے پس یہ حالت زائل ہو جاتی ہے۔ اور ان لوگوں میں سے بعض حالتِ بیداری میں کچھ لوگ دیکھتے ہیں کہ ان میں ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نبی ہوں یا صدیق اکبر ہوں یا صالحین میں سے ایک شیخ ہوں اور یہ ماجرا بہت سے لوگوں کو پیش آیا ہے۔ اور ان میں سے بعض لوگ قبر کے پاس جس کو یہ گیا ہے دیکھتا ہے کہ قبر پھٹ کر اس سے آدمی نکل آیا سو یہ آدمی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ وہ مردہ نکل آیا ہے اور حقیقت میں یہ بھوت جن ہے جس نے یہ صورت اختیار کی ہے اور ان میں سے بعض شہسوار اور کو دیکھتا ہے کہ اپنی قبر سے نکل آیا یا اپنی قبر میں داخل ہو گیا اور یہ شیطان ہوتا ہے اور جس نے بھی کہا کہ اس نے نبی کو اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا تو اس نے صرف خیال ہی کو دیکھا ہے۔ اور ان میں سے بعض اپنے خواب میں بعض اکابرین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ دیکھتا ہے کہ اس نے اس کے بال کاٹ دیئے ہیں یا اسے مونڈوائے ہیں یا اسے اپنی ٹوپی یا کپڑے پہنائے ہیں پس یہ صبح کرتا ہے وراس کے سر پر ٹوپی ہوتی ہے اور اس کے بال مونڈے یا کٹے ہوتے ہیں



Scanned by CamScanner

اور بے شک بھوت اس کے بال مونڈواتے ہیں یا اسے کاٹتے ہیں اور یہ شیطانی احوال ان کو حاصل ہوتے ہیں جو کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے خارج ہو اور اس سے پہلے یوں لکھتے ہیں۔

ومن هؤلاء من يأتيه الشيطان باطعمة و فواكه وحلوى وغير ذلك مما لا يكون في ذلك الموضع و منهم من يطير به الجنى الى مكة او بيت المقدس او غيرهما و منهم من يحمله عشية عرفة ثم يعيده من ليلته فلا يحج حجا شرعيا بل يذهب بثيابه ولا يحرم اذا حاذى الميقات ولا يلبى ولا يقف بمزدلفة ولا يطوف بالبيت ولا يسعى بين الصفا والمروة ولا يرمى الجمار بل يقف بعرفة بثيابه ثم يرجع من ليلته و هذا ليس بحج مشروع باتفاق المسلمين بل هو كمن ياتى الجمعة و يصلى بغير وضوء الى غير القبلة ومن هولاء المحمولين من حمل مرة الى عرفات و رجع فرأى فى النوم ملائكة يكتبون الحجاج فقال الا تكتبونى؟ فقالوا لست من الحجاج يعنى لم تحج حجا شرعيا.

الفرقان بين اولياء الرحمٰن واولياء الشيطان ص ۱۵۳

الحاصل: اور ان لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جنہیں شیطان مختلف قسم خوراک پھل اور حلوا وغیرہ لاتے ہیں جو اس جگہ نہیں ملتے ہیں اور ان میں سے بعض کو بھوت مکہ مکرمہ کو یا بیت المقدس کو یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور جگہ کو اڑا کر لے جاتا ہے اور ان میں سے بعض کو عرفہ کی عصر میں عرفات کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور پھر اسی رات اس کو واپس لے کر آتا ہے سو حج شرعی نہیں کرتا بلکہ اپنی کپڑوں میں جاتا ہے اور جب میقات کے سامنے ہو جاتا ہے تو احرام نہیں باندھتا اور نہ تلبیہ پڑھتا ہے نہ مزدلفہ میں ٹھہرتا ہے نہ بیت اللہ سے طواف کرتا ہے نہ صفا و مروۃ کے درمیان سعی کرتا ہے نہ جمروں کو کنکریاں مارتا ہے، عرفات میں بغیر احرام کے اپنے کپڑوں میں رہتا ہے پھر اسی رات کو واپس آجاتا ہے اور یہ باتفاق مسلمین شرعی حج نہیں





ہے بلکہ یہ اس شخص کی طرح ہے جو نماز جمعہ کے لئے آتا ہے اور وضوء کے بغیر نماز پڑھتا ہے اور غیر قبلہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے۔ اور ان اٹھائے گئے لوگوں میں سے ایک کو ایک مرتبہ عرفات لے جا کر واپس آیا تو خواب میں ملائکہ کو دیکھا کہ حاجیوں کے نام لکھتے ہیں تو انہیں کہا کیا آپ مجھے حاجیوں کی فہرست میں درج نہیں کرتے تو انہوں نے کہا کہ تم حاجیوں میں سے نہیں ہو یعنی تم نے حج شرعی ادا نہیں کیا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی صرف عربی عبارت لیجئے:

و هولاء المشركون قد تتمثل لهم الشياطين و قد تخاطبهم بكلام و قد تحمل احدهم فى الهواء و قد تحبره ببعض الامور الغائبة و قد تأتيه بنفقة او طعام او كسوة او غير ذلك كما جرى مثل ذلك لعباد الاصنام من العرب و غير العرب و هذا كثير موجود فى هذا الزمان و غير هذا الزمان للضالين المبتدعين المخالفين للكتاب والسنة اما بعبادة غير الله و اما بعبادة لم يشرعها الله.

وهولاء اذا اظهر احدهم شيئا خارقا للعادة لم يخرج عن ان يكون حالا شيطانيا او محالا بهتانيا فخواصهم تقترن بهم الشياطين كمايقع لبعض العقلاء منهم و قد يحصل ذلك لغير هولاء لكن لا تقترن بهم الشياطين الا مع نوع من البدعة اما كفر و اما فسق واما جهل بالشرع فان الشيطان قصده اغواء بحسب قدرته فان قدر على ان يجعلهم كفارا جعلهم كفارا و ان لم يقدر الا على جعلهم فساقا او عصاة و ان لم يقدر الا على نقص عملهم و دينهم ببدعة يرتكبونها يخالفون بها الشريعة التى بعث الله بها رسوله صلى الله عليه وسلم فينتفع منهم بذلك.

و لهذا قال الائمة: لو رأيتم الرجل يطير فى الهواء و يمشى على الماء فلا تغتروا به حتى تنظروا و قوفه عند الامر و النهى و لهذا يوجد كثير من الناس يطير فى الهواء و تكون الشياطين هى التى تحمله لا يكون من كرامات اولياء الله



Scanned by CamScanner

المتقين.

ومن هولاء من يحمله الشيطان الى عرفات فيقف مع الناس ثم يحمله فيرده الى مدينته تلك الليلة و يظن هذا الجاهل ان هذا من اولياء الله و لا يعرف انه يجب عليه ان يتوب من هذا و ان اعتقد ان هذا طاعة و قربة اليه فانه يستتاب فان تاب والا قتل لان الحج الذى امر الله به و رسوله لا بد فيه من الاحرام و الوقوف بعرفة و لا بد فيه من ان يطوف بعد ذلك طواف الافاضة فانه ركن لا يتم الحج الا به بل عليه ان يقف بمزدلفة و يرمى الجمار و يطوف للوداع و عليه اجتناب المحظورات و الاحرام من الميقات . الى غير ذلك من واجبات الحج وهولاء الضالون الذين يضلهم الشيطان و يحملهم فى الهواء يحمل احدهم بثيابه فيقف بعرفة و يرجع من تلك الليلة حتى يرى فى اليوم الواحد ببلده و يرى بعرفة . و منهم من يتصور الشيطان بصورته و يقف بعرفة فيراه من يعرفه و اقفا فيظن انه ذلك الرجل و قف بعرفة فاذا قال له ذلك الشيخ انا لم اذهب الى عرفة ظن انه ملك خلق على صورة ذلك الشيخ و انما هو شيطان تمثل على صورته و مثل هذا و امثاله يقع كثيرا وهى احوال شيطانية قال تعالىٰ و من يعش عن ذكر الرحمن نقيض له شيطانا فهو له قرين. الزخرف ٣٦ و ذكر الرحمن هو الذكر الذى انزله على نبيه صلى الله عليه وسلم.

مجموع الفتاوى ص ۱۰۲/۱، ۱۰۳/۱۔

## شیخ احمد رومیؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے بیان پر تبصرہ

شیخین کا بیان بہت سے فوائد کو شامل ہے جن میں ایک یہ ہے کہ شیطان اور جن آدمی کو کئی طریقوں سے گمراہ کر سکتے ہیں کبھی اس کو مکہ مکرمہ یا بیت المقدس یا عرفات کو اٹھا کر ہوا میں پہنچاتا ہے۔ اور کبھی ہوا میں اس کو بٹھاتا ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں صاحب کرامت





ہوں اور یہ ملائک وغیرہ میری خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور یہ میری مدد کرتے ہیں کبھی اس کو ہوا میں تخت بنا کر اس کو نور دکھاتا ہے اور اس کے ساتھ کلام کر کے کہتا ہے کہ میں تمہارا رب ہوں یا اس کو مختلف قسم کے کھانے لاتا ہے جو یہاں کے نہیں ہوتے یا اس کے ساتھ پرندے کی شکل میں باتیں کرتا ہے اور اس کو کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ اور اسی طرح اور سو طریقوں سے اس کو فریب میں ڈال کر گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور یا پھر اس نیک بندہ ولی اللہ یا کسی صاحب قبر کی شکل اختیار کر کے مصیبت زدہ کو آتا ہے یا کہتا ہے کہ میں خضرت ہوں اور اس مصیبت زدہ کی کچھ فریاد رسی کرتا ہے تو یہ آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ فلاں بزرگ نے میری مدد کی اور قبر میں نے دیکھا کہ کھل کر اس سے بزرگ اور ولی نکلا اور میری مدد کر کے غائب ہو گیا یا مجھے خود کہا کہ میں نبی ہوں یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہوں یا فلاں نیک بندہ ہوں یا میں نے دیکھا کہ ایک شہسوار قبر سے نکل کر میرے پاس آیا یا پھر قبر میں داخل ہو کر غائب ہو گیا تو پھر یہ آدمی ان نیک بندوں کو پکارتا ہے جس پر میں بعد میں ان شاء اللہ العزیز تفصیل کروں گا لیکن اب صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جنات اور شیاطین انسانوں کے گمراہ کرنے کے لئے یہ سب کچھ کرتے رہتے ہیں۔

## جنات اور شیاطین کی انسانوں کو گمراہ کرنے کی سرگرمیاں

### فرمان خداوندی ہے

ويوم يحشرهم جميعا يا معشر الجن قد استكثرتم من الانس و قال اولياءهم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض و بلغنا اجلنا الذى اجلت لنا. الاية. انعام

اور جس روز اللہ تعالیٰ جنات اور انسانوں کو اکٹھا کرے گا اور کہے گا کہ اے جنات کی جماعت تم نے تو انسانوں کی بہت بڑی تعداد کو گمراہ کر دیا تھا۔ اور ان کے دوست انسان کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم میں سے ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا تھا۔



Scanned by CamScanner

علامہ الحافظ الدمشقیؒ لکھتے ہیں

آپ نے اس آیت کی تفسیر میں ابن جریجؒ کا قول یوں ذکر کیا ہے۔

و قال ابن جریج کان الرجل فی الجاهلیة ینزل الارض فیقول اعوذ بکبیر هذا الوادی فذلك استمتاعهم.

ابن کثیر ص ۷۶ ج ۲۔

اور ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں آدمی جب زمین پر کہیں ٹھہرتا پڑاؤ کرتا سو کہتا تھا کہ میں اس وادی کے بڑے پر پناہ لیتا ہوں سو یہ ان کا فائدہ اٹھالینا تھا۔

اور سورۂ جن کی تفسیر میں یوں نقل کرتے ہیں۔

عن کردم بن ابی السائب الانصاری قال خرجت مع ابی من المدینة فی حاجة و ذلك اول ما ذکر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و علی آله و سلم بمکة فآوانا المبیت الی راعی غنم فلما انتصف اللیل جاء ذئب فاخذ حملا من الغنم فوثب الراعی فقال یا عامر الوادی جارك فنادی مناد لا نراه یقول یاسر حان ارسله فاتی الحمل یشتد حتی دخل فی الغنم لم تصبه کدمة و انزل الله علی رسوله بمکة و انه کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوهم رهقا ثم قال... و قد یکون هذا الذئب الذی اخذ الحمل وهو ولد الشاة کان جنیا حتی یرهب الانسی و یخاف منه ثم رده علیه لما استجار به لیضله و یهینه و یخرجه عن دینه و الله تعالیٰ اعلم.

ابن کثیر ص ۴۲۹ ج ۴۔

کردم بن ابوالسائب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ ایک ضرورت میں مدینہ منورہ سے نکلا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں ذکر ہونے کی ابتداء میں تھا ہمیں رات بسر کرنے نے بھیڑ بان چرواہے کے پاس لے آیا جب





آدھی رات ہوئی تو ایک بھیڑیا آیا اور بھیڑوں میں سے بچہ پکڑ کر بھاگ گیا چرواہا ایک بارگی اٹھ کر چلانے لگا کہ اے سردار وادی! اپنے ہمسایہ کی مدد کر۔ پس ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ اے بھیڑیے! اس بچے کو چھوڑ دے سو وہ بچہ دوڑتا ہوا آکر بھیڑوں میں داخل ہو گیا اور اس کو کچھ بھی صدمہ نہیں پہنچا تھا کوئی زخم کا نشان نہیں تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی وانه کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوهم رهقا۔ اور بے شک شان یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ تھے کہ جنات میں سے کچھ لوگوں سے پناہ لیا کرتے تھے پس انہوں نے ان کی اور سرکشی بڑھائی۔ پھر فرمایا۔۔۔ اور بے شک یہ بھیڑیا جس نے بچہ پکڑ لیا تھا بھیڑ کا بچہ یہ خود جنی تھا انسان کو ڈراتا تھا اور وہ اس سے ڈرتا تھا اور پھر جب اس نے اس کے ساتھ پناہ مانگ لی تو اس نے اس بچے کو واپس چھوڑ دیا تا کہ اس کو گمراہ کرے اور حقیر بنائے اور اپنے دین سے نکال دے۔

یہ روایت امام بغویؒ نے معالم التنزیل ص ۳۷۱ ج ۴، بحر العلوم علامہ سید امیر علی ملیح آبادیؒ نے تفسیر مواهب الرحمٰن ص ۱۱۶ ج ۲۹ اور خطیب شربینیؒ نے تفسیر السراج المنیر ص ۱۲۳ ج ۸ اور قاضی ثناء اللہؒ نے تفسیر مظہری ص ۸۵ ج ۱۰، اور علامہ ابن الجوزیؒ نے تفسیر زاد المسیر ص ۱۳۱ ج ۸۔ اور قاضی شوکانی نے تفسیر فتح القدیر ص ۱۰۹۷ ج ۲، اور ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاریؒ نے تفسیر القرطبی ص ۱۰ ج ۱۹، اور علامہ ابن حجر محمد عسقلانیؒ نے الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ص ۲۸۹ ج ۳ اور علامہ ابن الاثیرؒ نے اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ص ۲۳۴ ج ۴ میں ذکر کی ہے۔

## ﴿حضرت معاویہ بن قرۃ کا قبول اسلام اور اضلال شیطان﴾

امام سیوطیؒ نے درمنثور میں یوں روایت ذکر کی ہے

و اخرج ابن مردویه من طریق معاویة بن قرة عن ابیه قال: ذهبت لاسلم حین بعث الله محمدا مع رجلین او ثلاثة فی الاسلام فاتیت الماء حیث یجتمع الناس فاذا الناس براعی القریة الذی یرعی لهم اغنامهم فقال لا ارعی لکم اغنامکم



Scanned by CamScanner

قالوا لم؟ قال یجئ الذئب کل لیلة یأخذ شاة و صنمکم هذا راقد لا یضر و لا ینفع ولا یقرو لا ینکر فذهبوا وانا ارجو ان یسلموا فلما اصبحنا جاء الراعی یشتد یقول: البشری البشری قد جئی بالذئب وهو مقموط بین یدی الصنم بغیر قماط فذهبوا و ذهبت معهم فقتلوه و سجد واله و قالوا هکذا فاصنع فدخلت علی محمد صلی الله علیه وسلم فحدثته هذا الحدیث فقال: لعب بهم الشیطان.

الدر المنثور ص ۴۳۳ ج ۶

اور ابن مردویہؒ نے معاویہ بن قرہ کی طریق سے روایت کی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور دو یا تین آدمیوں نے اسلام قبول کیا تو میں اسلام لانے کے لئے روانہ ہوا تو میں پانی کی جگہ آیا جہاں لوگ جمع ہوئے تھے سو لوگ گاؤں کے چرواہے کے پاس ہیں جو ان کی بھیڑوں کو چراتا رہا تھا پس چرواہے نے کہا ان کو کہ میں آپ کے بھیڑوں کو نہیں چراتا ہوں انہوں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا رات بھیڑیا آجاتا ہے اور بھیڑ پکڑ لیتا ہے اور آپ کا یہ بت سویا ہوا ہے نہ ضرر دیتا ہے نہ فائدہ دیتا ہے اور نہ آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے اور نہ انکار کرتا ہے۔ سو وہ لوگ چلے گئے اور میں امید رکھتا تھا کہ یہ لوگ اسلام قبول کریں گے پس جب ہم نے صبح کی تو چرواہا دوڑتا ہوا آیا اور کہتا رہا کہ خوشخبری ہو خوشخبری ہو کہ بھیڑیا کو بت کے سامنے بغیر رسی کے باندھا ہوا لایا گیا ہے پس وہ لوگ گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا سو انہوں نے بھیڑیا کو قتل کیا اور بت کو سجدہ ریز ہو گئے اور کہنے لگے کہ اسی طرح پس ہمیشہ کیا کرو۔ سو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو میں نے آپ کو یہ ماجرا بیان کیا سو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شیطان ان کے ساتھ کھیلتا ہے۔





## ﴿بدوی کو والدین کی صورت میں تمثل شیطان﴾

باب فتنۃ الدجال کی طویل حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔

وان من فتنته ان یقول لا عرابی ارایت ان بعثت لك اباك و امك اتشهد انی ربك فیقول نعم فیتمثل له شیطانان فی صورة ابیه و امه فیقولان یا بنی اتبعه فانه ربك....

ابن ماجہ ص ۲۹۸

اور دجال کے فتنوں میں ایک یہ ہے کہ وہ ایک بدوی کو کہے گا کہ اگر میں نے تیرے ماں باپ کو زندہ کیا تو تو گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں سو وہ کہے گا کہ ہاں دوں گا سو اس کو دو شیطان اس کے ماں باپ کی شکل میں متشکل ہو جائیں گے سو دونوں اس کو کہیں گے کہ اے میرے بیٹے! اس کی تابعداری کر اس لئے کہ یہ تیرا رب ہے۔

## ﴿شرار الناس کے لئے تمثل شیطان﴾

مسلم میں باب ذکر الدجال میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ

قال فیبقی شرار الناس... فیتمثل لهم الشیطان فیقول لا تستجیبون فیقولون فما تأمرنا فیأمرهم بعبادة الاوثان.

مسلم ص ۴۰۳-۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین لوگ باقی رہینگے ۔۔۔۔ پس شیطان ان کو آدمی کی شکل میں متشکل ہو کر کہے گا کہ آیا آپ میری بات قبول نہیں کرتے سو وہ لوگ کہینگے کہ تم ہمیں کیا حکم کرتے ہو پس شیطان ان کو غیر اللہ کی عبادت کا حکم کرے گا۔

## ﴿شیطان کا بدر میں سراقہ بن مالک بن جعشم کی شکل میں شمولیت﴾



Scanned by CamScanner

میں صرف ایک تفسیر سے نقل کرتا ہوں۔ ملیح آبادیؒ لکھتے ہیں

۔۔قول دوم جو صحیح ہے وہ یہ ہے کہ شیطان نے یہ قول ان سے بطور تحقیق کہا تھا اور بات یہ ہوئی کہ وہ سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت میں جو بنی مدلج کا سردار اور کنانہ میں سے بڑا شخص تھا ظاہر ہوا اور مشرکوں سے کہا کہ آج تم پر کوئی غالب نہیں ہوسکتا اور میں اپنی جماعت سے تمہارے ساتھ ہوں اور بنو بکر سے تمہارا مجیر ہوں۔ پس قریش جلد روانہ ہوئے اور قریش ہر منزل میں اس کو سراقہ ہی سمجھتے تھے۔۔۔۔ اور اس وقت ابلیس بصورت سراقہ بن مالک کے حارث بن ہشام کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے کھڑا تھا۔ جبریل علیہ السلام ابلیس معلون کی طرف بڑھے تو اس نے حارث کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھٹایا اور ہر چند حارث نے کہا کہ اے سراقہ ایسی حالت میں تو ہم کو کہاں چھوڑتا ہے۔

مواہب الرحمٰن ص ۱۲ ج ۱۰

یہی روایت اور مضمون مندرجہ ذیل تفسیر میں خود دیکھئے

الدار المنثور ص ۳٤٤ ج ۳، تیسر الرحمن ص ۵۳۷، فتح القدیر ص ۱/۸٤۰، السراج المنیر ص ۳٤۲ ج ۲، تفسیر کبیر ص ۱۷٤ ج ۱۵، صفوۃ التفاسیر ص ٤۷۲ ج ۱، المیزان ص ۹۹ ج ۹، زاد المسیر ص ۲۷۸ ج ۳، القرطبی ص ۲٦ ج ۸، تفسیر عثمانی ص ۲۳٦، تفسیر جونا گڑھی ص ٤۹٤، تفسیر خازن ص ۲۰۱ ج ۲، مدارک علی الخازن ص ۲/۲۰۱، مظہری ص ۹۹ ج ٤، ابن کثیر ص ۳۱۷ ج ۲، البحر المحیط ص ۵۰۵ ج ٤، معارف القرآن ص ۲۵۷ ج ٤، الکشاف ص ۱٦۳ ج ۲، معالم التنزیل ص ۲۱٤، جواہر القرآن ص ٤۱۷ ج ۱، الفضل التراجم ص ۲۵٤.

## ﴿علامہ آلوسیؒ اور تمثل شیطان﴾

آپ بہت وضاحت کے ساتھ یوں لکھتے ہیں

ولا یغرنك ان المستغیث بمخلوق قد تقضی حاجته و تنجح طلبته فان ذلك





ابتلاء و فتنة منه عزوجل و قد یتمثل الشیطان للمستغیث فی صورة الذی استغاث به فیظن ان ذلك کرامة لمن استغاث به هیهات هیهات انما هو شیطان اضله و اغواه و زین له هواه و ذلك کما یتکلم الشیطان فی الاصنام لیضل عبدتها الطغام و بعض الجهلة یقول ان ذلك من تطور روح المستغاث به او من ظهور ملك بصورته کرامة له و لقد ساء ما یحکمون لان التطور والظهور وان کانا ممکنین لکن لا فی مثل هذه الصورة و عند ارتکاب هذه الجریرة نسأل الله تعالیٰ ان یعصمنا من ذلك.

روح المعانی ص ۱۲۹ ج ٦۔

اور آپ کو یہ بات دھوکہ میں نہ ڈالے کہ مخلوق کو فریاد کرنے اور ان سے مدد مانگنے والے کی حاجت پوری ہو جاتی ہے اور اس کی مطلوب کامیاب ہو جاتی ہے کیونکہ یہ امتحان و آزمائش ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کبھی شیطان فریاد کرنے والے کو اس شخص کی صورت میں جس کو فریاد کی ہے متشکل ہو جاتا ہے پس یہ مدد مانگنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ اس نے جس کو فریاد کر کے پکارا ہے یہ متشکل ہونا اس کی کرامت ہے۔ یہ دور از عقل اور افسوس کی بات ہے۔ بے شک یہ شیطان ہے جس نے اس کو گمراہی اور ضلالت میں مبتلا کیا ہے۔ اور اس کو اپنی خواہش مزین کی ہے اور یہ ایسا ہے جیسا کہ شیطان بتوں میں داخل ہو کر باتیں کرتے تھے تا کہ ان کے جاہل پوجا کرنے والوں کو اور بھی گمراہ کریں۔ اور بعض جاہل کہتے ہیں کہ یہ مستغاث بہ (جس سے مدد مانگی گئی ہے) کے مختلف احوال کی وجہ سے ہے یا اس کی کرامت کی وجہ سے فرشتہ اس کی شکل پر ظاہر ہو گیا ہے اور یقیناً یہ ایک برا فیصلہ کرتے ہیں اس لئے کہ انقلابات اور ظاہر ہونا اگرچہ یہ دونوں ممکن ہیں لیکن اس جیسی صورت میں نہیں۔ اور اس گناہ کے ارتکاب کے ہاں ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کو اس سے بچا دے۔



Scanned by CamScanner

## حاصل مقصد

حاصل مقصد یہ ہے کہ انسان کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان سب کچھ کرتا ہے کبھی بھیڑیا کی صورت میں آ کر نقصان پہنچاتا ہے اور کبھی اس کو غیر اللہ کو پکارنے ولا ابنا کر نفع پہنچانے کا زعم پیدا کرتا ہے اور اس کو ایمان سے محروم کرتا ہے اور غیر اللہ کا پجاری بناتا ہے شیطان دار الندوہ کو بھی ایک جلیل القدر شیخ نجدی کی شکل وصورت میں آیا تھا اور قریش کو دولت ایمان سے محروم کر کے قتل نبوی ﷺ پر اکسایا جیسا کہ امام سیوطیؒ لکھتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے---

و اعترضهم ابليس فی صورة شيخ جليل... فقال عدو الله ، الشيخ النجدی: لا والله ما هذا لكم برأی... فقال الشيخ النجدی: لا والله ما هذا لكم برأی الم تروا حلاوة قوله... فقال الشيخ النجدی: هذا والله هو الرأی القول ما قال الفتی لا اری غيره.

الدر المنثور ص ۳۲۵ ج ۳۔

دوبار شیطان نے قریش کے مشورہ کو مسترد کیا اور تیسری بار تائید وتوثیق کی کہ اس نوجوان نے جو رائے دی بس میری بھی یہی رائے ہے اس کے سوا کوئی اور رائے مفید نہیں سمجھتا ہوں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا مشورہ تھا اور یہی کچھ اکثر مفسرین نے ذکر کیا ہے خود سورۂ انفال آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر میں تفاسیر دیکھئے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں

امام ابن تیمیہؒ نے تو حد کر دی ہے چنانچہ وہ یوں لکھتے ہیں

والاسود العنسی الذی ادعی النبوة كان له من الشياطين من يخبره ببعض الامور المغيبة فلما قاتله المسلمون كانوا يخافون من الشياطين ان يخبروه بما





يقولون فيه حتى أعانتهم عليه امرأته لما تبين لها كفره فقتلوه و كذلك مسيلمة الكذاب كان معه من الشياطين من يخبره بالمغيبات و يعينه على بعض الامور. و أمثال هولاء كثيرون مثل الحارث الدمشقی الذی خرج بالشام زمن عبد الملك بن مروان و ادعی النبوة و كانت الشياطين تخرج رجليه من القيد و تمنع السلاح ان ينفذ فيه و تسبح الرخامة اذا مسحها بيده و كان يری الناس رجالا و ركبانا على خيل فی الهواء و يقول هی الملائكة و انما كانوا جنا و لما امسكه المسلمون ليقتلوه طعنه الطاعن بالرمح فلم ينفذ فيه فقال له عبد الملك: انك لم تسم الله فسمی الله فطعنه فقتله.

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان ص ۱۵۱

اور اسود عنسی جس نے نبوت کا دعوی کیا تھا اس کے پاس شیاطین تھے جو اس کو بعض امور غیبیہ کی خبر دیتے تھے سو جب مسلمان اس کے ساتھ لڑتے تھے تو ڈرتے تھے کہ یہ اس کے بارے میں جو کہتے ہیں شیاطین اس کو خبر دیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کی بیوی نے جب اس پر اس کا کفر ظاہر ہوا مسلمانوں کی مدد کی پس انہوں نے اس کو قتل کیا۔ اور اسی طرح مسیلمۃ الکذاب کے ساتھ شیاطین تھے جو اس کو پوشیدہ چیزوں کی خبر دیتے تھے اور بعض کاموں میں اس کی اعانت کرتے تھے اور اسی طرح بہت سے لوگ ہیں جیسا کہ حارث دمشقی جو عبد الملک بن مروان کے عہد خلافت میں شام میں نکلا اور نبوت کا دعویٰ کیا اور شیاطین اس کے پاؤں سے بیڑیاں نکالتے تھے اور اسلحہ کو اس میں نفوذ سے منع کرتے تھے اور سنگ مرمر کو جب ہاتھ لگاتے تو وہ تسبیح پڑھتا۔ اور وہ ہوا میں لوگوں کو پیدل چلنے والے اور گھوڑ سوار آدمیوں کو دکھاتے تھے اور کہا کرتے کہ یہ فرشتے ہیں اور وہ حقیقت میں جنات تھے اور جب مسلمانوں نے اس کو قتل کرنے کے لئے پکڑا نیزہ سے مارنے والے نے اس کو مارا پر نیزہ نے اس میں کچھ سرایت نہیں کیا سو عبد الملک نے اس مارنے والا کو کہا کہ تم نے بسم اللہ نہیں پڑھی سو



Scanned by CamScanner

اس نے بسم اللہ پڑھی اور اس کو مارا پس اس کو قتل کیا۔

قارئین کرام تو شیطان کی ان کرتوتوں سے کہ آدمی نے کسی غائب کو یا مردے کو پکارا اور فورا شیطان اس کی شکل اختیار کر کے اس کے سامنے آیا اور اس کی کچھ حاجت برآری کی یا جنات نے اس کو ہوا میں اٹھا کر دور دراز ملک کو لے گئے اور پھر آن فان میں واپس کر دیا تو اس نے ان کو فرشتے خیال کیا اور اپنے آپ کو ولی اللہ سمجھ کر بیٹھ گیا یا اس کو یہ کہا کہ تم مرنے کے بعد پھر آ کر لوگوں کی مدد کیا کرو گے اور لوگوں میں بھی مشہور کیا اور مرنے کے بعد لوگوں نے اس کو پکارنا شروع بھی کیا اور جنات اس کی شکل اختیار کر کے لوگوں کے سامنے آنے لگے اور کچھ امداد بھی کرنے لگے تو شیطان نے دونوں پر کھیل کھیلتے ہوئے ان کو دولت ایمان سے محروم کیا اور ان پر جنت حرام کر کے دوزخ واجب کیا۔ فرمان خداوندی ہے۔

والذین کفروا اولیاء هم الطاغوت یخرجونهم من النور الی الظلمات اولئك اصحاب النار هم فیها خالدون

اور کافر لوگوں کے دوست شیاطین ہیں جو انہیں دین و ایمان کی روشنی سے کفر و شرک کے اندھیروں کو نکالتے ہیں یہی لوگ جہنمی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہینگے۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے

ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون الله فقد خسر خسرانا مبینا... نساء ۱۱۹

اور جس نے شیطان کو اپنا دوست بنالیا سو وہ صریح تاوان میں مبتلا ہو گیا اور پھر جبکہ اس کو کرامت بعد الموت کہتے ہیں کہ یہ اولیاء اللہ کی کرامت ہے اور اولیاء اللہ کی کرامت حق اور ثابت ہے ہم بھی الحمدللہ مانتے ہیں کہ کرامات اولیاء حق ہیں۔ لیکن مبتدعین خذ لهم الله تعالیٰ خوارج جیسا معاملہ اختیار کرتے ہیں انہوں نے حضرت علی کرم الله وجهه کو کہا ان الحکم الا لله کہ فیصلہ کرنے والا صرف ایک ہی اللہ ہے۔ اور حضرت علی کرم الله





وجهه فرماتے تھے کہ " کلمة حق ارید بها الباطل " کہ یہ بات صحیح ہے لیکن اس سے باطل ارادہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح مبتدعین زمانہ کرامت بعد الموت کی آڑ میں شرک کا دروازہ کھولتے ہیں۔

ولیلبسوا علیهم دینهم. انعام ۱۳۷

ہم بہت درد دل سے کہتے ہیں۔

لم تلبسون الحق بالباطل و تکتمون الحق و انتم تعلمون. ولا تلبسو الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون.

آل عمران ۷۱ و بقرہ ۴۲

اگر قارئین یہ ہمارا مبالغہ سمجھتے ہیں تو لیجئے دو چار حوالے و لتکونو ا من الموقنین.

ملا احمد اللہ آف ڈاگئی لکھتا ہے:

و ینصرون اولیاء هم و یدمرون اعدائهم. البصائر ۱۶

اور یہ لوگ اپنے دوستوں کی مدد کیا کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

اور ایک جگہ یوں لکھتا ہے:

من یستمد به فی حیاته یستمد به بعد مماته.

البصائر ص ۴۲

کہ جس سے زندگی میں امداد طلب کی جاتی ہے اس سے بعد الموت بھی امداد مانگی جا سکتی ہے۔

و ینصرون اولیاء هم... عبارت۔ ترجمان اہلسنت علامہ سعید احمد قادری نے حسام قادری ص ۱۳۰۹ میں بھی ذکر کی ہے۔

یہ موصوف اور دیگر مبتدعین کی سرفہرست شخصیت ہے اور موصوف کا مقرظ اول ہے۔

اذا کان الغراب رئیس قوم سیهدیهم الی قذر و جیفا



Scanned by CamScanner

## ﴿علامہ سعید احمد قادری اور دو واقعے﴾

یہ علامہ صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ جیلانی فرماتے ہیں کہ میں نے ظہر سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا لم لا تتکلم کہ آپ بولتے کیوں نہیں (غالبا یہ اس وقت آپ سے کہا گیا ہے جب حضرت شیخ خطاب کے لئے مجمع کے سامنے تشریف لائے تھے اور مجمع میں کافی فصحاء اور بلغاء وقت موجود تھے جس کی وجہ سے حضرت شیخ کچھ پریشان ہو گئے تھے اور چاہتے تھے کہ اس وقت خدا کرے کہ میں نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھ تقریر اور خطاب کروں تا کہ لوگ زیادہ دین میں لگ جائیں۔ لیکن بوجہ عجمی ہونے کے جرأت نہیں فرما سکتے تھے) میں نے عرض کیا یا ابتاہ انا رجل عجمی کیف اتکلم علی فصحاء بغداد ۔ کہ اے میرے باپ میں تو ایک عجمی آدمی ہوں۔ کس طرح عربی زبان میں فصحاء بغداد کے سامنے بول سکتا ہوں تو آپ نے مجھے فرمایا افتح فاک ففتحته فتفل فيه سبعا و قال تكلم على الناس و ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة. کہ اپنا منہ کھول دے پس میں نے اپنا منہ کھول دیا تو حضرت نے اپنے دھن مبارک سے سات مرتبہ لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ لوگوں سے کلام اور خطاب شروع کر اور نہایت حکمت عملی اور بہتر طریقے سے نصیحت فرما کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلا۔ یہ سب روحانی تصرف کی برکات ہیں جو تقریبا پانچ سو سال کے بعد پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی آپ ﷺ کی ملاقات سے مشرف ہو کر آپ سے لعاب مبارک کی فضیلت حاصل فرماتے ہوئے بہتر طریقے سے خطاب اور مواعظ حسنہ کا نفع بھی حاصل فرمایا اور حاضرین آپ کی تقریر اور وعظ سے نہایت متاثر ہو کر مستفیض ہوئے۔ ایسا ہی واقعہ آپ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بھی پیش آیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ایک موقع پر وعظ اور خطاب میں جب حضرت شیخ عبد القادر





جیلانی بوجہ کثرت سامعین کے مجمع میں پریشان ہوئے تو حضرت علیؓ کی روح مبارک متمثل ہو کر اپنی صورت میں آپ کے سامنے کھڑی ہو کر فرمانے لگی یا نبی لم لا تتکلم اے بیٹے کیوں نہیں بولتے ہیں میں نے عرض کیا کہ حضرت اسی مجلس میں طبیعت اور زبان میں پریشانی اور اضطراب پیدا ہوا فرمانے لگے کہ دھن کو کھول دو میں نے دہن کو کھولا۔ حضرت نے چھ دفعہ لعاب مبارک ڈالا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت سات مرتبہ کیوں پورا نہیں فرماتے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے سات دفعہ کی تکمیل نہیں کرتا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ مجھ سے غائب ہو گئے اور میں نے فصاحت کے ساتھ گفتگو شروع کی۔

حسام قادری ص ۳۰۴۔۳۰۷

## ﴿الاستدراک﴾

قارئین کرام شیطان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں متشکل نہیں ہو سکتا یہ نہیں کہ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا کہ میں رسول اللہ ہوں۔ دیکھئے مندرجہ ذیل احادیث

(۲۶) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم... ومن رانی فی المنام فقد رانی فان الشيطان لا يتمثل فی صورتی. ..

بخاری ص ۱/۲۱، ص ۲/۹۱۵، ص ۲/۱۰۳۵، مسلم ص ۲/۲۴۳، ترمذی ص ۲/۵۴، ابن ماجہ ص ۲۷۸، مسند احمد ص ۱/۴۰۰، ص ۲/۲۳۲، ص ۲/۴۱۱، ص ۲/۴۶۳، ص ۵/۳۰۶

(۲۷) عن عبد الله (بن مسعود) رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشيطان لا يتمثل بی.

ترمذی ص ۲/۵۳، ابن ماجہ ص ۲۷۸، مسند احمد ص ۱/۳۷۵، ص ۱/۴۴۰۔

(۲۸) عن جابر رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه قال من رانی فی المنام فقد رانی انه لا ينبغی للشيطان ان يتمثل فی صورتی. ابن



Scanned by CamScanner

ماجه ص ۲۷۸

(۲۹) و عن ابی سعید رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی.

ابن ماجه ص ۲۷۹

(۳۰) عن عون بن ابی حجیفة عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من رانی فی المنام فکانما رانی فی الیقظة ان الشیطان لا یستطیع ان یتمثل بی.

ابن ماجه ص ۲۷۹

(۳۱) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان هلا یتمثل بی. ابن ماجه ص ۲۷۹.

(۳۲) عن انس بن مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا تیمثل بی.

مسند احمد ۳/۲۶۹.

سات احادیث تو آپ نے دیکھ لئے لیکن حسام قادری کا بیان کردہ واقعہ ایک بے سند واقعہ ہے جو نہ ماننے کا قابل ہے اور نہ اس سے مدعا ثابت ہوسکتا ہے ہاں اس سے لوگ شرک میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے ہیں جس کی تفصیل کے لئے میری کتاب۔ تبرید الخاطر فی توضیح ذکر الذاکر ص ۱۹۷ دیکھئے۔

## ﴿فتاوی حقانیہ اور بحث کرامت﴾

سوال وجواب دونوں ملاحظہ کریں

اولیاء اللہ کا مریدین کی مدد کرنے کا حکم:





سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ یا مرشد نے مصیبت کے وقت اپنے فلاں مرید کی غائبانہ مدد کی، شریعت مقدسہ میں ایسے عقیدہ کی گنجائش ہے یا نہیں؟

الجواب: اس قسم کے بعض واقعات کا جزوی طور پر رونما ہونا ثابت ہے جیسا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ فضائل درود ص ۱۱۳ میں ذکر فرماتے ہیں مگر اس کو عوامی عقیدہ نہیں بنانا چاہیے کیونکہ اس سے علم غیب کلی کا عقیدہ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ مفضی الی الشرک ہے۔

فتاوی حقانیہ ص ۲۶۸ ج ۲ طبع اول

قارئین کرام: عوام لوگ اس کرامات کو سن کر ضرور اولیاء کرام کو اپنی حاجات میں پکاریں گے اور کیوں نہیں پکاریں گے جبکہ حمد اللہ صاحب ان کو و ینصرون اولیاء هم و یدمرون اعدائهم کے ترانے سٹیج سے سناتے ہیں یا اس قسم کی باتیں زینت قرطاس بنا کر کتاب لکھتے ہیں یا علامہ سعید احمد قادری کی دو کہانیوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو نداء کر کے مشکل کشائی ڈھونڈیں گے اور شیعہ لوگ یا برائے نام اہل سنت حضرت علی کو المدد المدد کے نعرے بلند کریں گے اور اسی طرح ضرور کریں گے اور پھر جبکہ مفتی صاحب اس کے جزوی طور پر ثبوت کے بھی قائل ہیں اور پھر مستزاد یہ کہ موصوف نے کرامت بعد الموت کے اثبات پر تسوید اوراق میں تصییع اوقات بھی کئے ہیں اور اس کا وبال کس پر ہو چکا اور ان باتوں کے لئے تو کوئی سند بھی درکار ہے یا ہر کجا کی ہر گفت قابل قبول ہوگی۔

### الامام الحبر امام مالکؒ کا ارشاد

السید نعمان خیر الدین آلوسیؒ آپ کا قول اسی طرح لکھتے ہیں

وما احسن قول مالك الامام الحبر كل يوخذ من قوله و يرد الا صاحب هذا القبر و اشار ذلك الامام الى قبر المصطفى عليه الصلوٰة والسلام.



Scanned by CamScanner

جلاء العینین ص ۹۳، مرقات ص ۲۶/۳۔

اور امام مالک رحمہ اللہ کا کیا بہترین قول ہے کہ ہر کسی کا قول قبول بھی کیا جاتا ہے اور رد بھی کیا جاتا ہے مگر اس صاحب قبر کا قول (بے چون و چرا) قبول کیا جاتا ہے اور اس امامؒ نے حضرت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو اشارہ کیا۔

اس کے لئے صحیح سند کی وجود ضروری ہے اور میزان شرع پر وزن اور تولنا بھی ضروری ہے اس کے لئے شرع حاکم ہوگی محکوم نہیں ہوگی۔

## محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں

امام مسلمؒ آپ کا فرمان یوں نقل کرتے ہیں

عن محمد بن سیرین قال ان هذا العلم دین فانظروا عن من تاخذون دینکم.

مقدمہ صحیح:

مسلم ص ۱۱ ج ۱

محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ علم دین ہے سو دیکھیں کہ آپ اپنا دین کس سے لیتے ہیں؟

اور مطلب یہ ہے کہ آپ ہر کسی سے اپنا دین نہیں لے سکتے ہیں ورنہ دین بھی معتمد علیہ باقی نہیں رہے گا۔ جیسا کہ پھر امام مسلمؒ آپ سے دوسری روایت یوں ذکر کرتے ہیں۔۔

عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اهل السنة فیوخذ حدیثهم و ینظر الی اهل البدع فلا یوخذ حدیثهم.

مقدمہ صحیح مسلم ص ۱۱ ج ۱

ابن سیرینؒ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ لوگ سند پیش کرنے کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے پس جب فتنہ واقع ہو گیا (بدعات کا فتنہ) تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی سند کے آدمیوں





کے نام بتایئے سو اہل سنت کو دیکھا جائے گا پس ان کی روایت کو لیا جائے گا اور اہل بدعت کو دیکھا جائے گا پس ان کی حدیث کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

## حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں

امام مسلمؒ آپ سے یوں روایت نقل کرتے ہیں

سمعت عبد الله بن المبارك یقول الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شا... .سمعت عبد الله یقول بیننا و بین القوم القوائم یعنی الاسناد و قال محمد سمعت ابا اسحاق ابراهیم بن عیسی الطالقانی قال قلت لعبد الله بن المبارك یا ابا عبد الرحمن الحدیث الذی جاء ان من البر بعد البر ان تصلی لابویك مع صلاتك و تصوم لهما مع صومك قال فقال عبد الله یا ابا اسحاق عن من هذا قال قلت له هذا من حدیث شهاب بن خراش فقال ثقة عمن قال قلت عن الحجاج بن دینار قال ثقة عومن قال قلت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ابا اسحاق ان بین الحجاج بن دینار و بین النبی صلی الله مفاوز تنقطع فیها اعنا ق المطی و لکن لیس فی الصدقة اختلاف.

مقدمة الصحیح مسلم ص ۱۲ ج ۱

میں نے حضرت عبداللہ بن المبارکؒ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ سند بیان کرنا دین ہے اگر سند بیان کرنا نہ ہوتا تو جو کوئی جو کچھ بھی چاہتا کہہ دیتا تھا۔۔ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے سنا ہے کہتے تھے کہ ہمارے اور اس قوم کے درمیان پاؤں ہیں یعنی سند ذکر کرنا ہے۔ اور محمد نے کہا ہے کہ میں نے ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ طالقانیؒ سے سنا ہے اس نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کو کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن وہ حدیث کیسی ہے جو آئی ہے کہ بے شک نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ آپ اپنی نماز کے ساتھ اپنی ماں باپ کے لئے نماز پڑھیں اور اپنے روزے کے ساتھ ان کے لئے روزہ رکھیں اس نے کہا کہ حضرت عبداللہ



Scanned by CamScanner

بن المبارکؒ نے فرمایا کہ اے ابواسحاق یہ حدیث کس سے روایت ہے اس نے آپ کو کہا کہ یہ شہاب بن خراش کی حدیث ہے تو فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں فرمایا اس نے یہ حدیث کس سے روایت کی ہے میں نے اسے کہا حجاج بن دینار سے اس نے کہا کہ وہ ثقہ ہیں۔ اس نے کسی سے روایت کی ہے میں نے اس کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے۔ عبد اللہ بن مبارکؒ نے کہا کہ اے ابواسحاق حجاج بن دینار اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بہت سے دشت و بیابان ہیں جن میں سواریوں کے گردنیں ٹوٹتی ہیں لیکن صدقہ کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا مقصد واضح ہے کہ سند پیش کرنا دین ہے تاکہ دیکھا جائے کہ یہ روایت ثقہ، ثبت لوگوں کی ہے یا ضعیف، غیر معتبر لوگوں سے روایت ہے اگر یہ نہ ہوتا تو پھر تو ہر ایک جو کچھ پسند کرتا کہا کرتا رہتا اور بغیر سند کے روایت پیش کرنا چلنے کی قابل نہیں ہے وہ نہیں چل سکتی یہ ہماری اور قوم کے درمیان روایت کے پاؤں ہیں کہ ہمارے ہاں قوم کی بے سند روایت نہیں چل سکتی جیسا کہ حجاج بن دینار کی روایت میں سند کا اتصال مفقود ہے اور نا قابل قبول ہے۔ اور ہر کسی سے دین لینا کوئی عقل مندی کی بات بھی نہیں ہے بلکہ یہ وعید شدید کی بات ہے جیسا کہ حدیث شریف ہے۔

حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

(۳۳) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع.

مسلم ۱/۸، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۲۵ ج ۶، مشکوۃ ص ۲۸، الاذکار للنووی ص ۳۳۷،

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ آدمی کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات بیان کرے اور





مبتدعین سے تو روایت ہی نہیں لی جائی گی اگرچہ اس میں کچھ تفصیل ہے لیکن علامہ ابن سیرینؒ کا قول یہ ہے کہ فلا یؤخذ حدیثھم۔ ان کی حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

قارئین کرام تو جب بزرگ اور مرشد اپنے مرید کے غائبانہ مدد کر سکتا ہے اور یہ بات جزوی طور پر ثابت ہے جیسا کہ فتاوی حقانیہ میں ہے اور اس کو کرامت بعد الموت کی بحث میں ذکر کیا ہے اور موصوف کا بھی یہی مدعا ہے اور فتاوی حقانیہ سے یوں نقل کرتا ہے چونکہ لکھتا ہے فتاوی حقانیہ میں ہے۔ کرامات اولیاء بعد الموت اھل سنت والجماعت کے محقق اور ثابت شدہ ہیں اور ان کا فعلا ثبوت بھی پایا گیا ہے۔ فتاوی حقانیہ ص ۲۶۷ ج ۲، اظہار الحق ص ۱۱۲۔ اور حمد اللہ صاحب نے بھی جو کچھ لکھا ہے یا حسام قادری نے، وہ گزر چکا تو عوام لوگ بھی ان کرامات کے قائل اور معتقد ہو کر اولیاء اللہ کو غائبانہ پکارتے ہیں تو ان عوام کو تو موصوف اور موصوف کے مقتدی مفتی صاحب نے مبتلائے شرک کیا ہے اگر کوئی شک وشبہ ہو تو لیجئے کچھ کرامات اور داد لیجئے۔

## ﴿شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی کرامت﴾

میاں سید غلام قادر صاحب لکھتے ہیں

لیکن میاں مراد محمد شاہ بابا صاحبؒ کے والد صاحب کا نام شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ کا مزار شریف موضع ملو، دامان میں دریا کے کنارے موجود ہے اور ریاحی امراض والے لوگ بروز اتوار بہت زیادہ آتے ہیں اور شفا پاتے ہیں۔۔۔ آپ کا والد صاحب بزرگوار شاہ محمد شعیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ اس گاؤں (شعلانہ) میں آپ کی زیارت ہے۔ تمام افغانستان کے کوڑھی اور جذامی لوگ زیارت میں ڈیرا لگائے ہیں۔ اور اطراف و اکناف سے ہر قسم کے چیچک والے اس زیارت کو آتے ہیں اور شفایاب ہوتے ہیں۔ سوانح



Scanned by CamScanner

حیات حضرت میاں گل باباصاحب ص ۱۶، ۱۷۔ اسی طرح دیکھئے ماھنامہ آستانہ پاک لاہور ص ۷ جلد نمبر ۲۳، شمارہ ۲۹، ۳۰۔ اور سنیئے:

میاں سید غلام قادر صاحب لکھتے ہیں

اور پیغمبری کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے لیکن خلافت کو برقرار و قائم رکھنے کیلئے مجددین اور اولیاء کرام دنیا میں ہر جگہ آئے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا اور مخلوق خدا ان سے روحانی فیض لے گا خواہ یہ لوگ ظاہری حیات ہوں یا وفات ہوں جس طرح دنیا میں امن بر قرار رکھنے کے لئے بادشاہوں کا وجود ضروری ہے اسی طرح اولیاء اللہ کی موجودگی ضروری ہے کیونکہ مشکوۃ شریف میں حدیث پاک آئی ہے باب ذکر الیمن والشام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ و یسقی بھم الغیث و ینصر بھم علی الاعداء۔ حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ ان چالیس ابدالوں کی برکت سے بارش کا وسیلہ کیا جاتا ہے اور دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے اور شام والوں سے عذاب ٹل جاتا ہے تو معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے وسیلہ سے مدد کرتا ہے۔

سوانح حیات حضرت میاں گل باباص ۱۴

قارئین کرام اس روایت پر تحقیق بھی ضروری معلوم ہوتی ہے موصوف یا اس قسم کے متغالبی یہ نہ سمجھیں کہ یہ تو ہمیں دلیل مل گئی۔

احمد محمد شاکر لکھتے ہیں

یہ حدیث علامہ احمد محمد شاکرؒ مسند علی بن ابی طالب میں ذکر کر کے لکھتے ہیں (۸۹۶) اسنادہ ضعیف لانقطاعہ

شریح بن عبید الحضرمی لم یدرک علیا بل لم یدرک الا بعض متاخری الوفاۃ من الصحابۃ.





المسند للامام احمد بن حنبل ص ۱۷۱ ج ۲

اس حدیث کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ شریح بن عبید حضرمی حمصی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا مگر بعض صحابہ کرام جو آخری دور میں وفات ہو چکے ہیں ان کا زمانہ پایا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں

وروی فیھم حدیث انھم اربعون رجلا و انھم بالشام و ھو فی المسند منہ حدیث علی کرم اللہ وجھہ وھو حدیث منقطع لیس بثابت...

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان ص ۱۵۔

اور ان کے بارے میں حدیث روایت کی گئی ہے کہ وہ چالیس آدمی ہیں اور وہ شام میں ہیں اور یہ حدیث مسند امام احمد میں حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی ہے و ریہ منقطع حدیث ہے جو ثابت نہیں ہے۔

علامہ ابن قیمؒ اور مذکور حدیث

آپ نے بھی اس حدیث کو اشارہ کر کے لکھتے ہیں۔

ذکرہ احمد ولا یصح ایضا فانہ منقطع.

المنار المنیف فی الصحیح والضعیف ص ۱۳۶

یہ حدیث امام احمد بن حنبلؒ نے ذکر کی ہے اور یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ منقطع ہے بلکہ اس قسم کی ساری احادیث کے بارے میں یوں لکھتے ہیں

کلھا باطلۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

المنار المنیف ص ۱۳۶

اس قسم کی احادیث پر ملا علی قاریؒ نے اپنی کتاب الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ ص ۴۸ میں کلام کیا ہے۔ اور اسی طرح دیکھئے تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاحادیث الشنیعۃ الموضوعۃ



Scanned by CamScanner

ص ۳۰۷ الموضوعات لابن الجوزیؒ ص ۱۵۰ ۔۔۔ ۱۵۲ ج ۳، منہاج السنۃ النبویۃ ص ۲۲/۱

میں کلام کیا ہے جو قابل دید ہیں۔

**شیخ الشیوخ حضرت مولانا حسین علی نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں**

در قرآن شریف و احادیث صحاح و مشہورہ و اقوال ائمہ اربعہ ذکر اغواث و اقطاب و ابدال نیست آنچہ ضروری است بداں شغل گیر

تحفہ ابراھیمیہ ص ۱۳۹، تحفہ ابراھیمیہ ص ۶۸۔

قرآن شریف اور صحیح اور مشہور احادیث، اور ائمہ اربعہ کے اقوال میں غوثوں، قطبوں اور ابدالوں کا ذکر نہیں ہے جو ضروری ہیں اس میں مشغول رہیں۔

**موصوف کے مقرظ غریب اللہ صاحب اور کرامت بعد الموت کا عجیب واقعہ**

عنوان یوں مندرجہ ذیل ہے۔

(اولیائے کرام کی بعد از وفات خصوصی کرامت عجیب)

ایک دن میاں غوث علی اور مولوی محمد عیسی خانصاحب آم اور کچھ میوے لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہ نے صاحبزادہ محمد بہاء الدین و محمد سیف الدین صاحب کو فرمایا کہ یہ دونوں صاحب تمہارے لئے پھل لائے ہیں تم بھی ان کے لئے مزار پر انوار حضرت پیر و مرشد (یعنی حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری) پر جا کر بارش کی دعا کرو تا کہ ان کی زمینیں سیراب ہو جائیں۔ چنانچہ دونوں صاحبزادے مزار شریف پر حسب الحکم گئے اور دعا مانگ کر واپس آ کر حضرت کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضرت قبلہ نے ہر دو صاحبزادوں سے پوچھا کہ بڑے حضرت کیا فرماتے ہیں چونکہ ہر دو صاحبزادے بہت چھوٹے تھے کہنے لگے بابا حضرت مردہ ہیں کچھ جواب نہیں دیا۔ یہ بات سنتے ہی حضرت قبلہ کو بہت جوش آیا اور ہر دو صاحبزادوں کو پھر فرمایا کہ ابھی پھر جاؤ اور مزار شریف پر جا کر دعا کرو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ





حضرت جواب دینگے۔ پھر صاحبزادگان مزار شریف پر جا کر دعا مانگ کر واپس آئے تو حضرت قبلہ نے پوچھا کہ کہو حضرت کلاں نے کیا فرمایا ہے صاحبزادوں نے عرض کیا کہ حضرت کلاں فرماتے ہیں کہ بارش بہت ہوگی پس دوسرے دن ہر دو صاحبان نے رخصت لی اور واپس ہوئے اور اپنے اپنے گھر پہنچتے ہی آزمائش کی ایک ہی تاریخ اور ایک ہی وقت میں دونوں جگہوں پر بارش ہوئی اور حسب دلخواہ ہر دو صاحبان کی زمینیں سیراب ہو گئیں اور ایسی عمدہ فصل ہوئی کہ کبھی ایسی فصل نہ ہوئی تھی حالانکہ میاں غوث علی کی زمین موضع امبہ ڈاکخانہ وڑچھ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا اور مولوی محمد عیسیٰ خان کی زمین موضع ندر بدر تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں تھیں کہ دونوں کے درمیان کم از کم سو کوس کا فاصلہ ہوگا۔ اور سوائے ان دو جگہوں کے اس وقت کہیں بھی بارش نہ ہوئی ص ۹۳،

ضرب شمشیر ص ۳۵، ص ۳۶۔

**موصوف کا یہی غریب مقرظ لکھتا ہے**

تو انہوں نے مجھے فرمایا:

ارجع ولا تخف فان فیھا قبور اربعة من اولیاء الله فھم حصن لھم من جمیع البلایا قلت من ھم؟ قال ثم الامام احمد بن حنبل و معروف کرخی و بشر حافی و منصور بن عمار فرجعت و زرت القبور و لم اخرج تلك السنة. ترجمہ

کہ واپس چلو اور مت ڈرو بغداد میں چار اولیاء اللہ کی قبریں ہیں جو بغداد کے لئے حصن (قلعہ) ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کون کون ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ وہاں امام احمد بن حنبل، معروف کرخی، بشر حافی اور منصور بن عمار ہیں بس میں نے واپس آ کر ان مزارات کی زیارت کی اور اس سال نہ نکلا۔

یہی خطیب اپنی سند سے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراھیم حربی فرماتے تھے کہ قبر معروف



Scanned by CamScanner

الترياق المجرب کہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی مزار شریف قضائے حوائج کے لئے

تریاق مجرب ہے۔

یہی خطیب حضرت ابوعبداللہ بن الحاملی سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ

انی اعرف قبر معروف الکرخی منذ سبعین سنة ما قصده مهموم الا فرج الله

همه

میں حضرت معروف کرخی کی مزار مبارک ستر برس سے جانتا ہوں جو مصیبت زدہ بھی اس مزار مبارک کا ارادہ کر کے آئے اور خدا سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور فرما دیتے ہیں۔۔

ضرب شمشیر ص ۱۷، ۱۸

قارئین کرام یہ تمام عبارات غریب کرامات بعد الموت کے خوشے ہیں جو دبی ہوئی لسان میں لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ مزارات پر جا کر وہاں اپنی حاجات مانگو یہ تریاق مجرب ہیں۔ اور صاحب قبر حضرت کلاں نے صاحبزادوں سے کہا کہ بارش بہت ہوگی یہ واقعی عجیب کرامت ہے کہ حضرت صاحب نے صاحبزدوں سے باتیں بھی کی اگر چہ ان دونوں کا تو یہ خیال تھا کہ حضرت صاحب مردہ ہے جواب نہیں دے سکتا اور پھر بارش خوب برسنے کی خوشخبری بھی دی سبحان اللہ مفاتح الغیب جن کے بارے میں لا یعلمها الا الله کا صریح فیصلہ موجود ہے ان میں بھی ان لوگوں کے نزدیک کرامت بعد الموت کے ذریعے جواز کی راہ ممکن یکہ واقع ہے۔

## حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ

(۳٤) عن ابی عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مفاتیح الغیب خمس لا یعلمها الا الله ولا یعلم متی یاتی المطر احد الا الله



...

بخاری ص ۱۰۹۷/۲، ص ۶۶۶/۲، ص ۷۰۴/۲، ص ۱۴۱/۱، مسند احمد ص ۲۴، ۵۲، ۵۸، ج ۲۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیب کے پانچ مفاتیح ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔۔۔۔ قارئین کرام ہر وہ کرامت جو شریعت محمدی سے متضاد و متصادم ہو وہ شیطان کا فریب تصور کر کے رد کرنا ضروری ہے اور شیطان تو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بہت کچھ کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تفصیل پہلے گزر چکی لہٰذا کوئی مردہ ولی اللہ یا زندہ ولی اللہ جو دور اور غائب ہو نہ کچھ مدد و نصرت کر سکتا ہے اور نہ اس کو پکارنا کوئی جواز رکھتا ہے۔ اس کو کرامت بعد الموت کا نام دینا لوگوں کو گمراہ کرنا ہے غائبانہ اور مافوق الاسباب پکارنے کا لائق صرف ایک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور استعانت اسی ہی سے مانگنا چاہیے۔ فرمان الٰہی ہے۔

ایاك نستعین. الفاتحه

اور خاص تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں

اور فرماتے ہیں۔

استعینوا بالصبر و الصلوٰة. بقره ٤٥، ١٥٣

صبر اور نماز کے ذریعے اللہ جل شانہ سے مدد مانگو۔

اور موسیٰ علیہ السلام قوم کو کہتے ہیں۔

استعینوا بالله واصبروا. اعراف ١٢٨

اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صبر اختیار کرو



Scanned by CamScanner

حضرت یعقوب الصلوۃ والسلام بیٹوں کو کہتے ہیں

واللہ المستعان یوسف ۱۸

اور اللہ ہی سے مدد مانگی گئی ہے۔

فرمان خداوندی ہے

وربنا الرحمن المستعان الانبیاء ۱۱۲

اور ہمارا رب بہت مہربان ہے جس سے مدد مانگی گئی ہے۔

حدیث حضرت عبداللہ بن عباسؓ

(۳۵) عن ابن عباس رضی الله عنه... اذا سألت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله...

ترمذی ص ۷۸ ج ۲، مسند احمد ص ۲۹۳، ص ۳۰۳، ص ۳۰۷ ج ۱، مشکوۃ ص ۴۵۳ ج

جب تم کچھ مانگنا چاہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو اور جب تم مدد طلب کرو تو اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(۳۶) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم... احرص علی ما ینفعك و استعن بالله.

مسلم ص ۳۳۸/۲، مشکوۃ ص ۴۵۲

جس چیز سے تجھے فائدہ پہنچے اس کا حریص بن جاؤ اور امداد اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرو۔

قارئین کرام تو جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ ہر وہ کرامت جو شریعت سے متضاد و متصادم ہو وہ شیطانی فریب ہوتا ہے۔

علامہ ابواسحاق الشاطبیؒ لکھتے ہیں





ومن ههنا لم یعبأ الناس من الاولیاء و غیرهم بکل کشف او خطاب خالف المشروع بل عدوا انه من الشیطان واذا ثبت فقضایا الاحوال المنقولة عن الاولیاء محتملة.

الموافقات ص ۳۶۵

اور اسی وجہ سے اولیاء کرام اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے ہر اس کشف یا خطاب پر کوئی پروا نہیں کی ہے جو کہ مشروع امر کے خلاف ہو بلکہ انہوں نے اس کو شیطان (کی حرکات) سے شمار کیا ہے اور جب یہ بات ثابت ہوئی ت اولیاء کرام سے نقل شدہ احوال کے فیصلے محتمل ہیں۔ یعنی یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ یہ صحیح ہو اور یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ یہ غیر صحیح ہو۔ اور جب شریعت کے کسی حکم کے خلاف ہو پھر تو اولیاء اللہ اور دیگر لوگوں نے اس کو کوئی التفات ہی نہیں کیا ہے بلکہ اسے شیطان کے مکر میں شمار کیا ہے۔

## ﴿خلاصہ مقصد﴾

قارئین کرام موصوف کے مقرظ اول حمد اللہ صاحب کی عبارت و ینصرون اولیاء هم ویدمرون اعدائهم سے لیکر یہاں تک جتنے کرامات بعد الموت بیان ہوئیں یہ تمام کے تمام شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں اور نا قابل قبول اور واجب الرد ہیں ہم ایسے کرامات کے منکر ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ تا حیات منکر رہیں گے۔

والحمد الله علی ذلك. هلموا شهودا واشهدوا كل مشهد.

## ﴿ظہور کرامت میں حکمت﴾

قائین کرام ظہور کرامت میں جو حکمت ہے جس کو علماء کرام نے بیان کیا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعد الموت صدور کرامت نہیں ہوتا کیونکہ وہ حکمت مفقود ہے متصور نہیں چنانچہ شارح فقہ اکبر۔



Scanned by CamScanner

## ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں

آپ شیخ سہروردیؒ سے نقل کر کے لکھتے ہیں

والحکمة فیه ان یزداد مما یری من خوارق العادات و آثار القدرة یقینا فیقوی عزمه علی الزهد فی الدنیا والخروج من دواعی الهوی فسبیل الصادق مطالبة النفس بالاستقامة فهی کالکرامة انتهی.

شرح فقہ اکبر ص ۹۶ و فی نسخہ ص ۸۰ حاشیہ ۲، شرح العقائد ص ۱۰۶۔

اور ظہور کرامت میں حکمت یہ ہے کہ یہ جو خارق عادات امور دیکھتا ہے اور قدرت کے آثار تو اس کا یقین اور بڑھ جاتا ہے اور اس کا عزم بے رغبتی دنیا کے بارے میں اور خواہشات کے اسباب سے نکلنے میں قوی بن جاتا ہے۔ سو سچے انسان کا طریقہ اپنے نفس سے استقامت کا مطالبہ ہے پس یہی مطالبہ کرامت جیسا ہے۔

تو ظہور کرامت میں حکمت تزہید فی الدنیا اور دواعی خواہشات سے خروج اور استقامت علی الدین ہے اور موت کے بعد یہ مطالبے نہیں ہوتے ہیں۔

## شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں

ومما ینبغی ان یعرف ان الکرامات قد تکون بحسب حاجة الرجل فاذا احتاج الیها الضعیف الایمان او المحتاج اتاه منها ما یقوی ایمانه و یسد حاجته و یکون من هو اکمل ولایة لله منه مستغنیا عن ذلك فلا یأتیه مثل ذلك لعلو درجته و غناه عنها لا لنقص ولایته و لهذا کانت هذه الامور فی التابعین اکثر منها فی الصحابة بخلاف من یجری علی یدیه الخوارق لهدی الخلق و لحاجتهم فهولاء اعظم درجة.

الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان ص ۱۴۹۔

اور جو مناسب ہے کہ پہچان لیا جائے کہ بیشک کرامات کبھی آدمی کی حاجت و ضرورت کے





مطابق ہوتی ہیں سو جب کمزور ایمان والا یا حاجتمند اس کرامت کو محتاج ہوتا ہے تو اس کو ان کرامات سے اس قدر آتا ہے جو اس کے ایمان کو قوی بنائے مضبوط بنائے اور اس کی ضرورت پوری کرے اور جو اس سے اللہ تعالی کی ولایت میں کامل ہو وہ اس کرامت سے مستغنی ہوتا ہے سو اس کو علو مرتبہ اور استغناء کی وجہ سے اس قدر کرامت نہیں آتیں نہ اس وجہ سے کہ اس کی ولایت میں کمی اور نقصان ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ کرامات تابعین میں حضرات صحابہ کرام کی بہ نسبت زیادہ تھیں۔ بخلاف ان لوگوں کے جن کے ہاتھوں پر لوگوں کی ہدایت اور ضرورت کے لئے خرق عادات افعال صادر ہوتے ہیں سو یہ لوگ درجے میں بہت بڑے لوگ ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ وہ دوسروں کے لئے مشعل راہ ہیں تو مزید وثوق و اعتماد کے لئے ایسا ہو جاتا ہے۔

## حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرھندیؒ لکھتے ہیں

این همه کرامات از برائے تقویت یقین عطا میفرمایند و کسے را که صرف یقین داده شده است او را بآن کرامات حاجت بنود

مکتوبات امام ربانی ص ۹۰ دفتر دوم حصہ ہفتم۔

یہ ساری کرامات یقین کی پختگی کے لئے عطا کر دی جاتی ہیں اور جس کو یقین خالص دیا گیا ہو اس کو ان کرامات کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

## ایک جگہ یوں لکھتے ہیں

تلك خیالات تربی بها اطفال الطریقة.

مکتوبات امام ربانی ص ۱۱۳ دفتر اول حصہ سوم مکتوبات ۲۱۱

یہ خیالات ہیں جن کے ذریعے اس طریقت کے چھوٹے بچوں (مبتدین) کی پرورش کی جاتی ہیں۔



Scanned by CamScanner

قارئین کرام۔ آپ خود بھی سوچیں کہ یقین کی پختگی اور مبتدین طریقت کی پرورش کے لئے زندگی میں ضرورت ہوتی ہے بعد الموت تو کچھ ضرورت باقی نہیں ہے تو صدور کرامت کا کیا معنی؟

مولانا عبدالحی لکھنویؒ لکھتے ہیں

مولانا ابوطیب مزاروی" المسئلہ السابعہ میں الکرامۃ للاولیاء حق پر بحث کر کے کرامت بعد الممات کے صدور کے بارے میں مختلف فیھا بین العلماء والاصح عدم الصدور بعد الممات لکھ کر پھر لکھتے ہیں

لما قال علامہ عبدالحی اللکھنویؒ اعتقاد بعض جہلاء کا ہے کہ جو خرق عادت حالت حیات میں کسی وقت فضلا من اللہ تعالیٰ صادر ہوئی تھیں بعد ممات بھی ان بزرگوں سے وہ خرق عادت بالاستقلال صادر ہوتی ہیں یہ حق ہے یا نہیں۔

تو ایسا اعتقاد بیشک خلاف اہل سنت والجماعت ہے خصوصا ہمارے فقہائے احناف کے اصول کی بناء پر محض باطل ہے جو کہ ماہر کتب عقائد وفقہ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اور علم تصوف میں بھی ہمارے بزرگان قادریہ رحمۃ اللہ علیھم خوب تصریح سے لکھتے ہیں دیکھے جس کا جی چاہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مجموعۃ الفتاوی لعبد الحی اللکھنوی الھندی ص ۳۴۱/۱ بحوالہ اکمل الکلام لمناظری اھل الاسلام ص ۴۸ مولانا محمد گلاب مزاروی۔

تبصرہ:

فتاوی مولانا عبدالحیؒ نے ان لوگوں کو جہلاء قرار دیا جن کا یہ عقیدہ ہے کہ جو خرق عادت حالت حیات میں کسی سے صادر ہوتی تھی بعد از موت بھی صادر ہوتی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ایسا اعتقاد بے شک خلاف اہل سنت والجماعت ہے۔ موصوف اور اس قبیل کے لوگوں نے





یہ نام بالکل اپنے لئے الاٹ کیا ہے اور یہ لوگ بزعم خود بلا شرکت غیر اہل سنت والجماعت ہیں۔ اور موصوف نے تو اس خوبصورت اور نمکین نام کا رٹ اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل صفحات ۲۱، ۱۱، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۳۱، ۳۳، ۳۵، ۸۶، ۸۸، ۹۱، ۱۰۰، ۱۰۸، ۱۱۶، ۱۶۰، ۱۷۷ وغیرہ میں تقریباً سترہ مرتبہ کیا ہے اب اگر موصوف اور اس قبیل کے لوگ سچے پکے اہل سنت ہیں تو اس مسئلہ سے دستبردار ہو کر حق کے تابع ہو جائیں کیونکہ

بنتے ہیں وفادار وفا کر کے دکھاؤ۔

کہنے کی وفا اور ہے کرنے کی وفا اور۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو پھر صرف باتوں سے کچھ نہیں بنتا۔ اور پھر مزید مولانا عبدالحی رحمہ اللہ اور صریح الفاظ میں یوں لکھتے ہیں کہ خصوصا ہمارے فقہاء حنفیہ کے اصولوں کی بنا پر (یہ کرامت بعد الموت) محض باطل ہے جو ماہر کتب عقائد و فقہ پر پوشیدہ نہیں ہے مولانا لکھنوی رحمہ اللہ نے کلام الملوک ملوک الکلام کی حیثیت ادا کر دی ہے۔ اور پھر صوفیاء کرام قادریہ رحمھم اللہ کے بارے میں بھی لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس مسئلہ میں خوب تصریح سے لکھا ہے۔

مولانا عبدالسلام صاحب لکھتے ہیں

شیخ سہروردیؒ کی عبارت جو شرح فقہ اکبر نے آپ سے نقل کی ہے نقل کرنے کے بعد مولانا عبدالحی اللکھنویؒ کی عبارت یوں نقل کرتے ہیں و نقل ھذہ العبارۃ مولانا عبد الحی فی مجموعۃ الفتاوی ص ۳۵۸ ج ۱ ثم قال جبکہ کرامت کی حکمت یہ ہے تو معلوم ہوا کہ کرامت بعد الممات نہیں ہے کیونکہ بعد الممات زیادتی یقین کا مطلب نہیں ہے انتھی۔

التبیان ص ۵۸

اور پھر مکتوبات امام ربانی شیخ احمد سرھندیؒ سے یوں نقل کرتے ہیں کرامات اولیاء بمعنی خرق العادۃ تسلب بعد مماتھم۔



Scanned by CamScanner

مکتوبات امام ربانی ص ۲۵۶ ج ۱ تبیان ص ۵۸

اولیاء کی کرامات یعنی خرق عادات امور کا صادر ہونا ان سے ان کی موت کے بعد سلب کیا جاتا ہے۔

قارئین کرام۔ بعد الموت کرامت اس لئے صادر نہیں ہوتی کہ صدور کا فائدہ جو تقویت فی الدین ہے موت پر اس کی انتہاء ہوگئی لھذا صادر ہونا مہمل ہوگا۔

## آثار کرامت

اولیاء کرام سے رحلت کے بعد کرامت کا صدور ثابت نہیں ہے ہاں آثار کرامت اور اس کا ظہور صحیح اور ثابت ہے اور اس سے انکار کرنا درست نہیں ہے اور اس سے وہ لوگوں کی نظروں میں اور معظم مکرم افضل اور صاحب مقام و مرتبہ بن جاتے ہیں۔ ہاں متصرف فی الامور اور دنیاوی نظام چلانے والے، کسی کی مدد کرنے والے یا کسی کو فائدہ دینے والے یا قبر سے آواز دینے والے یا بارش ہونے کی خوشخبری یا مصیبت برپا ہونے وغیرہ وغیرہ کی باتیں کرنے والے جیسا کہ مشرک لوگوں کے خیال ہیں ثابت پھر بھی نہیں ہوتے جس کا کچھ ذکر ''ملا احمد اللہ آف ڈاگئی لکھتا ہے سے لے کر حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ عنوان تک ہو گیا اور کچھ ان شاء اللہ بعد میں ذکر کروں گا جس سے عنید و مناع للخیر ضدو ڈھٹ دھرمی کرنے والے کے سوا کوئی انکار نہیں کر سکے گا۔ دیکھئے آثار کرامت کے کچھ واقعات اور مآخذ و دلائل۔

## دیوار یتامی اور آثار کرامت

فرمان الٰہی ہے

واما الجدار فکان لغلامین یتیمین فی المدینة و کان تحته کنز لهما و کان ابوهما صالحا فاراد ربك ان یبلغا اشدهما و یستخرجا کنزهما رحمة من





ربك.

کھف ۸۲

اور جو دیوار تھی وہ اس شہر میں دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ جوان ہو جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں یہ آپ کے رب کی ان کے لئے رحمت تھی۔

یہ تھا اثر کرامت جدامجد کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تا قیامت لوگوں کی نظروں میں اشرف و افضل اور مرد صالح قرار دیا۔

این سعادت بزور بازو نیست

تانه بخشد خدائے بخشنده

## حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور آثار کرامت

علامہ ابن سعدؒ یوں لکھتے ہیں

(۳۷) عن ربیح بن عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری عن ابیه عن جده قال کنت انا ممن حضر لسعد قبره بالبقیع و کان یفوح علینا المسک کلما حضرنا قبره من تراب حتی انتهینا الی اللحد.

الطبقات الکبری ص ۳/۴۳۱

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے جنت البقیع میں قبر کھودتے تھے اور ہم ہر مرتبہ جب قبر کی مٹی کھودتے رہے اور گرد و غبار اڑتا رہا تو ہم پر مشک کی خوشبو بھڑکتی رہی یہاں تک کہ ہم لحد تک پہنچ گئے۔ یہی روایت علامہ ذھبی رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف سیر اعلام النبلاء ص ۲۸۹/۱ ص ۲۹۵/۱ میں ذکر کی ہے۔



Scanned by CamScanner

## ﴿مولانا یوسف کاندھلویؒ اور ترجمہ﴾

اور مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ نے یوں نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے حضرت سعدؓ کے لئے بقیع میں قبر کھودی تھی۔ جب کبھی ہم کھودتے اور مٹی کا کوئی حصہ ہم پر آپڑتا تو ہم پر مشک جیسی خوشبو آتی۔ یہاں تک کہ ہم نے ان کی لحد کھودی۔

حیاۃ الصحابہ ص ۶۷۷ حصہ دہم جلد سوم

## ﴿حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت﴾

الامام الحافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیساپوریؒ یوں روایت نقل کرتے ہیں۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ:

(۳۸) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اھتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ

المستدرک ص ۲۲۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عرش الٰہی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے حرکت میں آیا۔ یعنی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی روح کے لئے خوش ہوگیا کہ اس کا روح یہاں آئے گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت امام بخاریؒ ج ۱ ص ۵۳۶، اور امام مسلمؒ نے ص ۲/۲۹۴، امام ترمذیؒ نے ترمذی ص ۲/۲۲۴ میں ذکر کیا ہے اور پھر لکھتے ہیں

و فی الباب عن اسید بن حضیر وابی سعید و رمیثة. ھذا حدیث صحیح.

الترمذی ص ۲/۲۲۴





اس باب میں اسید بن حضیر ابوسعید خدری اور رمیثہ رضی اللہ عنہم سے روایات بھی ہیں اور مسند احمد ص ۳/۲۹۶، ص ۳/۳۴۹ وابن ماجہ ص ۱۴، ۱۵، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۹۸ ج ۸ دار الفکر۔ میں بھی مذکور ہے۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی روایت

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۳۹) لقد اھتز العرش لوفاة سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ.

المستدرک ص ۳/۲۲۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

(۴۰) عن ابن عمر یرفعه اھتز العرش لجب لقاء اللہ سعدا.

سیر اعلام النبلاء ص ۱/۲۹۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت

(۴۱) عن انس بن مالك ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و جنازته موضوعة یعنی سعدا اھتز لھا عرش الرحمن

مسلم ص ۲/۲۹۴

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت

لوگوں کے ساتھ فرشتہ بھی آپ کا جنازہ اٹھا کر چلتے تھے۔

(۴۲) عن انس رضی اللہ عنہ قال لما حملت جنازة سعد بن معاذ قال المنافقون ما اخف جنازته و ذلك لحكمه فی نبی قریظة فبلغ ذلك النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الملائكة تحمله.

الترمذی ص ۲/۲۲۴، المستدرک ص ۳/۲۲۸



Scanned by CamScanner

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھالیا گیا تو منافقین نے کہا کہ کیا خفیف اور ہلکا جنازہ ہے آپ کا۔ اور یہ بنی قریظہ کے بارے میں آپ کے فیصلہ کی وجہ سے کہتے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچ گئی سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے بھی تمہارے ساتھ آپ کا جنازہ اٹھا کر لے چلے تھے۔

## حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور مذکور اثر کرامت

امام ذھبی رحمہ اللہ یہ حدیث حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یوں روایت کرتے ہیں۔

(٤٢) عن الحسن البصری قال : کان سعد بادنا فلما حملوه و جد واله خفة فقال رجال من المنافقین: والله ان کان لبادنا وما حملنا اخف منه فبلغ ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان له حملة غیر کم والذی نفسی بیده لقد استبشرت الملائکة بروح سعد و اهتزله العرش .

سیر اعلام النبلاء ص ۲۸۳

لیکن اس روایت میں انقطاع اور جہالت ہے اور الحمد للہ ہمارا استدلال اس روایت سے نہیں ہے ہم نے اس کو جہاذ کر کیا۔

## حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ اور مذکور اثر کرامت

امام ذھبیؒ نے ایک روایت یوں ذکر کی ہے

(٤٤) عن محمود بن لبید... ثم خرج به قال: یقول له القوم: ما حملنا یا رسول الله مینا اخف علینا منه قال: ما یمنعه ان یخف و قد هبط من الملائکة کذا و کذا لم یهبطوا قط قبل یومهم قد حملوه معکم.

سیر اعلام النبلاء ص ۲۸۷





اور اس روایت کی سند حسن ہے

## حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت

فرشتے چاہتے تھے کہ ہم سعد رضی اللہ عنہ کو حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی طرح غسل دیں۔ چنانچہ حضرت علامہ ذھبیؒ یوں روایت نقل کرتے ہیں۔

(٤٥) عن محمود بن لبید رضی الله عنه.... و جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فقیل انطلقوا به فخرج و خرجنا معه و اسرع حتی تقطعت شسوع نعالنا و سقطت اردیتنا فشکا ذلك الیه اصحابه فقال انی اخاف ان تسبقنا الیه الملائکة فتغسله کما غسلت حنظلة.

سیر اعلام النبلاء ص ۲۸۷/۱

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔۔۔۔۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آیا پس کہا گیا کہ اس کو لے جائیں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک جلدی کی کہ ہمارے جوتوں کے تسمے ٹوٹ گئے اور ہمارے چادریں گر پڑیں سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کی شکایت آپ] کو کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ فرشتے ہم سے سبقت نہ کریں کہ حضرت سعد بن معاذ کو غسل دیں جیسا کہ انہوں نے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دیا تھا۔

## حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت

آپ کی قبر کی مٹی مشک بن گئی۔

روایت یوں منقول ہے

(٤٦) عن محمد بن شرحبیل بن حسنة قال: اخذ انسان قبضة من تراب قبر



Scanned by CamScanner

سعد فذهب بها ثم نظر فاذا هی مسك.

سیر اعلام النبلاء ص ۲۸۹/۱ للذهبی الطبقات الکبری ص ۴۳۱ ج ۳ لابن سعدؒ

رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ نے یہ روایت اسی طرح ذکر کی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ کسی شخص نے حضرت سعدؓ کی قبر سے ایک مٹھی بھری اور اس کو لے گیا۔ اس کے بعد جب اس مٹی کی طرف دیکھا تو وہ مشک تھی۔ حیاۃ الصحابہؓ ص ۶۷۷ ج ۳ حصہ دہم

## ﴿حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت﴾

فرشتوں نے آپ کو غسل دیا۔ روایت یوں ہے۔

(٤٧) عن یحیی بن عباد بن عبد الله عن ابیه عن جده رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول عند قتل حنظلة بی ابی عامر بعد ان التقی هو وابو سفیان بن الحارث حین علاه شداد بن الاسود بالسیف فقتله فقال رسول الله صلی الله علیه وسم ان صاحبکم تغسله الملائکة فسالو صاحبه فقالت: انه خرج لما سمع الهائعة وهو جنب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لذلك غسلته الملائکة.

المستدرک ص ۲۲۵ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۲، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ص ۲/۵۹

یحیی بن عباد بن عبداللہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کے قتل کے موقع پر کہتے تھے جب حضرت حنظلہ اور ابو سفیان بن حارث ایک دوسرے سے مل گئے جب شداد بن الاسود نے تلوار کے ساتھ اس پر حملہ کیا پس اس کو قتل کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کے ساتھی کو فرشتے





غسل دے رہیں تھے پس انہوں نے انکی بیوی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ انہوں نے جب دشمن کی آواز سن لی تو نکل گیا اس حال میں کہ وہ جب تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لئے تو فرشتے اس کو غسل دیتے تھے۔

علامہ ابن الاثیر شیبانیؒ لکھتے ہیں

اس روایت کے بعد یوں لکھتے ہیں

و کفی بهذا شرفا و منزلة عند الله تعالیٰ.

اسد الغابہ ص ۵۹ ج ۲

اور یہ آپ کی کافی شرافت اور مقام و مرتبہ ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور پھر علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ ایک روایت یوں ذکر کرتا ہے جس میں تین دیگر اشخاص کے آثار کرامت کا ذکر ہے۔

(٤٨) روی قتادة عن انس قال افتخرت الاوس والخزرج فقالت الاوس منا غسیل الملائکة حنظلة و منا الذی حمته الابر عاصم بن ثابت و منا الذی اهتز لموته عرش الرحمن سعد بن معاذ و منا من اجیزت شهادته بشهادة رجلین خزیمة بن ثابت...

اسد الغابہ ص ۲/۲۰

حضرت قتادہؓ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ اوس اور خزرج دونوں فخر کرنے لگے سو اوس قبیلے نے کہا کہ ہم میں سے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ ہے جس کو فرشتوں نے غسل دیا ہے اور ہم میں سے وہی شخصیت حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ ہے جس کی بھڑوں کے جھنڈ نے حفاظت کی اور ہم میں سے وہی شخصیت ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جس کی موت کے لئے اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آیا اور ہم میں سے وہی شخصیت ہے جس کی شہادت دو آدمیوں کی شہادت قرار پائی ہے یعنی حضرت خزیمہ



Scanned by CamScanner

بن ثابت رضی اللہ عنہ

## ﴿حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت﴾

شہادت کے بعد فرشتوں نے آسمان پر اٹھالیا اور پھر فرشتوں نے دفن کر لیا۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ یوں روایت کرتے ہیں

(۴۹) عن عائشة رضی الله عنها.... و اسر عمرو بن امية الضمری قال له عامر بن الطفيل من هذا و اشار الی قتيل فقال له عمرو بن امية هذا عامر بن فهيرة فقال لقد رائيته بعد ما قتل رفع الی السماء حتی انی لا نظر الی السماء بينه و بين الارض ثم وضع...

بخاری ص ۵۸۷ ج ۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔۔۔ اور عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ قید کیا گیا عامر بن طفیل نے آپ کو ایک مقتول کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ کون ہے؟ تو عمرو بن امیہؓ نے کہا کہ یہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہے تو عامر بن طفیل نے کہا کہ بے شک میں نے اس کو قتل ہونے کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا یہاں تک کہ میں نے آسمان کو اس کے اور زمین کے درمیان دیکھا اور پھر زمین پر رکھا گیا۔

علامہ ابن سعد رحمہ اللہ لکھتے ہیں

(۵۰) فقال: قتله رجل من بنی كلاب يقال له جبار بن سلمیٰ لما طعنه قال: فزت والله و رفع الی السماء علوا فاسلم جبار بن سلمی لما رأی من قتل عامر بن فهيرة ورفعه وقال رسول الله عليه وسلم: ان الملائكة وارت جثته وانزل عليين.

الطبقات الکبری ص ۵۲ ج ۲۔ ص ۲/۵۴۔





تو عامر بن طفیل نے کہا کہ اس کو بنی کلاب میں سے ایک آدمی نے قتل کیا ہے جس کو جبار بن سلمی کہتے ہیں جب اس کو نیزے سے مارا تو آپ نے کہا واللہ میں کامیاب ہو گیا اور آسمان تک اٹھالیا گیا تو جبار بن سلمی نے جب حضرت عامر بن فہیرہ کی قتل (ہونے کی خوشی فرت میں کامیاب ہوا) اور اس کا اٹھا کر لینا دیکھا تو مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے آپ کا جثہ دفن کیا ہے اور اس کی روح علیین مقام میں ڈھیر اڈال چکی ہے اسی طرح یہ مضمون اور روایت دیکھئے مندرجہ ذیل کتب میں۔

اسرار الغابہ ص ۹۱ ج ۳۔ البدایۃ والنہایۃ ص ۳۰۳ ج ۵، حیاۃ الصحابہ ص ۳/۲۷۸، حلیۃ الاولیاء ص ۱۵۵، ص ۱۵۶ ج ۱۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان۔

## ﴿حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت﴾

اللہ تعالیٰ نے آپ کی جسد کی حفاظت کے لئے بھڑ کی جھنڈ کو بھیج دیا اور رات کو زوردار بارش برسا کر آپ کے بدن کی حفاظت فرمائی ورنہ مشرکین کا ارادہ تھا کہ آپ کا سر کاٹ کر دشمنوں کو دکھائے چنانچہ یوں حدیث امام بخاریؒ اور دیگر محدثین ذکر کرتے ہیں۔

(۵۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه... و بعث ناس من قريش الی عاصم بن ثابت حين حدثوا انه قتل ان يؤتو ابشئی منه يعرف و كان قتل رجلا عظيمامن عظمآنهم فبعث الله مثل الظلة من الدبر فحمته من رسلهم فلم يقدو ا ان يقطعوا منه شيئا.

بخاری ص ۵۶۹، ص ۵۸۶ ج ۲۔، مسند احمد ص ۲۹۵، ص ۳۱۱ ج ۲۔ حلیۃ الاولیاء، ابی نعیم الاصفہانی ص ۱۵۶، ص ۱۵۷، اسد الغابہ ص ۷۴ ج ۳۔ الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ص ۲۴۵ ج ۲، البدایہ والنہایہ ص ۴/۴۲، ص ۶۷ ج ۴۔ تفسیر المظہری ص ۲۴۶/۱۔ الطبقات الکبری ص ۲/۵۵، ص ۲/۵۶۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ حضرت عاصم بن ثابتؓ شہید کر دیئے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے تا کہ ان کے



Scanned by CamScanner

جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے وہ پہچانا جا سکے کیونکہ آپ نے بھی (بدر میں) ان کے ایک سردار کو قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر بادل کی طرح شہد کی مکھیوں کے پرے بھیج دیئے اور انہوں نے آپ کے جسم کی کفار قریش کے ان فرستادوں سے حفاظت کی۔ چنانچہ وہ آپ کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔

ترجمہ اردو از شرح تفہیم البخاری ص ۲/۴۸۰، ص ۲/۴۸۱ مولانا ظہور الباری

علامہ ابو نعیم اصفہانی لکھتے ہیں:

آپ مزید یوں لکھتے ہیں۔۔۔۔

(۵۲) فمنعه الدبر فلما حالوا بينهم و بينه قالوا دعوه حتى يمسى فيذهب عنه ثم نأخذه فبعث الله الوادى فاحتمل عاصما فانطلق به.

حلیۃ الاولیاء ص ۱/۱۵۶۔

پس اس کی حفاظت شہد کی مکھیوں نے کی پس جب یہ ان لوگوں اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے درمیان رکاوٹ بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ اس کو اب چھوڑ دو یہاں تک کہ شام ہو جائے پس یہ شہد کی مکھیاں اس سے واپس ہو جائینگی پھر ہم اس سے کوئی حصہ کاٹ لیں گے۔ سو اللہ تعالیٰ نے بارش کر کے وادی کو بہایا پس حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے چلا۔

علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

(۵۳) فلما اعجزهم قالوا ان الدبر سيذهب اذا جاء الليل فبعث الله مطرا فجاء سيل فحمله فلم يوجد و كان قد عاهد الله تعالىٰ ان لا يمس مشركا ولا يمسه مشرك فحماه الله تعالىٰ بالدبر بعد وفاته فسمى حمى الدبر.

اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ص ۴/۷۲ ج ۳۔

جب شہد کی مکھیوں نے ان کو عاجز کر دیا تو انہوں نے کہا کہ یہ شہد کی مکھیاں عنقریب چلے جائیں گی جب رات آ جائے (تو ہم اس کا سر کاٹ دیں گے) پس اللہ تعالیٰ نے بارش بر





سائی سو سیلاب آیا پس اس کو اٹھا لیا سو نہیں پایا گیا اور بے شک آپ نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ مشرک سے ہاتھ نہیں لگائے گا اور نہ مشرک اس کو ہاتھ لگائے گا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی وفات کے بعد شہد کی مکھیوں کے ذریعے اس کی حفاظت کی پس اسی وجہ سے وہ حمی الدبر کی نام سے موسوم ہوا۔ یہ سب کچھ علامہ بحر العلوم سید امیر علی ملیح آبادیؒ نے مواہب الرحمٰن ص ۱۶۶ جز ۲ میں لکھا ہے۔

## ﴿حضرت حبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت﴾

شہید ہونے کے چالیس دن بعد بھی بالکل تر و تازہ تھے اور زخموں کا خون بھی تر و تازہ تھا اور اس کی بو مشک کی خوشبو تھی اور اس کی لاش زمین نگل گئی۔ چنانچہ ائمہ محدثین اور علماء کرام یوں روایت ذکر کرتے ہیں۔۔۔

(۵۴) فلما بلغ النبى صلى الله عليه وسلم هذا الخبر قال لاصحابه ايكم ينزل خبيبا عن خشبته وله الجنة. فقال الزبير: انا يا رسول الله و صاحبى المقداد بن الاسود فخر جايمشيان بالليل و يكتمان بالنهار حتى اتيا التنعيم ليلا واذا حول الخشبة اربعون رجلا من المشركين نائمون نشاوى فانزلاه فاذا هو رطب ينثنى لم يتغير منه شئى بعد اربعين يوما و يده على جراحته و هى تبض دما اللون لون الدم و الريح ريح المسك فحمله الزبير على فرسه و ساروا فانتبه الكفار و قد فقدوا خبيبا فاخبرو اقريشا فركب منهم سبعون فلما لحقوهم قذف الزبير خبيبا فابتلعته الارض فسمى بليغ الارض.

تفسیر البغوی معالم التنزیل ص ۱۳۲ ج ۱۔ التفسیر المظہری ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ج ۱، تفسیر الخازن ص ۱۴۶ ج ۱، السراج المنیر ص ۲۱۴، البدایہ والنہایہ ص ۴/۶۹۔

بحر العلوم علامہ سید امیر علی ملیح آبادیؒ مندرجہ ذیل روایت یوں نقل ذکر کرتا ہے



Scanned by CamScanner

پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی آپ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ کون شخص ایسا ہے کہ خبیب کو اس لکڑی پر سے جس پر سول دیئے ہوئے لٹکے ہیں اتارے اور اس کے واسطے جنت ہے تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بولے کہ میں ہوں یا رسول اللہ اور میرے دوست مقداد بن الاسود۔ پس دونوں نکلے کہ رات میں چلا کرتے اور دن کو چھپے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ رات میں تنعیم کے مقام پر آئے اور دیکھا کہ وہاں سولی کے گرد چالیس مشرک سو رہے ہیں۔ پس دونوں نے ترکیب سے حضرت خبیب کی لاش کو سولی پر سے اتارا اور دیکھا تو تر تھی اور بدن میں سے کچھ بھی متغیر نہیں ہوا تھا حالانکہ چالیس روز سے اوپر ہو چکے تھے اور ان کا ہاتھ ان کے زخم پر رکھا تھا اور اس میں سے خون رستا تھا جس کا رنگ تو خون کا رنگ تھا اور اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ پس زبیرؓ نے ان کو اپنے گھوڑے پر لاد لیا اور چل دیئے پس جب کافر چونکے تو دیکھا کہ خبیب کی لاش نہیں ہے۔ پس قریش کو خبر دار کیا پس ان میں سے ستر سوار دوڑ پڑے پس جب حضرت زبیر و مقداد رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچ گئے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش کو گھوڑے سے نیچے ڈال دیا اور زمین اس کو نگل گئی اسی سے ان کو بلیغ الارض کہتے ہیں۔

تفسیر مواھب الرحمٰن ص ۱۶۷ ج ۲

## ﴿حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اور اثر کرامت﴾

آپ کے دفن ہونے کے بعد آپ کی قبر سے خوشبو مہکتی رہی۔

### علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

رحین ما دفن فاحت من قبرہ رائحة غالیة اطیب من ریح المسك ثم دام ذلك ایاما ثم جعلت تری سواری بیض بحذاء قبرہ.

البدایۃ والنہایۃ۔ ص ۳۰ ج ۱۱۔





اور جب دفن کیا گیا تو آپ کی قبر سے ایک بیش قیمت خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار بو پھیلنے لگی اور یہ ہمیشہ کئی دنوں تک جاری تھی پھر آپ کے قبر کے برابر سفید ستون دیکھے جاتے تھے۔

### علامہ ذھبیؒ لکھتے ہیں

فلما دفناہ فاح من تراب قبرہ رائحة غالیة اطیب من المسك فدام ذلك ایاما ثم علت سواری بیض فی السماء مستطیلة بحذاء قبرہ.

سیر اعلام النبلاء ص ۴۶۷ ج ۱۲۔

ابو منصور غالب بن جبریل کہتے ہیں کہ جب ہم نے اس کو دفن کیا تو آپ کی قبر سے ایک بیش قیمت خوشبو پھیلنے لگی جو مشک سے زیادہ اچھی خوشبو تھی پس یہ کئی دنوں تک ہمیشہ تھی۔ پھر آپ کی قبر کے برابر آسمان میں سفید ستون بلند ہو گئے۔

### علامہ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

ووضعناہ فی حفرتہ فاح من تراب قبرہ رائحة طیبة کالمسك و دامت ایاما.

ھدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ۵۱۸

### شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ لکھتے ہیں

دفن کے بعد سنا ہے کہ مدتوں آپ کی قبر مبارک سے نہایت زوردار خوشبو مہکتی رہی۔

تقریر بخاری ص ۴۰

### مولانا حافظ ادریس اشرفی لکھتے ہیں

سب سے پہلا امر جو کہ آپ کی ذات مبارک سے موسوم ہوا وہ یہ تھا کہ آپ کی تدفین کے فوراً بعد آپ کی قبر مبارک سے مشک کی طرح مہکتی ہوئی خوشبو آئی اور عرصہ تک لوگ اس قبر پر اس کی زیارت کرتے اور اس مٹی کی خوشبو سونگھنے کے لیے آتے رہے۔ صحیح بخاری مع اردو



Scanned by CamScanner

شرح صحیح البخاری ص ۳۱ ج ۱، مولانا ظہور الباری اعظمی۔

الی رأیت احد عشر کوکبا.

تبصرہ بر مآخذ گزشتہ

قارئین کرام یہ ہیں وہ آثار کرامات جن سے لوگ استدلال کرتے ہیں کہ یہ کرامات بعد الموت ہیں اور کرامات کا صدور اب بھی ان اولیاء اللہ سے منقطع نہیں ہے۔ اور اس لئے تو یہ لوگ لکھتے ہیں کہ ینصرون اولیاء هم و یدمرون اعدائهم۔ البصائر ص ۱۶ اور اس کی کئی مثالیں، عبارات اور حوالے ہم نے پہلے ذکر کئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مزارات اور درگاہیں اب بھی کافی آباد ہیں اور مشرکین وہاں جا کر مرادیں مانگتے ہیں نذر و نیازیں پیش کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اصحاب مزارات ہم کو دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ فلان آیا ہے اور فلان تکلیف میں مبتلا ہے۔ اور ہمارا برا بھلا ان کے ہاتھوں میں ہے حالانکہ ان چیزوں کا کرامت بعد الموت سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے اور ہم ایسی کرامات کے قائل نہیں ہیں یہ تو مشرکین کا عقیدہ تھا کہ هولاء شفعاء نا عند الله . یونس ۱۸ . ما نعبد هم الا لیقربونا الی الله زلفا۔ الزمر ۳۔

اب بھی ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہ لوگ ان امراض دور کرنے کے ذمہ دار ہیں اور یہ کرامات شمار کرتے ہیں ہمارے قریب تور ڈھیر میں میاں گل بابا کی اولاد اب بھی شرکیہ دم میں کہتے ہیں۔ تیوری خدا دی خدا رسول دی میاں گل بابا دی چار اپتراں دی داڑاں دا پھوئیں دا ذمہ دار خدایا تو اپنے حکم تے جوڑ کریں۔

ترجمہ: چیچک دانے کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ تجھے خدا کی، رسول کی میاں گل بابا کی، اس کے چار بیٹوں کی قسم دیتا ہوں جو چیچک دانوں کا ذمہ دار ہے کہ تو اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جا۔

قارئین کرام: اولیاء اللہ اصحاب کرامات تھے اب بھی ہیں اور ابد الآباد کے لئے





رہیں گے جیسا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اصحاب معجزات تھے اب بھی ہیں اور ابد الآباد تک رہیں گے لیکن اب جیسا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے صدور معجزات نہیں اسی طرح اولیاء کرام سے صدور کرامات نہیں ہو سکتا صاحب کرامت ہونا الگ چیز ہے اور صدور ہونا الگ چیز ہے۔

دیکھئے یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کی کرامت ہے کہ ہم نے جب تک ان کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنھم ذکر نہیں کیا ہو تو دل خوش نہیں ہوتا اولیاء کرام اور علماء عظام کے ناموں سے رحمہ اللہ ذکر نہیں کیا ہو تو ان کا نام غیر تمام محسوس لگتا ہے۔ اسی طرح ان سے محبت کرنا ان کی کرامت ہے لیکن صدور از کجا؟

موصوف نے بھی بعض ایسے آثار کرامات کو کرامات بعد الموت شمار کیا ہے جیسا کہ حضرت عاصم بن ثابت اور حضرت خبیب رضی اللہ عنھما کے آثار کرامات کو کرامات بعد الموت شمار کئے ہیں دیکھئے

اظہار الحق ص ۱۳۵۔۔۔۱۴۰۔

یا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نہر کظامہ کھودنے اور شہداء احد کا واقعہ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی جنازے میں فرشتوں کی شرکت کرنا اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر فرشتوں کا سایہ کرنا۔

اظہار الحق ص ۱۴۲۔

یا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتوں کا غسل دینا۔ یا حضرت ابو معاویہ رضی اللہ کی قبر سے خوشبو دور تک پھیلنا یا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی مشک بن جانا۔ دیکھئے

ص ۱۴۳، ص ۱۴۴، ص ۱۴۵۔

یا حضرت عامر بن فہیر رضی اللہ عنہ کی لاش کی آسمان تک بلند ہونے اور فرشتوں کی تدفین کا



Scanned by CamScanner

واقعہ۔

ص ۱۴۶۔

جن کے جواب سے میں فارغ الذمہ ہو گیا ہوں والحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو صحیح بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وصلی اللہ علی النبی الکریم

## ثابت البنانی رحمہ اللہ کی روایت پر کلام

ہاں بعض دیگر پر میں تفصیل اور کلام کرتا ہوں جن میں پہلا حضرت ثابت البنانی رحمہ اللہ کا واقعہ ہے۔

لیجئے موصوف کی زبانی۔ لکھتا ہے حضرت ثابت بنانیؒ کی کرامت (موصوف کا یہ خیال ہے کہ یہ صحابی ہے اور حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ تابعی ہے دیکھئے تھذیب التھذیب ص ۲ ج ۲، الطبقات الکبری ص ۲۳۲ ج ۷۔ الکامل لابن عدی ص ۳۰۷ ج ۲، الجرح والتعدیل ص ۴۴۹ ج ۲، سیر اعلام النبلاء ص ۲۲۰ ج ۵) حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ قسم اللہ وحدہ لاشریک لہ کی کھا کر کہتے ہیں کہ میں نے ثابت بنانیؒ کو ان کی لحد میں رکھا اور میرے ساتھ حمید طویل بھی تھے جب ہم نے ان پر کچی اینٹیں چنیں تو ایک اینٹ گر پڑی میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ اے اللہ اگر کسی کو آپ نے قبر میں نماز پڑھنا عطا فرمایا ہے تو مجھ کو بھی عطاء کیجئے سو خدا تعالیٰ نے ان کی دعا رد نہیں فرمائی۔ بلکہ جیسا موسیٰ علیہ السلام کو یہ دولت عطاء فرمائی ہے۔ اخرجہ مسلم، اس طرح ان کو عطا ہوئی۔

اظہار الحق ص ۱۳۱، ۱۳۲۔

یہ روایت حافظ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ المتوفی ۴۳۰ھ نے یوں ذکر کی ہے۔

۲۵۶۸۔ حدثنا عثمان بن محمد العثمانی قال: حدثنا اسماعیل بن علی





الکرابیسی قال: حدثنی محمد بن سلیمان القزاز قال: حدثنا شیبان بن جسر عن ابیہ قال انا واللہ..

حلیۃ الاولیا ص ۳۶۲ ج ۲۔

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس روایت میں پانچ راوی ہیں۔ عثمان بن محمد العثمانی، اسماعیل بن علی الکرابیسی، محمد بن سلیمان القزاز، شیبان بن جسر، جسر۔ پہلے چار تو مجہول راوی ہیں کہ کہیں بھی مجھے ان کا ترجمہ نہیں ملا اگرچہ الحمدللہ کافی ورق گردانی کر چکا ہوں۔ اور پانچواں راوی جسر ہے جس پر کلام ہے۔

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

قال عثمان الدارمی سالت ابن معین عنه فقال لیس بشئی. و قال ابو حاتم الرازی: ما اری بحدیثه بأسا. و قال الجوز جانی واهی الحدیث و قال ابن عدی لا اعرف له کثیر روایة و قال النسائی ضعیف و قال فی موضع آخر جسر لیس بثقة ولا یکتب حدیثه. . و قال الدار قطنی لیس بالقوی.

تھذیب التھذیب ص ۲/۷۹

حضرت عثمان دارمیؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن معینؒ سے اس کے بارے میں پوچھا پس اس نے کہا کہ یہ لیس بشئی ہے۔ اور ابوحاتم رازیؒ نے فرمایا کہ میں اس کی احادیث پر کوئی باک نہیں کرتا ہوں۔ اور جوزجانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ کمزور حدیثوں والا ہے۔ اور ابن عدیؒ نے فرمایا ہے کہ میں اس کے لئے زیادہ روایات نہیں جانتا اور امام نسائیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ ضعیف ہے اور ایک مقام میں فرمایا ہے کہ جسر ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی اور امام دارقطنیؒ نے فرمایا ہے کہ آپ قوی نہیں ہے۔

الامام الحافظ علامہ ذھبیؒ لکھتے ہیں



Scanned by CamScanner

صعفه النسائی.

المغنی فی الضعفاء ص ۲۰۵ ج ۱۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے اس کو ضعف کی نسبت کی ہے کہ یہ ضعیف ہے۔

اور میزان میں یوں لکھتے ہیں

صعفه النسائی و قال الجوزجانی: و اهی الحدیث و قال ابن معین لیس بشئی و قال ابو حاتم ما اری به بأسا.

میزان الاعتدال ص ۳۹۸ ج ۱۔

امام ابوحاتم الرازیؒ لکھتے ہیں

هو یماشی لا اری بحدیثه بأسا. حدثنا عثمان بن سعید الدارمی قال سألت یحیی بن معین عن جسر بن الحسن قال: لیس بشئی.

کتاب الجرح والتعدیل ص ۵۳۸ ج ۲۔

الامام الحافظ یوسف بن عبدالرحمٰن المزیؒ لکھتے ہیں

قال عثمان بن سعید الدارمی: سألت یحیی بن معین عن جسر فقال لیس بشئی قال عثمان هو جسر بن الحسن. و قال ابو حاتم: ما اری بحدیثه بأسا. و قال ابو احمد بن عدی سمعت ابن حماد یقول: قال السعدی جسر بن الحسن واهی الحدیث. قال ابن عدی ولا اعرف لجسر هذا کثیر روایة و قال النسائی جسر بن الحسن الکوفی ضعیف و قال فی موضع آخر: جسر لیس بثقة ولا یکتب حدیثه.

تهذیب الکمال ص ۲۴۳ ج ۲

الشیخ عبدالعزیز عزالدین السیروانیؒ لکھتے ہیں

جسر بن الحسن کوفی ضعیف





المجموع فی الضعفاء والمتروکین ص ۷۶

## الاستدراک

کوئی یہ نہ کہے کہ جب ابوحاتم الرازیؒ نے کہا ما اری بحدیثه بأسا تو یہ توثیق کے کلمات ہیں لھذا جسر ثقہ ہوگا کیونکہ اول تو دیگر ارباب جرح وتعدیل نے اس کی تضعیف کی ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ دوم یہ کہ جب امام ابوحاتمؒ اسی طرح الفاظ کہتے ہیں تو مراد اس سے ضعف ہوتا ہے جیسا کہ آپ نے ابراہیم بن عقبہ کے بارے میں فرمایا ہے صالح لا بأس به قلت یحتج بحدیثه قال یکتب حدیثه۔

کتاب الجرح والتعدیل ۲/۱۱۷۔

وہ صالح ہے اس پر کوئی باک نہیں ہے میں (آپ کے بیٹے) نے کہا کہ اس کی احادیث سے استدلال کیا جاسکتا ہے تو فرمایا کہ اس کے احادیث لکھے جاسکتے ہیں۔ یعنی اعتبار کے لئے لکھے جاسکتے ہیں استدلال ان سے نہیں کیا جاسکتا۔

عبیداللہ بن علی بن ابی رافع کے بارے میں فرمایا ہے۔

لا بأس بحدیثه لیس منکر الحدیث قلت یحتج بحدیثه؟ قال لا هو یحدث بشئ یسیر وهو شیخ.

کتاب الجرح والتعدیل ص ۳۲۸ ج ۵

اسکے حدیث پر کوئی باک نہیں منکر حدیث والے نہیں ہیں میں (آپ کے بیٹے) نے کہا کہ ان کی حدیث پر استدلال کیا جاسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ تھوڑی سی حدیث روایت کرتے ہیں اور معمر ہیں۔

اور عنبسہ بن الازہر الشیبانیؒ کے بارے میں فرمایا ہے جب کہ بیٹے نے پوچھا

فقال لا بأس به یکتب حدیثه ولا یحتج به.

کتاب الجرح والتعدیل ص ۴۰۱ ج ۶۔



Scanned by CamScanner

پس فرمایا کہ اس پر کوئی باک نہیں ہے اس کے حدیث لکھی جا سکتی ہیں اور اس پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

سوم یہ کہ اس روایت میں چار مجاہیل ہیں جن کا ترجمہ مجھے کہیں نہیں ملا۔ لھذا اس سے استدلال لا یقوم علی ساق۔ اور اس کی مثال کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار ہے۔ والحمدللہ علی ذلک۔

## ﴿دوسری روایت اور کرامت بعد الموت﴾

موصوف کی صرف اردو عبارت نقل کرتا ہوں لکھتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابیؓ کسی قبر پر بیٹھ گیا اور بوجہ نشان نہ ہونے کے ان کو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے۔ سو دیکھتا کیا ہے کہ اس کے اندر ایک آدمی ہے جو سورۃ الملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس کو پورا ختم کیا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر خبر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت عذاب سے بچانے والی ہے اور نجات دینے والی ہے۔

اظہار الحق ص ۱۳۲۔

الجواب: یہ حدیث ترمذی باب فضائل القرآن ص ۱۱۷ ج ۲ میں ہے لیکن اس سے استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس میں ایک راوی ہے یحیی بن عمرو بن مالک النکری جس پر محدثین اور اصحاب الجرح والتعدیل کا کلام ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں

بضم النون البصری ضعیف و یقال ان حماد بن زید کذبه من السابعة.

تقریب التھذیب ص ۲/۳۱۱

نکری بضمہ نون ہے یہ بصری ہے ضعیف راوی ہے اور کہا جاتا ہے کہ حماد بن زیدؒ نے اس کو





کذب کا نسبت کیا ہے ساتویں طبقے کا راوی ہے۔

اور تھذیب میں یوں لکھتے ہیں

قال ابن معین و ابو زرعة و ابو داؤد والنسائی والدولابی ضعیف و قال الدار قطنی صویلح یعتبر به و قال غیره کان حماد بن زید یرمیه بالکذب. و قال العقیلی لا یتابع علی حدیثه و قال احمد بن حنبل لیس هذا بشئی و قال الساجی منکر الحدیث.

تھذیب التھذیب ص ۲۶۰ ج ۱۱۔

ابن معینؒ اور امام ابوزرعہؒ اور امام ابوداؤدؒ اور امام نسائیؒ اور دولابیؒ کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے اور امام دارقطنیؒ نے کہا ہے کہ یہ کچھ نیک ہے اس کا اعتبار کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ نے کہا ہے کہ حماد بن زیدؒ اس کو جھوٹا سمجھتے اور امام عقیلیؒ نے کہا ہے کہ اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی جائے گی اور امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے کہ یہ لیس بشئی ہے اور ساجیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔ اس کی حدیث منکر ہیں

امام ذھبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

رماه حماد بن زید بالکذب و ضعفه جماعة.

المغنی فی الضعفاء ص ۲/۵۲۵

اور اپنی کتاب الکاشف میں لکھتے ہیں ضعیف۔ ص ۲۳۲ ج ۳

اور میزان میں لکھتے ہیں۔ ضعفه ابو داؤد وغیره و رماه حماد بن زید بالکذب

میزان الاعتدال ص ۳۹۹ ج ۴۔ اور یہی سورۃ الملک والی حدیث بھی ذکر کی ہے۔

محمد بن عمرو بن موسی بن حماد العقیلیؒ لکھتے ہیں:

لا یتابع علی حدیثه... سمعت یحیی یقول: یحیی بن عمرو بن مالك النکری



Scanned by CamScanner

ضعیف۔

کتاب الضعفاء ص ۱۵۲۹ ج ۴

علامہ ابن عدی الجرجانیؒ لکھتے ہیں

عن یحیی قال: یحیی بن عمرو بن مالك النكرى ضعیف. قال النسائی: یحیی بن عمرو بن مالك بصری ضعیف.

الکامل فی الضعفاء ص ۳۷ ج ۹

شیخ الاسلام عبد الرحمٰن بن ابی حاتمؒ لکھتے ہیں

عن یحیی بن معین انه قال یحیی بن عمرو بن مالك النكرى ضعیف. نا عبد الرحمن قال سئل ابو زرعة عن یحیی بن عمرو بن مالك فقال: ضعیف الحدیث.

کتاب الجرح والتعدیل ص ۱۷۷ ج ۹۔

علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں

كان حماد بن زید یرمیه بالكذب و قال یحیی، و ابو زرعة، و النسائی: هو ضعیف و قال الدار قطنی: صویلح یعتبر به.

کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۰۱ ج ۳۔

علامہ ابن حبانؒ لکھتے ہیں

ان حماد بن زید كان یرمی یحیی بن عمرو بن مالك بالكذب.

کتاب المجروحین ص ۲/۲۶۵

الشیخ عبد العزیز عز الدین السیروان لکھتے ہیں

یحیی بن عمرو بن مالك: ضعیف بصری.

المجموع فی الضعفاء والمتروکین ص ۲۴۱





الامام الحافظ یوسف بن عبد الرحمٰن المزیؒ لکھتے ہیں

قال عباس الدوری عن یحیی بن معین و ابو زرعة و ابو داؤد والنسائی و ابو بشر الدولابی: ضعیف. و قال الدار قطنی صویلح یعتبر به. و قال غیره كان حماد بن زید یرمیه بالكذب.

تہذیب الکمال ص ۷۴۴ ج ۱۰۔

## عمرو بن مالک النکری کا ابو الجوزاء سے روایت

اس روایت میں عمرو بن مالک کا استاد ابو الجواز ہے جس کا نام اوس بن عبد اللہ الربعی بصری ہے امام بخاریؒ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ فی اسنادہ نظر۔ التاریخ الکبیر ص ۱۷ ج ۲ اس کی اسناد میں اعتراض ہے۔

علامہ ابن عدی الجرجانیؒ لکھتے ہیں

ابو احمد ابن عدیؒ فی اسنادہ نظر۔ امام بخاریؒ کے قول کا مطلب بیان کرنے سے پہلے یوں لکھتے ہیں:

قال الشیخ: و اوس بن عبد الله ابو الجوزاء هذا یحدث عنه عمرو بن مالك النكرى. یحدث عن ابی الجوزاء هذا ایضا عن ابن عباس قدر عشرة احادیث غیر محفوظة. و ابو الجوزاء روی عن الصحابة: ابن عباس و عائشة و ابن مسعود و غیرهم. و ارجو انه لا بأس به ولا یصحح روایته عنهم انه سمع منهم و قول البخاری فی اسناده نظر انه لم یسمع من مثل ابن مسعود و عائشة و غیرهما لا انه ضعیف عنده.

الکامل لابن عدی ص ۱۰۸ ج ۲۔

شیخ نے فرمایا ہے کہ یہ اوس بن عبد اللہ ابو الجوزاء سے عمرو بن مالک النکریؒ حدیث بیان



Scanned by CamScanner

کرتے ہیں۔ یہ اس ابوالجوزاء سے اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تقریبا دس احادیث بیان کرتے ہیں جو کہ غیر محفوظ روایات ہیں۔ اور ابوالجوزاء صحابہ کرام میں سے ابن عباس اور عائشہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنھم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس پر کوئی باک نہ ہو۔ اور اس کی ان صحابہ کرام سے روایت کو صحیح کی نسبت نہیں کی جا سکتی کہ اس نے ان سے سنی ہوں۔ اور امام بخاریؒ کے قول فی اسنادہ نظر (کا یہی مطلب ہے) کہ آپ نے مثل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرھما سے نہیں سنا ہے۔ یہ نہیں کہ یہ آپ کے ہاں ضعیف ہے۔

علامہ ابن حجرؒ نے بھی یہی کچھ لکھا ہے دیکھئے تھذیب التھذیب ص ۳۸۴ ج ۱۔

قارئین کرام یہ تبارک الذی والی روایت بھی غیر محفوظ ہے جو ابوالجوزاء نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے اور آپ سے عمرو بن مالک النکری نے روایت کی ہے یہ ہے موصوف کی پونجی جو کاسدہ فاسد اور عاطلہ ہے اور پھر بھی اس پر ناز ہے۔

## ﴿موصوف کی تیسری روایت کا حال﴾

لکھتا ہے قبر سے سبحان اللہ کی آواز

بیھقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوابراہیم قاضی نیشاپوریؒ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تب کسی نے اس آدمی کے متعلق آپ سے کہا کہ آپ حضرت شیخ کا عجیب قصہ ہے۔ اس وقت حضرت ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے شخص وہ کیا قصہ ہے۔ اس نے کہا کہ اس سے پہلے میں کفن چور تھا۔ اتفاقا ایک عورت کا انتقال ہو گیا تو میں اس کی قبر پہنچنے کے لیے وہاں گیا اور اس پر نماز بھی پڑھی اور جب کہ رات کو میں نے قبر کھود کر اس کی قبر (کفن) پر اپنا ہاتھ بڑھایا تب اس نے کہا سبحان اللہ یہ کیا عجیب بات ہے کہ ایک جنتی مرد ایک جنتی عورت کا کپڑا کھینچ رہا ہے۔ تجھے خبر بھی ہے کہ تو نے مجھ پر نماز





پڑھی ہے اس کی خدا نے مغفرت فرمائی ہے۔

اظہار الحق ص ۱۳۳۔

قارئین کرام قبل اس سے کہ ہم اس روایت پر کلام کریں کہتے ہیں کہ موصوف نے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا یہ موصوف کی خیانت ہے ایسا یقین دلاتا ہے کہ اس نے خود شعب الایمان کی عربی عبارت حدیث کا ترجمہ ذکر کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ عبارت اس نے فتاوی رحیمیہ جلد اول سے چوری کر کے ذکر کی ہے۔ موصوف پر لے درجے کا چور ہے ورنہ دیدہ باشد کہہ دو اس کو کہ شعب الایمان کا جو صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸ کا تم نے حوالہ دیا ہے ذرا ہم کو یہ کتاب اور صفحہ دکھا دو۔ واللہ باللہ نہیں دکھا سکتا۔

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا کرے جو گھٹنوں کے بل چلے

پہلا جواب شاہ عبدالعزیزؒ اور طبقۂ ثالثہ:

شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ نے امام بیھقی رحمہ اللہ اور ان کی کتابوں کو طبقہ ثالثہ میں شمار کیا ہے اور اس طبقہ کے بارے میں یوں لکھتے ہیں۔

جمعوا فی کتبھم بین الصحیح والحسن والضعیف بل و روایۃ المتھم بالوضع و رجال تلک الکتب منھم الموصوفون بالعدالۃ و منھم مستور الحال و منھم مجھول الحال و لذا اکثر احادیث ھذہ الکتب غیر معمول بھا عند الفقھاء بل انعقد الاجماع علی خلافھا.

العجالۃ النافعۃ ص ۳۱

انہوں نے اپنی کتابوں میں صحیح اور حسن اور ضعیف روایات جمع کی ہیں بلکہ ان لوگوں کے روایات بھی ذکر کی ہیں جو موضوع روایت سے متھم ہیں اور ان کتابوں کے رجال بعض ان میں سے ثقہ اور عادل ہیں بعض مستور الحال ہیں اور بعض کے حال معلوم نہیں (یعنی مجہول



Scanned by CamScanner

ہیں) اور اسی وجہ سے فقہاء کرام کے نزدیک ان کتابوں کے اکثر احادیث پر عمل نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان کے خلاف پر اجماع منعقد ہے۔

قارئین کرام لہٰذا شعب الایمان کی اکثر احادیث غیر معمول بہا ہیں الا ماشاء اللہ جو ثقہ اور عادلین سے روایت ہیں وہ معمول بھی ہیں۔

## ﴿دوسرا جواب: یہ روایت ضعیف ہے﴾

یہ روایت انتہائی ضعیف ہے اس کی سند یوں ہے۔

اخبرنا ابو عبد الله الحافظ قال حدثنی ابو اسحاق ابراهیم بن مجیب بن ابراهیم، حدثنا اسماعیل بن یحیی بن حازم السلمی ، حدثنا خشنام القیابادی عن ابیه عن جده ابی ابراهیم و کان قاضی نیسابور و دخل علیه رجل.

شعب الایمان ص ۳۰۵۸، ۶۴ باب فی الصلاۃ علی من مات من اھل القبلۃ رقم الحدیث ۹۲۶۱۔

اس میں پہلا راوی ابوعبداللہ الحافظ ہے۔ دوسرا راوی ابواسحاق ابراھیم بن مجیب ہے تیسرا راوی اسماعیل بن یحیی بن حازم السلمی ہے چوتھا راوی خشنام قیابادی ہے پانچواں راوی اس کا باپ ہے اور چھٹا راوی اس کا دادا ہے ابوابراہیم اور یہ سارے کے سارے مجاھیل ہیں ان کا ترجمہ مجھے کہیں نہیں ملا۔ صرف خشنامی کا ترجمہ سیر اعلام النبلاء ص ۱۶۷/ ۱۹ ترجمہ ۹۱ میں ملا ہے جو ابوعلی نصر اللہ بن احمد بن عثمان ہے اور یہ بھی قیابادی نہیں ہے لھذا اس روایت سے استدلال سینہ زوری کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ اور موصوف کی عمارت علی شفا جرف ھار ہے

## ﴿موصوف کا تیسری روایت سے استدلال﴾

موصوف کی تیسری روایت کا حشر بھی دیکھئے اور دلی سکون حاصل کیجئے لکھتا ہے حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ کی کرامت: موت کے بعد گفتگو۔ پھر فتاوی رحیمیہ ص ۲۰۳ ج ۱ کی طویل عبارت نقل کی ہے کہ اس نے موت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین





ثلاثہ کے بارے میں کچھ باتیں اور اوصاف بیان فرمائے۔

اظہار الحق ص ۱۳۳_۱۳۴

پہلا جواب: شاید موصوف اینڈ کمپنی خوشی کے مارے پھولے نہ سما سکیں لیکن حقیقت ایسا نہیں بلکہ حضرت زید خارجہ رضی اللہ عنہ نے قبل الموت تکلم کیا ہے جو کہ کرامت بعد الموت کے دیوانے نے بعد الموت کر دیا چنانچہ عز الدین ابوالحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے۔

<u>علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ یوں لکھتے ہیں</u>

واما کلام زید فانه اغمی علیه قبل موته فظنوه میتا فسجو علیه ثوبه ثم راجعته نفسه فتکلم بکلام حفظ عنه فی ابی بکرو عمر و عثمان رضی الله عنهم ثم مات.

اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ص ۲۲۷ ج ۲

اور جو حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کی باتیں کرنا ہے۔ سو آپ پر اپنی موت سے پہلے بے ہوشی طاری ہوگئی سو انہوں نے یہ گمان کیا کہ آپ وفات ہوگئے۔ سو انہوں نے آپ پر آپ کی چادر پھیلا کر ڈال دی۔ پھر آپ کو ہوش آیا پس آپ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنھم کے بارے میں کچھ کلام کیا جو آپ سے یاد کیا گیا اور پھر وفات ہو گئے۔

قارئین کرام یہ عبارت بار بار پڑھیئے اور سوچیئے کہ حضرت زید بن خارجہؓ بے ہوش ہو گیا تو لوگوں نے آپ پر مردہ کا گمان کیا اور چادر آپ پر ڈال کر چھپایا اور جب آپ کو ہوش آیا اور کچھ کلمات فرمانے لگے تو لوگوں نے گمان کیا کہ مردہ نے باتیں کیں حالانکہ ہوش آنے کے بعد باتیں کی ہیں اور بعد کو وفات ہو چکے ہیں۔



Scanned by CamScanner

## دوسرا جواب

اگر موصوف اور اس قبیل کے لوگ پھر بھی زور لگاتے ہیں کہ نہیں آپ نے بعد الموت باتیں کی ہیں اور یہ کرامت بعد الموت کی دلیل ہے تو پھر بھی موصوف کی گاڑی نہیں چل سکتی کیونکہ اس حدیث کی سند میں متعدد روات پر کلام ہے اور حدیث بالکل ضعیف ہے قابل استدلال ہرگز نہیں ہے۔

اس میں ایک راوی ابراھیم بن اسماعیل بن عبدالملک بن ابی محذورہ القرشی الجمحی المکی ہے جو ضعیف ہے۔

علامہ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں

ابو اھیم بن اسماعیل بن عبد الملك بن ابی محزورة مجهول و ضعفه الازدی.

تقریب التھذیب ص ۵۲ ج ۱۔

ابراھیم بن اسماعیل بن عبدالملک بن ابی محذورہ مجہول ہے اور ازدیؒ نے اس کو نسبت ضعف کی کی ہے اور تھذیب میں یوں لکھتے ہیں

روی عن جده و عنه ابو جعفر النفیلی . قلت ضعفه الازدی.

تھذیب التھذیب ص ۱۰۵

آپ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے اور آپ سے ابوجعفر نفیلیؒ روایت کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ازدیؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور لسان المیزان میں یوں لکھتے ہیں۔

لایکاد یعرف قال: یحیی لیس بشئی انتھیٰ. و ذکرہ یعقوب بن سفیان فی باب من یرغب عن الروایة عنهم و ذکرہ ابن الجارود و ابن شاهین فی الضعفاء.

لسان المیزان ص ۳۴ ج ۱۔

قریب نہیں کہ پہچان لیا جائے۔ یحیی بن معین کہتے ہیں کہ آپ لیس بشئی ہیں انتھیٰ اور





یعقوب بن سفیانؒ نے اس کو ان لوگوں کے باب میں ذکر کیا ہے جن سے روایت کرنے سے اعراض کیا جاتا ہے اور ابن جارودؒ اور ابن شاھینؒ نے اس کو ضعیف راویوں میں ذکر کیا ہے۔

حافظ الدنیا علامہ ذھبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

لایکاد یعرف . قال یحیی: لیس بشئی.

میزان الاعتدال ص ۲۰ ج ۱

اور مغنی میں یوں لکھتے ہیں

قال یحیی بن معین: لیس بشئی قلت لایکاد یعرف.

المغنی فی الضعفاء ص ۱۷ ج ۱

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

قال یحیی لیس بشئی.

کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۳ ج ۱۔

دوسرا ضعیف راوی: سلیمان بن احمد

اس طرح اس روایت میں ایک راوی سلیمان بن احمد ہے اس نام پر امام طبرانی کے علاوہ چار اشخاص موسوم ہیں۔ سلیمان بن احمد الواسطیؒ، سلیمان بن احمد المطلیؒ، سلیمان بن احمد السرقسطیؒ، سلیمان بن احمد البرقی اور یہ چاروں اشخاص متکلم فیہم اور ضعیف ہیں۔ مجھے علی التعین راوی کی معلومات تو نہیں ہو سکی لیکن اتنا ضرور معلوم ہوا کہ یہ سارے ضعیف راوی ہیں۔

## سلیمان بن احمد الواسطیؒ اور ائمہ جرح وتعدیل

یہ ضعیف راوی ہے امام بخاریؒ اس کے بارے میں لکھتا ہے فیہ نظر



Scanned by CamScanner

اس کے بارے میں اشکال ہے

اور علامہ ذھبیؒ علامہ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں

کذبه یحیی و ضعفه النسائی. و قال ابن ابی حاتم کتب عنه ابی و احمد و یحیی ثم تغیر و اخذ فی الشرب والمغاز ف فترك. قلت یکنی ابا محمد و اصله دمشقی. قال البخاریؒ فیه نظر.

لسان المیزان ص ۲۷ ج ۳۔ میزان الاعتدال ص ۱۹۴ ج ۲۔

یحیی بن معینؒ نے اس کو جھوٹ کی نسبت کی ہے اور امام نسائیؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابن ابی حاتمؒ نے کہا ہے کہ میرے والد ماجد نے اور امام احمد بن حنبلؒ اور یحیی نے اس سے حدیث لکھیں پھر آپ متغیر ہوئے اور شراب اور گانے بجانے کے اسباب میں لگے پس چھوڑ دیا گیا۔ میں کہتا ہوں ابو محمد کنیہ رکھتا ہے اور اس کا اصل دمشقی ہے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ اس میں اشکال ہے۔ اس پر اعتراض ہے۔

عبداللہ بن عدی الجرجانیؒ لکھتے ہیں

سمعت ابن حماد یقول: قال البخاری: سلیمان بن احمد بن محمد عن الولید بن مسلم فیه نظر.

الکامل فی ضعفاء الرجال ص ۲۹۵ ج ۴۔

الامام الحافظ ابن ابی حاتمؒ لکھتے ہیں

کتب عنه ابی قدیما و قال کتبت عنه قدیما و کان حلوا قدم بغداد فکتب عنه احمد بن حنبل و یحیی بن معین قدیما و تغیر بآخرة اختلط بقاض کان علی واسط فلما کان فی رحلتی الثانیة قدمت واسطا فسالت عنه فقیل لی قد اخذ فی الشرب والمغازف والملاهی فلم اکتب عنه.





میرے والد صاحب نے قدیم وقت میں آپ سے حدیثیں لکھیں اور فرمایا کہ میں نے آپ سے قدیم وقت میں حدیثیں لکھی اور آپ اچھے تھے۔ آپ بغداد آئے سو امام احمد بن حنبلؒ اور یحیی بن معینؒ نے آپ سے حدیثیں لکھیں آپ آخری وقت میں متغیر ہوئے واسط میں قاضی کے ساتھ میل جول رکھا۔ پس جب میں اپنی دوسری رحلت میں آیا سوان کے بارے میں پوچھا تو مجھے کہا گیا کہ وہ شراب، گانے بجانے اور آلات لھو ولعب میں لگ گیا ہے پس میں نے اس سے حدیثیں نہیں لکھیں۔

علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں

ضعفه النسائی . و قال ابن ابی حاتم: کتب عنه ( ابی و ) احمد و یحیی ثم تغیر و اخذ فی الشرب والمغازف فترك و کذبه یحیی.

کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۱۴ ج ۲۔

سلیمان بن احمد المطلیؒ۔ علامہ ذھبی اور ابن حجرؒ لکھتے ہیں

اس پر بھی کلام ہے امام ذھبیؒ لکھتے ہیں

کذبه الدار قطنی.

میزان الاعتدال ص ۱۹۵ ج ۲

اور مغنی میں لکھتے ہیں:

لایوثق به و کذبه الدار قطنی.

المغنی فی الضعفاء ص ۲۳۲ ج ۱، لسان المیزان ص ۲/۷۳

سلیمان بن احمد السرقطیؒ۔ علامہ ذھبیؒ لکھتے ہیں

کذاب.

المغنی فی الضعفاء ص ۲۳۲ ج ۱۔ میزان الاعتدال ص ۱۹۵ ج ۲



Scanned by CamScanner

علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں

قال شیخنا ابن ناصر: کان کذابا یلحق سماعاته.

کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۱۵ ج ۲۔

سلیمان بن احمد البرقیؒ۔ علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں

قال النقاش فی الموضوعات له سلیمان کان یضع الحدیث.

لسان المیزان ص ۳۷/۳

نقاشؒ نے اپنی موضوعات میں کہا ہے کہ سلیمان حدیث وضع کرتے تھے قارئین کرام سلیمان بن احمد مذکور اشخاص میں سے جو بھی ہو ضعیف ہے اور اگر سلیمان بن احمد سے مراد کوئی اور شخص ہے تو پھر مجہول ہوگا بہر صورت یہ روایت ضعیف ہے اور اس سے استدلال صحیح نہیں اور لیجئے

## ﴿عیسی بن محمد السمسار الواسطیؒ﴾

اسی طرح اس روایت مستدل میں ایک راوی عیسی بن محمد السمسار الواسطی ہے جس کا ترجمہ مجھے کہیں نہیں ملا۔ مجہول اور غیر معروف معلوم ہوتا ہے۔ عیسی بن محمد نامی دو اور آدمی ہیں ایک عیسی بن محمد القرشی جس پر لسان المیزان ص ۴۰۴ ج ۱۔ اور المغنی فی الضعفاء ص ۱۷۱ ج ۲۔ کتاب الجرح والتعدیل ص ۲۸۶ ج ۶۔ میں جرح اور کلام ہے اور دوسرا عیسی بن محمد الطوماری ہے اس پر سیر اعلام النبلاء ص ۶۴ ص ۶۵ ج ۱۶ میں کلام ہے۔

## ﴿شریک بن عبداللہ النخعی القاضیؒ﴾

اسی طرح اس حدیث میں شریک بن عبداللہ نخعی قاضی ہے جس پر ائمہ جرح وتعدیل نے خوب کلام کیا ہے کہ یہ ضعیف راوی ہے۔





علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

و ثقه ابن معین و قال غیره سیئ الحفظ.

الکاشف ص ۱۰ ج ۲۔

یحیی بن معینؒ نے اس کی توثیق کی ہے۔ اور اس کے علاوہ نے کہا ہے کہ آپ برے حافظہ والے تھے۔

اور اپنی کتاب المغنی میں یوں لکھتے ہیں

و قال النسائی لا بأس به. و قال الدار قطنی وغیر واحد لیس بالقوی و قال ابو حاتم: لا یقوم مقام الحجة، فی حدیثه بعض الغلط.

المغنی فی الضعفاء ص ۴۶۸ ج ۱۔

اور امام نسائیؒ نے کہا ہے کہ یہ لابأس بہ ہے۔ اور امام دارقطنی اور دیگر لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے۔ اور امام ابوحاتمؒ نے کہا ہے کہ اس سے استدلال نہیں پکڑا جا سکتا۔ اس کے حدیثوں میں بعض غلطیاں ہیں۔ اور میزان میں اس کے بارے میں یوں لکھتے ہیں۔

روی علی عن یحیی بن سعید تضعیفه جدا. و قال ابن المثنی: ما رأیت یحیی ولا عبد الرحمن حدثا عن شریك شیئا. و روی محمد بن یحیی القطان عن ابیه قال رأیت تخلیطا فی اصول شریك. و قال عبد الجبار بن محمد: قلت لیحیی بن سعید زعموا ان شریکا انما خلط بأخرة قال: ما زال مخلطا.... و عن ابن المبارك قال لیس حدیث شریك بشئی. و قال الجوزجانی: سیئ الحفظ مضطرب الحدیث مائل. و قال ابراهیم بن سعید الجوهری: اخطأ شریك فی اربعمائة حدیث... و قال عبد الرحمن بن شریك: کان عند ابی عشرة الاف غرائب.

میزان الاعتدال ص ۲۷۰ ج ۲۔



Scanned by CamScanner

علی نے یحیی بن سعید سے نقل کیا ہے کہ وہ اس کو بہت زیادہ ضعیف ہونے کا نسبت کرتے تھے اور ابن المثنی نے کہا ہے کہ میں نے نہ یحیی کو اور نہ عبدالرحمٰن کو کبھی دیکھا کہ دونوں نے شریک سے کوئی حدیث بیان کی ہو۔ اور محمد بن یحیی قطانؒ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا میں نے شریک کے اصول میں اختلاط اور گڑبڑ دیکھا ہے اور عبدالجبار بن محمدؒ نے کہا ہے کہ میں نے یحیی بن سعیدؒ کو کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ شریک بالآخر اختلاط میں واقع ہوا تھا۔

آپ نے کہا کہ وہ ہمیشہ اختلاط میں واقع تھا۔۔۔ اور عبداللہ بن مبارکؒ سے نقل ہے آپ نے فرمایا ہے کہ شریک لیس بشئی ہے۔ اور جوزجانیؒ نے کہا ہے کہ وہ برے حافظے والا اور مضطرب حدیث والا تھا استقامت سے مائل تھا۔ اور ابراھیم بن سعید جوھریؒ نے کہا ہے کہ شریک نے چار سو احادیث میں غلطی کی ہے۔۔۔ اور آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن بن شریک نے کہا ہے کہ میرے باپ کے پاس جابر جعفی سے دس ہزار مسائل تھے اور دس ہزار ضعیف حدیث تھے۔

قارئین کرام جابر جعفی ضعیف اور رافضی شیعہ تھا۔ دیکھئے

تقریب التھذیب ص ۱۵٤ ج ۱، تھذیب التھذیب ص ٤٦ ج ۲. تھذیب الکمال ص ۲۰۳ ص ۲۰٤ ج ۲. اسی طرح سیر اعلام النبلاء میں بھی ہے ص ۲۰۲ ج ۸.

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں

یخطئ کثیرا تغیر حفظه منذولی القضاء بالکوفة.

تقریب التھذیب ص ۱۷۴ ج ۱۔

وہ بہت غلطیاں کرتے تھے جب سے انہوں نے کوفہ میں قضاء کا منصب سنبھالا ان کا حافظہ





متغیر ہو گیا تھا۔

اور تھذیب میں یوں لکھتے ہیں:

و قال عمرو بن علی: کان یحیی لا یحدث عنه و کان عبد الرحمن یحدث عنه و قال عبد الجبار بن محمد الخطابی عن یحیی بن سعید ما زال مخلطا... و لما ولی القضاء اضطرب حفظه. و قال ابو احمد الحاکم لیس بالمتین. و قال عبد الله بن احمد عن ابیه حسن بن صالح اثبت من شریك کان شریك لا یبالی کیف حدث و قال الساجی کان ینسب الی التشیع المفرط.. و قال الازدی کان صدوقا الا انه مائل عن القصد غالی المذهب سیئ الحفظ کثیر الوهم مضطرب الحدیث. و قال عبد الحق الا شبیلی کان یدلس. قال ابن القطان و کان مشهور ا بالتدلیس

تھذیب التھذیب ص ۳۳۵ ص ۳۳۶، ص ۳۳۷ ج ۴۔

اور عمرو بن علیؒ نے کہا ہے کہ یحیی آپ سے روایت نہیں کرتے تھے اور عبدالرحمٰن آپ سے روایت کرتے تھے اور عبدالجبار بن محمد خطابی یحیی بن سعیدؒ سے روایت کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ اختلاط میں واقع تھا۔۔۔ اور جب قضاء اختیار کیا تو اس کا حافظہ مضطرب ہو گیا۔۔ اور ابو احمد حاکمؒ نے کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے اور عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ امام احمد بن حنبلؒ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حسن بن صالح شریک سے بہت قوی ہے (حسن بن صالح شیعہ تھا دیکھئے رمی بالتشیع۔ تقریب التھذیب ص ۲۰۵ ج ۱، تھذیب التھذیب ص ۲۸۸، ص ۲۸۹ ج ۲) شریک یہ پرواہ نہیں کرتا کہ کیسے حدیث بیان کرتا ہے اور ساجی نے کہا ہے کہ اسے غالی تشیع کو منسوب کیا جاتا تھا اور ازدی نے کہا ہے کہ وہ سچا تھا لیکن وہ استقامت سے مائل تھا۔ مذھبی غلو میں مبتلا تھا۔ برے حافظے والا اور بہت غلطیوں والا مضطرب الحدیث



Scanned by CamScanner

تھا۔ اور عبدالحق اشبیلیؒ نے کہا ہے کہ وہ تدلیس کرتے تھے اور ابن قطانؒ نے کہا ہے کہ وہ تدلیس کرنے پر مشہور تھے۔

علامہ یوسف بن عبدالرحمٰن المزیؒ لکھتے ہیں

و قال عمرو بن علی: کان یحیی لا یحدث عن شریك و کان عبد الرحمن یحدث عنه. و قال عبد الجبار بن محمد الخطابی: قلت لیحی بن سعید زعموا ان شریکا انما خلط باٰخرة قال ما زال مخلطا. و قال یعقوب بن شیبة: شریك صدوق، ثقه، سیٔ الحفظ جدا. و قال ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی: شریك سیٔ الحفظ مضطرب الحدیث مائل. و قال النسائی: لیس به بأس.

تھذیب الکمال ص ۵۸۰، ص ۵۸۱ ج ۴۔

یہ کچھ محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلیؒ نے لکھا ہے دیکھئے کتاب الضعفاء للعقیلی ص ۵۷۳، ص ۵۷۴، ۵۷۶، ۵۷۷ ج ۲ اور ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتمؒ نے بھی کتاب الجرح و التعدیل ص ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷ ج ۴۔ اور علامہ ابن الجوزیؒ نے بھی کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۳۹، ص ۴۰ ج ۲ میں یہی کچھ لکھتے ہیں۔

## ﴿پانچواں راوی: ابراھیم بن مہاجر بن جابر البجلی کوفی﴾

اسی طرح اس روایت میں ابراھیم بن مھاجر بن جابر البجلی کوفی ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔

علامہ یوسف بن عبدالرحمٰن المزیؒ لکھتے ہیں:

قال عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان الثوری: لا بأس و قال یحیی بن سعید القطان لم یکن یقوی. و قال عبد الله بن احمد بن حنبل عن ابیه لا بأس به. و قال ایضا عن ابیه قال یحیی بن معین یوما عند عبد الرحمن بن مهدی و ذکر ابراهیم بن مهاجر والسدی فقال یحیی ضعیفان فغضب عبد الرحمن و کره ما





قال. و قال عباس الدوری عن یحیی بن معین: ضعیف. و قال احمد بن عبد الله العجلی جائز الحدیث. و قال النسائی فیما قرأت بخطه: لیس بقوی فی الحدیث. و قال فی موضع آخر لیس به بأس. و قال ابو احمد ابن عدی: هو عندی اصلح من ابراهیم الهجری و حدیثه یکتب فی الضعفاء.

تھذیب الکمال ص ۲۹۸ ج ۱۔

عبدالرحمٰن بن مھدیؒ سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ لاباس بہ ہے۔ اور یحیی بن سعید القطانؒ نے کہا ہے کہ یہ قوی نہیں تھا۔ اور عبداللہ بن احمد بن حنبل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا ہے کہ یہ لاباس بہ ہے اور آپ نے اسی طرح اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یحیی بن معینؒ نے ایک دن عبدالرحمٰن بن مھدی کے پاس آیا اور ابراھیم بن مھاجر اور سدی کا ذکر کیا پس یحیی نے کہا یہ دونوں ضعیف ہیں پس عبدالرحمٰن غصہ ہو گیا اور اس کے کہنے کا برا منایا۔ اور عباس دوریؒ نے یحیی بن معین سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ اور احمد بن عبداللہ عجلیؒ نے کہا ہے کہ یہ جائز الحدیث ہے۔ اور امام نسائی نے کہا ہے جو میں نے اس کے خط سے پڑھا ہے کہ یہ حدیث میں قوی نہیں تھا۔ اور دوسری جگہ میں کہا ہے کہ یہ لاباس بہ ہے۔ اور ابواحمد ابن عدیؒ نے کہا ہے کہ یہ میری نزدیک ابراھیم (ابن مسلم) ہجری سے بہت اچھا ہے۔ (ابراھیم ھجری ضعیف متکلم فیہ شخص ہے۔ دیکھئے۔ تقریب التھذیب ص ۶۶/۱، تھذیب التھذیب ص ۱۶۵ ج ۱، کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۵۲)۔

علامہ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں

صدوق لین الحفظ.

تقریب التھذیب ص ۶۷



Scanned by CamScanner

آپ سچے اور معمولی حافظہ کے مالک تھے اور تھذیب میں یوں لکھتے ہیں۔

وقال الثوری و احمد بن حنبل لا بأس به و قال یحیی القطان لم یکن بقوی و قال احمد قال یحیی بن معین یوما عند عبد الرحمن بن مهدی و ذکر ابراهیم بن مهاجر و آخر فقال ضعیفان فغضب عبد الرحمن و کره ما قال و قال عباس عن یحیی ضعیف. و قال العجلی جائز الحدیث. و قال النسائی فی الکنی لیس بالقوی فی الحدیث. و قال فی موضع آخر لیس به بأس. و قال بن عدی هو عندی اصلح من ابراهیم الهجری و حدیثه یکتب فی الضعفاء.

تھذیب التھذیب ص ۱۶۷، ۱۶۸ ج ۱۔

عسقلانیؒ پھر مزید لکھتا ہے۔

و قال النسائی ایضا فی التمییز لیس بالقوی و قال ابن سعد ثقة و قال ابن حبان فی الضعفاء هو کثیر الخطاء و قال الحاکم قلت للدار قطنی فابراهیم بن مهاجر قال ضعفوه تکلم فیه یحیی بن سعید وغیره قلت بحجة قال بلی حدث با حادیث لا یتابع علیها و قد غمزه شعبة ایضا. و قال ابو حاتم لیس بالقوی هو و حصین و عطاء ابن السائب قریب بعضهم من بعض و محلهم عندنا محل الصدق یکتب حدیثهم ولا یحتج به. قال عبد الرحمن بن ابی حاتم قلت لا بی ما معنی لا یحتج بحدیثهم قال کانوا قوما لا یحفظون فیحدثون بما لا یحفظون فیغلطون تری فی احادیثهم اضطرابا ما شئت.

تھذیب التھذیب ص ۱۶۸ ج ۱۔

اور امام نسائیؒ نے اسی طرح تمیز میں کہا ہے کہ یہ قوی راوی نہیں ہے۔ اور ابن سعدؒ نے کہا ہے کہ یہ ثقہ ہے اور ابن حبان نے ضعفاء میں کہا ہے کہ یہ بہت غلطیوں والا ہے (یعنی روایت حدیث میں بہت غلطیاں کرتے تھے) اور امام حاکمؒ نے کہا ہے کہ میں نے امام دار قطنی کو کہا





کہ ابراھیم بن مہاجر کیسا ہے؟ اس نے کہا کہ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحیی بن سعید وغیرہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ میں نے کہا یہ بات دلیل سے کرتے ہو اس نے کہا کیوں نہیں یہ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جس کی متابعت نہیں کی جاتی۔ امام شعبہ نے بھی اسے کمزور وحقیر جانا ہے۔ اور امام ابو حاتمؒ نے کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے۔ یہ اور حصین اور عطاء ابن السائب ایک دوسرے کے قریب ہیں اور ان کا محل ہمارے نزدیک محل صدق ہے۔ ان کی حدیث لکھی جاسکتی ہیں اور ان سے استدلال نہیں پکڑا جاسکتا۔ عبد الرحمن بن ابی حاتمؒ نے کہا کہ میں نے اپنے والد صاحب کو کہا کہ اس کا کیا معنی ہے کہ ان کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا اس نے کہا کہ وہ ایسی قوم ہیں کہ حدیث یاد نہیں کرتے پس وہ حدیث بیان کرتے جو یاد نہیں تھیں پس غلطیاں کرتے تھے آپ ان کی احادیث میں جتنا چاہیں اضطراب دیکھ سکتے ہیں۔

علامہ ذھبیؒ لکھتے ہیں

قال ابو حاتم منکر الحدیث و قال ابن المدینی والنسائی لیس بالقوی

المغنی فی الضعفاء ص ۴۹ ج ۱.

اور میزان میں یوں لکھتے ہیں۔

قال یحیی بن سعید لم یکن بالقوی. و قال احمد: لا بأس به. وروی عباس عن یحیی ضعیف. و قال ابن عدی: یکتب حدیثه فی الضعفاء.

میزان الاعتدال ص ۶۷/۱

اور الکاشف میں یوں لکھتے ہیں

قال القطان والنسائی: لیس بالقوی و قال احمد: لا بأس به.

الکاشف ص ۴۹/۱



Scanned by CamScanner

امام عبداللہ بن عدی الجرجانیؒ لکھتے ہیں

قال یحیی: ابراهیم بن مهاجر لم یکن بالقوی.... محمد بن اسحاق الصغانی یقول سألت احمد بن حنبل عن ابراهیم بن مهاجر فقال: کان یقول فیه ضعف... حدثنا عباس بن محمد قال: سمعت یحیی بن معین یقول ابراهیم بن مهاجر ضعیف.. و قال النسائی ... لیس بالقوی... قال الشیخ و ابراهیم بن مهاجر احادیثه صالحة، یحمل بعضها بعضا و یشبه بعضها بعضا و هو عندی اصلح من ابراهیم الهجری و حدیثه یکتب فی الضعفاء .

الکامل فی ضعفاء الرجال۔ص ۳۴۹،ص ۳۵۰، ۳۵۱ ج ۱

امام محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلیؒ لکھتے ہیں

قال (یحیی) ابراهیم بن المهاجر لم یکن بالقوی... عن علی قال سئل یحیی بن سعید عن ابراهیم بن مهاجر وابی یحیی القتات فضعفهما. حدثنا عبد الله قال: سألت ابی (احمد بن حنبلؒ) عن ابراهیم بن مهاجر فقال: کان کذا و کذا.

الضعفاء للعقیلی ص ۷۹ ج ۱

علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں

ضعفه یحیی بن معین. و قال علی والنسائی : لیس بالقوی. و قال ابو حاتم الرازی منکر الحدیث. و قال ابن حبان: هو کثیر الخطاء. وقال سفیان: لا بأس به .

کتاب الضعفاء والمتروکین ص ٥٤ ج ١.

الشیخ عبدالعزیز عزالدین السیروانیؒ لکھتے ہیں

ابراهیم بن مهاجر الکوفی: لیس بالقوی المجموع فی الضعفاء المتروکین ص ٤٣





امام نسائی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

ابراهیم بن مهاجر الکوفی لیس بالقوی .

کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۸۳

## ﴿چھٹا راوی حبیب بن سالمؒ اور امام بخاریؒ﴾

اسی طرح اس روایت میں چھٹا راوی حبیب بن سالمؒ مولی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

فیہ نظر۔التاریخ الکبیر ص ۱۳۱۸ اس کے بارے میں شبہ ہے۔امام بخاریؒ کا یہ قول مندرجہ ذیل کتب جرح وتعدیل میں مذکور ہے۔

تهذیب الکمال ص ٤٠١ ج ٢، الکامل فی ضعفاء الرجال ص ٣١٤ ج ٣، تهذیب التهذیب ص ١٨٤ ج ٢. الکاشف ص ١٤٥ ج ١، المغنی فی الضعفاء ص ٢٣٢ ج ١. میزان الاعتدال ص ٤٥٥ ج ١.

قارئین کرام یہ ہے موصوف کی روایت کا حال اس میں چھ راوی ضعیف ہیں جو ہرگز قابل استدلال نہیں ہے۔اور علماء کرام کا شیوہ نہیں کہ اس قسم کی روایت سے استدلال کریں۔

یہ روایت مجھے دوسری سند سے البدایہ جلد ٦ میں ملی لیکن اس میں بھی دو راوی ہیں ایک ابو صالح بن ابی طاہر العنبری اور دوسرا ابوعلی بن محمد بن عمرو بن کشمرد۔ان دونوں کا ترجمہ مجھے کہیں نہیں ملا مجہول معلوم ہوتے ہیں لہٰذا یہ روایت بھی قابل استدلال نہیں بن سکتی۔

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں ہے۔

## ﴿موصوف کا چوتھی روایت سے استدلال اور حقیقت﴾

حدیث کا ترجمہ نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نجاشی وفات ہوا تو دفن کے بعد ہم نے ان



Scanned by CamScanner

کے قبر سے نور اٹھتا ہوا دیکھا۔

اظہار الحق ص ۱۳۴

یہ حدیث امام ابوداؤدؒ نے یوں نقل کی ہے۔

(۵۵) عن عائشة رضی الله عنها قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انه لا یزال یری علی قبره نور.

ابوداؤد ص ۳۴۹/۱ کتاب الجہاد۔ باب فی النوریری عند قبر الشہید

مف نے معنی اور ترجمہ بالکل غلط کیا ہے۔ تحدث مجہول متکلم کا تو معنی ہی نہیں کیا ہے۔ اور یری فعل مجہول سے جمع متکلم معلوم بنایا ہے اور ترجمہ میں نور اہے نور سے بنایا۔ داد دیجئے موصوف کو۔ لیکن خیر یہ موصوف کے بارے میں کوئی انوکھی بات نہیں ایسی غلطیاں وہ ہر روز کرتے ہیں جبکہ قرآن کریم کا ترجمہ کرتا ہے۔ تو میری بیٹیاں مجھے کہتی ہیں کہ آج یہ معنی غلط کیا اور آج یہ معنی غلط کیا۔

## ﴿پہلا جواب﴾

یہ کرامت نہیں ہے بلکہ یہ آثار کرامت ہیں۔ کرامت صادر ہونے کا جو فائدہ ہے کہ صاحب کرامت کی حقیت اور دینی امور میں مزید ولولہ اور دل لگی ہے بعد الموت تو اس کا کوئی معنی نہیں۔ فرمان خداوندی ہے۔

واعبد ربك حتی یاتیك الیقین. الحجر. ۹۹

اپنے رب کی عبادت مرنے تک کر۔ اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آ جائے۔ اور ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ۔

(۵۶) اذا مات الانسان انقطع عنه عمله.

مسلم ص ۴۱ ج ۲، ابوداؤد ص ۴۲ ج ۲، الترمذی ص ۲۵۶ ج ۱، النسائی ص ۱۳۲ ج ۲۔ مسند احمد ص ۳۷۲ ج ۲، کنز العمال ص ۴۰۰ ج ۱۵۔





جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں

ہاں آثار کرامت کے جو دیگر فائدے ہیں کہ یہ نیک بندے لوگوں کے دلوں میں مزید معزز مکرم اور اصحاب مرتبہ بن جائے ہم اس کے کبھی بھی منکر نہیں ہیں بلکہ ہم اس کے قائل اور مثبت ہیں۔ جس کی تفصیل عنوان "آثار کرامت" سے لیکر عنوان "ثابت البنانی رحمہ اللہ کی روایت پر کلام" تک میں گزر چکی ہے۔ وہاں دیکھئے لھذا میں اس کے جواب سے پہلے سبکدوش ہو گیا ہوں والحمد للہ علی ذالک۔

## ﴿دوسرا جواب﴾

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس روایت سے استدلال صحیح نہیں ہے یہ روایت ضعیف ہے۔ اس میں ایک راوی سلمہ بن الفضل ابرش ہے جس پر ائمہ جرح وتعدیل کا کلام ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں

سلمة بن الفضل الابرش... صدوق کثیر الخطأ.

تقریب التھذیب ص ۳۷۸ ج ۱ ترجمہ نمبر ۲۵۱۲

سلمہ بن فضل ابرش بہت سچا اور کثیر غلطیوں والا تھا۔

اور تھذیب میں یوں لکھتے ہیں:

قال البخاری عنده مناکیر و هنه علی قال علی ما خرجنا من الری حتی رمینا بحدیثه. قال البرذعی عن ابی زرعة کان اهل الری لا یرغبون فیه لمعان فیه من سوء رأیه و ظلم فیه. واما ابراهیم بن موسی فسمعته غیر مرة و اشار ابو زرعة الی لسانه یرید الکذب. و قال ابو حاتم محله الصدق فی حدیثه انکار یکتب حدیثه ولا یحتج به. و قال النسائی ضعیف. و قال الدوری عن ابن معین کتبنا عنه و لیس به بأس و کان یتشیع... و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یخطئ و



Scanned by CamScanner

یخالف... و قال الترمذی کان اسحاق یتکلم فیه. و قال ابن عدی عن البخاری ضعفه اسحاق. و قال ابو احمد الحاکم لیس بالقوی عندهم.

تھذیب التھذیب ص ۱۵۳، ۱۵۴ ج ۴۔ ترجمہ ۲۶۵

امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ اس کے پاس منکر احادیث ہیں۔ اس کو علیؒ نے کمزور قرار دیا ہے۔ علیؒ نے کہا ہے کہ ہم ری سے نہیں نکلے یہاں تک کہ ہم نے اس کی حدیثیں پھینک دیں۔ برذعیؒ نے ابوزرعہؒ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ری کے رہنے والے اس میں کچھ باتوں کی وجہ سے جو اس میں تھیں یعنی بری رائے اور ظلم، رغبت نہیں رکھتے۔ اور جو ابراھیم بن موسیٰ ہے پس میں نے اس سے کئی مرتبہ سنا تھا۔ (کہ یہ اس میں رغبت نہیں کرتا ہے) اور ابوزرعہؒ نے اپنی زبان کو اشارہ کیا یہ ارادہ کرتا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے اور امام ابوحاتمؒ نے کہا ہے کہ مقام اس کا سچ ہے اور اس کی حدیث میں نکارت ہے۔ اس کے حدیث لکھی جا سکتی ہیں اور اس پر حجت نہیں پکڑا جا سکتا۔ اور امام نسائیؒ نے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ اور دوریؒ نے ابن معینؒ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نے اس سے حدیث لکھی ہیں یہ لا بأس بہ ہے۔ اور یہ شیعیت اختیار کرتا۔ اور اس کا ذکر ابن حبانؒ نے اپنی کتاب کتاب الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غلطی کرتا تھا اور مخالفت کرتا تھا۔۔۔ اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ اسحاقؒ اس میں کلام کرتا تھا۔ اور ابن عدیؒ نے امام بخاریؒ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسحاق نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ یوسف بن عبدالرحمٰن المزیؒ نے بھی یہی کچھ آپ کے بارے میں لکھا ہے جو کہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں دیکھئے تھذیب الکمال ص ۳۲۴ ج ۴ ترجمہ ۲۴۶۴۔

## علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں

قال خ: عنده مناکیر. وقال ابوحاتم محله الصدق





الکاشف ص ۳۰۸ ج ۱. ترجمہ ۲۰۶۳ و قال ابو حاتم محله الصدق

## اور مغنی میں یوں لکھتے ہیں:

و ضعفه ابن راهویه وغیره و قال البخاری عنده مناکیر. المغنی فی الضعفاء

## اور میزان میں یوں لکھتے ہیں۔

ضعفه ابن راهویه و قال البخاری فی حدیثه بعض المناکیر. و قال النسائی ضعیف. و قال ابن المدینی ماخر جنا من الری حتی رمینا بحدیث سلمة و روی عباس عن ابن معین قال: سلمة الابر ش رازی یتشیع قد کتب عنه و لیس به بأس . و قال ابو حاتم. لا یحتج به . و قال ابو زرعة: کان اهل الری لا یرغبون فیه لسوء رأیه و ظلم فیه .

میزان الاعتدال ص ۱۹۲ ج ۲ ترجمہ ۳۴۱۰

## علامہ ابن عدی الجرجانیؒ لکھتے ہیں

ضعفه اسحاق بن ابراهیم الحنظلی . قال البخاری.. فی حدیثه بعض المناکیر

الکامل فی ضعفاء الرجال ص ۳۶۹ ج ۴

## امام بخاریؒ لکھتے ہیں

سمع محمد بن اسحاق. روی عنه عبد الله بن محمد الجعفی. عنده مناکیر.

التاریخ الکبیر ص ۸۴ ج ۴

## امام ابن ابی حاتمؒ لکھتے ہیں

سلمة بن الفضل صالح محله الصدق ، فی حدیثه انکار لیس بالقوی ولا یمکن ان اطلق لسانی فیه باکثر من هذا یکتب حدیثه و لا یحتج به. قال ابن المدینی: ما خرجنا من الری حتی رمینا بحدیث سلمة.

کتاب الجرح والتعدیل ص ۱۶۹/۴



Scanned by CamScanner

امام عقیلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

سمعت علی بن المدینی یقول: ما خرجنا من الری حتی رمینا بحدیث سلمة. سمعت البخاری... فی حدیثه بعض المناکیر... سمعت یحیی یقول سلمة الابرش رازی و کان لتشیع قد کتبت عنه و لیس به بأس.

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

ضعفه ابن راهویه، والنسائی، وقال علی رمینا حدیثه. و قال البخاری: عنده مناکیر.

کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۱۱ ج ۲۔

اور موضوعات میں لکھتے ہیں:

قال ابن المدینی رمینا حدیثه.

کتاب الموضوعات ص ۲۷۳ ج ۱۔

الحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمیؒ لکھتے ہیں

آپ "باب فی کتاب الوحی" میں ایک حدیث ذکر کرنے کے بعد یوں لکھتے ہیں:

وفیه سلمة بن الفضل الابرش ضعفه البخاری و ابن المدینه و ابو زرعة و وثقه ابن معین و ابو حاتم

مجمع الزوائد ص ۱۵۳ ج ۱۔

اور کتاب التفسیر سورۃ المجادلہ میں لکھتے ہیں

و فیه سلمة بن الفضل الابرش و ثقه ابن معین وغیره وضعفه البخاری و غیره

مجمع الزوائد ص ۱۲۲ ج ۷

اور باب ماجاء فی المهدی میں بھی لکھتے ہیں۔

وفیه سلمة بن الفضل الابرش و ثقه ابن معین وغیره و ضعفه جماعة.





مجمع الزوائد ص ۳۱۵، ۳۱۶ ج ۷

دوسرا راوی محمد بن اسحاقؒ ضعیف ہے اسی طرح اس روایت میں دوسرا راوی سلمہ بن الفضلؒ کا استاذ محمد بن اسحاق ہے جو کہ ضعیف ہے اور ائمہ جرح وتعدیل نے آپ پر کلام کیا ہے۔

علامہ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں

صدوق یدلس، و رمی بالتشیع والقدر.

تقریب التہذیب ص ۵۴۶ ج ۲

وہ سچا ہے تدلیس سے کام لیتا ہے۔شیعہ بتایا گیا ہے اور قدریہ ہے

اور تہذیب میں یوں لکھتے ہیں۔

قال مالك: دجال من الدجاجلة... و قال حنبل بن اسحاق سمعت ابا عبد الله یقول ابن اسحاق لیس بحجة. و قال عبد الله بن احمد ما رأیت ابی اتقن حدیثه قط و کان یتتبعه بالعلو والنزول قیل له یحتج به قال لم یکن یحتج به فی السنن. و قال عباس الدوری عن ابن معین محمد بن اسحاق ثقة و لیس بحجة. و قال ابن ابی خیثمة سمعت ابن معین یقول محمد بن اسحاق لیس به بأس و قال مرة لیس بذاك ضعیف. و قال مرة لیس بالقوی و قال المیمونیؒ عن ابن معین ضعیف و قال النسائی لیس بالقوی. و قال الدار قطنی اختلف الائمة فیه و لیس بحجة انما یعتبر به.

تہذیب التہذیب ص ۴۱، ۴۴، ۴۶ ج ۹

امام مالکؒ نے کہا ہے کہ یہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔اور حنبل بن اسحاقؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ (امام احمد بن حنبلؒ) سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ابن اسحاق حجت نہیں ہے۔اور عبداللہ بن احمدؒ نے کہا ہے کہ میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبلؒ) کو نہیں دیکھا ہے کہ اس کی احادیث کو کبھی قوی بتائے ہوں۔اور یہ اس کی حدیث کو علو اور نزول کے



Scanned by CamScanner

اعتبار سے تلاش کرتے تھے آپ کو کہا گیا کہ اس پر حجت پکڑا جا سکتا ہے آپ نے کہا کہ سنن میں اس پر حجت نہیں پکڑی گئی ہے۔ اور عباس دوریؒ نے ابن معین سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ محمد بن اسحاق ثقہ ہے حجت نہیں ہے۔ اور ابن ابی خیثمہؒ نے کہا ہے کہ میں نے ابن معین سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ محمد بن اسحاق لاباس بہ ہے۔ اور ایک مرتبہ کہا کہ کچھ نہیں ہے ضعیف ہے اور ایک مرتبہ کہا کہ ثقہ نہیں ہے۔ اور میمونیؒ نے ابن معین سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ اور امام نسائیؒ نے کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے اور امام دار قطنیؒ نے فرمایا ہے کہ ائمہ کرام اس کے بارے میں مختلف ہیں اور یہ حجت نہیں ہے اور اعتبار کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

## علامہ یوسف بن عبدالرحم المزیؒ لکھتے ہیں

قال و قد امسك عن الاحتجاج بروايات ابن اسحاق غير واحد من العلماء لاسباب منها انه كان يتشيع و ينسب الى القدر و يدلس فى حديثه... و قال حنبل بن اسحاق: سمعت ابا عبد الله يقول: ابن اسحاق ليس بحجة. و قال ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد: سمعت عبد الله بن احمد بن حنبل و سأله رجل عن محمد بن اسحاق فقال: كان ابى يتتبع حديثه فى يكتبه كثيرا بالعلو والنزول و يخرجه فى المسند و ما رأيته انفى حديثه قط. قيل له: يحتج به؟ قال: لم يكن يحتج به فى السنن.... و قال احمد بن ابى خيثمة: سمعت يحيى بن معين يقول: محمد بن اسحاق ليس به بأس. قال و سئل يحيى بن معين عنه مرة اخرى. فقال ليس بذلك ضعيف. قال: و سمعت يحيى بن معين مرة اخرى يقول: محمد بن اسحاق عندى سقيم ليس بالقوى: و قال ابو الحسن الميمونى: سمعت يحيى بن معين يقول: محمد بن اسحاق ضعيف... و قال عباس الدورى: عن يحيى بن معين: محمد بن اسحاق ثقة و ليس بحجة. و





قال النسائى: ليس بالقوى.

تہذیب الکمال ص ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۰ ج ۸۔

## علامہ ابن حماد العقیلیؒ لکھتے ہیں

سمعت هشام بن عروة يقول: محمد بن اسحاق كذاب... حدثنى سليمان بن داؤد قال لى يحيى بن سعيد القطان: اشهد ان محمد بن اسحاق كذاب... حدثنا عباس قال سمعت يحيى بن معين: قال: محمد بن اسحاق ثقه و لكن ليس بحجة قال لى يحيى: لا تستثبت بشئى يحدثك به ابن اسحاق فان ابن اسحاق ليس بقوى فى الحديث و كان يرمى بالقدر... حدثنا عبد الملك قال سمعت يحيى بن معين قال: محمد بن اسحاق ضعيف.

کتاب الضعفاء ص ۱۱۹۶/۳، ص ۱۲۰۱/۳۔

## علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں

قال سليمان التيمى: هو كذاب و قال يحيى بن سعيد القطان: ما تركت حديثه الا لله اشهد انه كذاب... و قال يحيى بن معين: هو ثقة ليس بحجة و قال مرة ليس بالقوى فى الحديث و كذلك قال النسائى و قال على: يحدث من المجهولين باحاديث باطلة.

کتاب الضعفاء او المتروکین ص ۱۴۱ ج ۲۔

## علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

قال ابن معين: ثقة و ليس بحجة... و قال النسائى وغيره: ليس بالقوى. و قال الدار قطنى: لا يحتج به... و قال ابو داؤد: قدرى معتزلى و قال سليمان التيمى: كذاب. و قال وهيب: سمعت هشام بن عروة يقول: كذاب. و قال وهيب سألت ما لكا عن ابن اسحاق فاتهمه... قال يحيى القطان اشهد ان



Scanned by CamScanner

محمد بن اسحاق کذاب.

میزان الاعتدال ص ۴۶۹، ۴۷۱

اور یہی کچھ سیر اعلام النبلاء ص ۳۸، ۳۹، ۴۶، ۴۷، ۵۴ ج ۷ میں بھی لکھتے ہیں۔ اور مغنی میں یوں لکھتے ہیں۔

و قد کذبه سلیمان التیمی و هشام بن عروة و ما لك و یحیی القطان و وهیب و اما ابن معین فقال: ثقة لیس بحجة . و کذا قال النسائی وغیر واحد و قال شعبة صدوق و قال احمد بن حنبل حسن الحدیث و لیس بحجة. . و قال ابوداؤد قدری معتزلی. و قال الدار قطنی: لا یحتج به .

المغنی فی الضعفاء ص ۲۶۲ ج ۲

علامہ ابن عدی الجرجانیؒ لکھتے ہیں

عن المعتمر قال لی ابی: لا ترو عن ابن اسحاق فانه کذاب... سمعت یحیی ابن غیلان یقول سمعت یحیی بن سعید القطان یقول: ما ترکت حدیث محمدبن اسحاق الا لله.... سمعت ما لك بن انس و ذکر عنده محمد بن اسحاق فقال دجال من الدجاجلة. عن وهیب قال سمعت ما لك بن انس یقول هو کذاب...

الکامل فی ضعفاء الرجال ص ۲۵۵ ج ۷

علامہ عبدالرحمٰن بن ابی حاتمؒ لکھتے ہیں

سئل یحیی بن معین... محمد بن اسحاق صدوق و لکنه لیس بحجة... قال نا عمر بن حبیب قال قلت لهشام بن عروة حدثنا محمد بن اسحاق قال ذاك کذاب... و سمعت یحیی یقول لم یزل الناس یتقون حدیث محمد بن اسحاق و سمعته مرة اخری یقول: لیس بذاك هو ضعیف. نا عبد الرحمن قال سمعت





ابی یقول محمد بن اسحاق لیس عندی فی الحدیث بالقوی ضعیف الحدیث.

کتاب الجرح والتعدیل ص ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴ ج ۷۔

قارئین کرام یہ ہے اس روایت کا حال جس پر موصوف نے کرامت بعد الموت کے لئے استدلال کیا ہے کہ شاگرد اور استاذ دونوں پر ائمہ جرح وتعدیل نے جو کلام کیا ہے وہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس کے باوجود اس سے استدلال اہل علم کا شایان شان نہیں ہے۔ اور ان کو زیب نہیں دیتا ہے ہاں سینہ زوری اور ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں ہے الا ان تقطع قلوبهم.

نوٹ: بہت سے ائمہ کرام اصحاب جرح وتعدیل نے محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کی توثیق وتعدیل بھی کی ہے اور مغازی اور سیر کا تو امام ہے۔ تو اگر اس سے قطع نظر بھی کیا جائے پھر بھی یہ روایت قابل استدلال نہیں ہے۔ اس لئے کہ سلمہ بن الفضل الابرشؒ پر تو کلام ہے وہ بھی تو متکلم فیہ اروی ہے جس پر ہم نے علماء کرام کا جرح اس سے پہلے پیش کیا۔ بہر حال موصوف کا مطلوب لا یقوم علی ساق. کشجرة خبیثة اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار ہے۔

## ﴿تیسرا جواب﴾

ہم مطلقا کرامت کے منکر نہیں ہیں جیسا کہ اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے اور آئندہ بھی ان شاء اللہ کچھ تفصیل آنے والی ہے۔ اور جو واقعات احادیث میں بعد الموت کے آئے ہیں یہ کرامات نہیں ہیں بلکہ آثار کرامات ہیں اس لئے کہ صدور کرامات کا جو فائدہ ہے کہ صاحب کرامت کا مزید تثبت فی الدین ہے اور یہ کہ اعمال صالحہ میں اور تیز تر اور شوقین بن جائے اور امور دنیوی سے مزید معرض اور بے رغبتی اختیار کریں۔ یہ بعد الموت بے سود ہیں اس لئے کہ اعمال اور تثبت علی الدین موت تک مطلوب ہیں۔ فرمان خداوندی ہ۔



Scanned by CamScanner

واعبد ربك حتى ياتيك اليقين. الحجر ۹۹.

اور فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

اذا مات الانسان انقطع عنه عمله.

علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں

اس آیت واعبد ربك حتى ياتيك اليقين کی تفسیر یوں کرتے ہیں: امر بالاقامة على العبادة ما دام حيا.

زاد المسير ص ۳۲۲ ج ٤

یہ عبادت پر قائم رہنے کا حکم ہے جب تک کہ زندہ ہو۔ یعنی انسان اپنی حیات تک عبادت الٰہی میں لگا رہیگا۔

اور فرمان خداوندی ہے۔

فلا تموتن الا و انتم مسلمون. بقرہ ۱۳۲.

ولا تموتن الا وانتم مسلمون. ال عمران ۱۰۳

پس تم مسلمان ہی ہو کر مرنا۔

صوفی علاؤالدین خازنؒ لکھتے ہیں

فالمغى دو موا على اسلامكم حتى يأتيكم الموت وانتم مسلمون.

خازن مع المدارك ۹۳ ج ۱

پس معنی یہ ہے کہ اسلام پر مرنے تک قائم دائم رہو کہ موت آجائے اور آپ مسلمان ہو۔

لہذا جو واقعات آحادیث صحیحہ میں آتے ہیں یہ آثار کرامات ہیں کرامات نہیں ہیں یا اسے کرامات مجازا کہتے ہیں۔ اور ہم اس کرامت کے ہرگز قائل نہیں ہیں جس میں مردہ کے لئے تصرف کا اثبات ہو کہ مردہ نے یہ کیا وہ کیا جس کی تفصیل ان شاء اللہ آنے والی ہے۔ اور جس





کرامت میں مردہ کے لئے تصرف کا اثبات نہ ہو کہ مردہ نے یہ کہا وہ کہا یا یہ بتایا اور یہ کام کیا وغیرہ بلکہ اس سے اس کا اعزاز، اکرام، وجاہت اور شرافت ظاہر ہوتا ہے ہم اس کے قائل ہیں اور کبھی انکار نہیں کرتے۔ جیسا کہ حضرت نجاشی رحمہ اللہ کی قبر پر روشنی اور نور ظاہر ہوتا رہا ہم یہ مانتے ہیں اس میں نجاشیؒ کو کسی تصرف کا اثبات نہیں ہے۔ بلکہ اس سے آپ کا شان، مرتبہ اور عظمت و شرافت مسلمانوں کے دلوں میں جاگزین ہوتا ہے۔ لھذا یہ فرق سمجھو اور اختلاط میں نہ پڑو۔ اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے وماذلک علی اللہ بعزیز۔

## ﴿موصوف کا پانچواں استدلال اور حقیقت﴾

موصوف نے اردو تفسیر مظہری سے حضرت عاصم بن ثابت اور حضرت حبیب رضی اللہ عنھما کے کرامات کی طویل عبارت نقل کر کے صفحہ ۱۳۵ سے صفحہ ۱۴۰ تک چھے صفحات برابر کئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نہ موصوف کے پاس کتب ستہ ہیں جو کہ صحاح ستہ سے مشہور ہیں اور نہ دیگر کتابیں ہیں اور نہ علم کی کتابوں کو سمجھتے ہیں۔ میں نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی اثر کرامت کو بخاری، مسند احمد بلکہ آٹھ کتابوں سے نقل کیا ہے دیکھئے عنوان ''حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت''۔ اور حضرت حبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کا اثر کرامت کو پانچ چھے کتابوں سے نقل کیا ہے دیکھئے عنوان ''حضرت حبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت''۔

قارئین کرام یہ کرامات تو الحمدللہ ہم مانتے ہیں۔ اس میں تو بعد الموت ان کو کوئی تصرف کا اثبات نہیں ہے کہ مثلاً ایک نے اپنی حفاظت کے لئے اپنے آپ پر شہد کی مکھیوں کو مقرر کیا یا پھر بارش برسائی۔ یا دوسرا خود سولی پر سے اتر کر زمین کے پیٹ میں چل گیا۔ اور اس طرح اپنی حفاظت کی۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے کہ کافروں کے ہاتھ آپ تک نہ پہنچے شہد کی مکھیوں کو مقرر کیا اور جب صحابی نے حضرت حبیب کی لاش



Scanned by CamScanner

گھوڑے پر سے زمین پر پھینک دی تو زمین اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نگل گئی یہ ہیں اثر کرامات اور الحمد للہ ہم اس سے منکر نہیں ہے یا اسے کرامت مجازا کہتے ہیں۔

## ﴿موصوف کا چھٹا استدلال: حضرت اویس قرنیؒ کی کرامت﴾

لکھتا ہے۔

وفی صحیح مسلم لما مات اویس القرنیؒ و جدوا فی ثیابه اکفانا لم تکن معه وجدوا له قبرا محفورا فی لحده فی حفرة فدفنوه فیه و کفنوه فی تلك الاثواب.

رواہ مسلم۔ والفرقان ص ۸۴، اظہار الحق ص ۱۴۰

جب اویس قرنیؒ فوت ہوا تو اس کے کپڑوں میں کفن پایا گیا اگرچہ پہلے ان کے پاس کفن نہ تھا اور اس کی قبر میں بنا ہوا لحد پایا تو اویس قرنیؒ کو یہی کفن پہنایا گیا اور اسی لحد میں دفن کیا گیا۔ قارئین کرام کچھ باتیں تو میں اویس قرنیؒ کی اس کرامت پر بحث کرنے کے آخر میں کروں گا۔ یہاں اول یہ بتانا چاہتا ہوں کہ موصوف نے عبارت کا غلط ترجمہ کیا ہے وجدوا فعل معلوم کا ترجمہ "پایا گیا" کیا ہے اور یہ غلط ترجمہ ہے موصوف نے صیغہ مفرد مجہول کا معنی کیا ہے اور وکفنوہ فی تلک الاثواب کا ترجمہ بھی غلط کیا ہے فی تلک الاثواب کا تو خیر سے ترجمہ ہی نہیں کیا ہے۔ اور وکفنوہ صیغہ جمع معلوم کا ترجمہ مفرد مجہول سے کیا ہے۔ تو "اویس قرنی" کو یہی کفن پہنایا گیا اور یہ غلط ہے اور اسی طرح "فدفنوہ" صیغہ جمع مذکر معلوم کا ترجمہ مفرد مذکر مجہول سے کیا ہے دیکھئے "اور اسی لحد میں دفن کیا گیا" اور یہ غلط ترجمہ ہے۔ چھ ادھوری لکیروں میں پانچ غلطیاں کی ہیں یہ ہے موصوف کا علمی مقام کہ ہر قدم پر ٹھوکریں مارتا ہے۔





## ﴿اس روایت کی سند پر کلام﴾

پہلا راوی

پہلا جواب یہ ہے کہ روایت قابل استدلال نہیں ہے بلکہ ضعیف ہے اس میں ایک راوی عبد الوھاب بن جعفر بن علی المیدانی ہے۔ علامہ ذھبیؒ اس کے بارے میں لکھتے ہیں۔۔۔

ثم قال: کان فیه تساهل و اتهم فی ابن هارون.

سیر اعلام النبلاء ص ۵۰۰ ج ۱۷

پھر آپ کے شاگرد عبد العزیز بن احمد کتانیؒ نے کہا کہ اس میں تساھل تھا اور ابن ھارون کے بارے میں متھم ہے۔

اور میزان میں یوں لکھتے ہیں

قال عبد العزیز الکتانی: کان فیه تساهل و اتهم فی لقیّ ابی علی بن هارون الانصاری.

میزان الاعتدال ص ۶۷۹ ج ۲

عبد العزیز الکتانی نے کہا ہے کہ اس میں تساھل تھا اور ابو علی بن ھارون کے ساتھ ملاقات ہونے میں متھم ہے (کہ آپ سے ملاقات نہیں ہوئی ہے)

## ﴿دوسرا راوی اور کلام﴾

اسی طرح اس میں ایک راوی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن ابی الخطاب ہے۔

علامہ ذھبیؒ اس راوی پر یوں جرح کرتا ہے۔

محمد بن عبد الله بن یاسر شیخ لعبد الوهاب المیدانی. نکرة و حدیثه منکر بمرة.

میزان الاعتدال ص ۶۰۶ ج ۳



Scanned by CamScanner

محمد بن عبداللہ بن یاسر عبدالوھاب میدانیؒ کے شیخ ہیں۔ اس میں جہالت ہے اور اس کی حدیث یکبارگی منکر ہیں۔

تو غالب ظن یہ ہے کہ یہ راوی یہی ابوالخطاب ہو جو کہ عبدالوھاب میدانی صاحب کے شیخ ہیں۔ اور علامہ ابن حجر عسقلانیؒ بھی لکھتے ہیں

محمد بن عبد الله بن یاسر شیخ لعبد الوهاب المیدانی. نکرة و حدیثه منکر بمرة.

لسان المیزان ص ۲۲۹ ج ۵

## ﴿تیسرا راوی معافی بن مدرکؒ اور ابن ابی حاتمؒ﴾

اسی طرح اس روایت میں ایک راوی معافی بن مدرک ہے یہ ایک مجہول راوی ہے۔ الحافظ عبدالرحمن بن ابی حاتمؒ نے ان کا ترجمہ ذکر کیا ہے اور کوئی توثیق، تضعیف نہیں ذکر کی ہے اس لئے یہ مجہول راوی ہے۔

دیکھئے کتاب الجرح والتعدیل ص ۴۰۱ ج ۸۔ ترجمہ نمبر ۱۸۳۸

معافی بن مدرك الرافقی روی عن ضمرة بن ربیعة و ایوب ابن سوید کتب الیّ ببعض حدیثه. مذکوره بالاحواله.

## ﴿چوتھا راوی عثمان بن عطاء بن ابی مسلم الخراسانی ہیں﴾

اسی طرح اس میں ای راوی عثمان بن عطاء الخراسانی ہے جس پر شدید کلام ہے

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

ضعیف من السابعة.

تقریب التھذیب ص ۶۶۳ ج ۱۔

یہ ضعیف ہے ساتویں طبقہ سے ہے۔





اور تھذیب میں یوں لکھتے ہیں:

قال ابن معین ضعیف الحدیث . و قال مرة عثمان بن عطاء و خلیل بن دعلج و سعید بن بشیر یضعفون. و قال مرة یعقوب بن عطاء بن ابی رباح اصلح حدیثا من عثمان بن عطاء الخراسانی. و قال عمرو بن علی منکر الحدیث و قال مرة متروك الحدیث. و قال الجوزجانی لیس بالقوی فی الحدیث. و قال النسانی لیس بثقة. و قال ابن خزیمة لااحتج بحدیثه. .. قال ابو حاتم یکتب حدیثه ولا یحتج به... قلت و قال علی بن الجنید متروك. و قال الحاکم ابو عبد الله یروی عن ابیه احادیث موضوعة. و قال الساجی ضعیف جدا. و قال ابن البرقی لیس بثقة. و قال ابو احمد الحاکم حدیثه لیس بالقائم. و قال ابن حبان لا یجوز الاحتجاج براویته. و قال ابو نعیم الاصبهانی روی عن ابیه احادیث منکرة و قال ابن عدی هو ممن یکتب حدیثه.

تھذیب التھذیب ص ۲۱۳۹ ج ۷۔

اور امام ابن معینؒ نے کہا ہے کہ آپ حدیث میں ضعیف ہیں اور کبھی کہا ہے کہ عثمان بن عطاء اور خلیل بن دعلج اور سعید بن بشیر ضعیف قرار دیئے جاتے ہیں اور کبھی کہا ہے کہ یعقوب بن عطاء بن ابی رباح احادیث میں عثمان بن عطاء خراسانی سے بہت بہتر ہے (یعقوب بن عطاء بن ابی رباح پر کلام دیکھئے۔ تھذیب التھذیب ص ۳۹۳ ج ۱۱۔ تقریب ص ۳۳۸ ج ۲۔ تھذیب الکمال ص ۱۱۹ ج ۱۱۔ میزان الاعتدال ص ۴۵۳ ج ۴ وغیرہ میں) اور عمرو بن علیؒ نے کہا ہے کہ یہ منکر احادیث والا ہے اور کبھی کہا ہے کہ اس کے احادیث ترک کردی گئی ہیں اور جوزجانیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ اور امام نسائیؒ نے کہا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔ اور امام ابن خزیمہؒ نے کہا ہے کہ میں ان کی احادیث سے احتجاج نہیں کرتا ہوں۔۔۔ اور ابوحاتمؒ نے کہا ہے کہ اس کی حدیث لکھی جاتی ہیں اور ان سے حجت نہیں پکڑا



Scanned by CamScanner

جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں اور علی بن جنیدؒ نے کہا ہے کہ یہ متروک ہے اور امام حاکم ابوعبداللہؒ نے کہا ہے کہ یہ اپنے باپ سے موضوع احادیث روایت کرتا ہے۔ اور ساجیؒ نے کہا ہے کہ یہ بہت ضعیف ہے اور ابن البرقیؒ نے کہا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔ اور امام ابواحمد حاکمؒ نے کہا ہے کہ اس کی حدیث سیدھی نہیں ہیں۔ اور ابن حبانؒ نے کہا ہے کہ اس کی روایت سے استدلال جائز نہیں ہے۔ اور ابونعیم اصبہانیؒ نے کہا ہے کہ یہ اپنے باپ سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ اور ابن عدیؒ نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں سے ہے جن کے احادیث لکھی جاسکتی ہیں ((اعتبار کے لئے اور اس سے استدلال جائز نہیں ہے))۔

امام محمد بن عثمان الذہبیؒ لکھتے ہیں

عثمان بن عطاء الخراسانی.. ضعفوه.

الکاشف ص ۲۲۲ ج ۲.

اور میزان میں یوں لکھتے ہیں:

ضعفه مسلم و یحیی بن معین والدار قطنی و قال اجوز جانیؒ لیس بالقوی... و قال ابن حزیمة: لا احتج به. و قال ابو حاتم: یکتب حدیثه.

میزان الاعتدال ص ۴۸ ج ۳.

اور مغنی میں یوں لکھتے ہیں:

عثمان بن عطاء الخراسانی. عن ابیه ضعفه الدار قطنی وغیره.

المغنی فی الضعفاء ص ۴۷ ج ۲۔

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

یروی عن ابیه قال یحیی: ضعیف. و قال ابو حاتم الرازیؒ لا یحتج به. و قال علی بن الجنید: متروك و قال ابن حبان: لا یجوز الاحتجاج براویته و قال الدار





قطنی: هو ضعیف جدا.

کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۱۷۰ ج ۲

علامہ الحافظ یوسف بن عبدالرحمٰن المزیؒ لکھتے ہیں

و قال ابراهیم بن عبد الله بن الجنید سألت یحیی بن المعین عن عثمان بن عطاء الخراسانی فقال هو ضعیف الحدیث. قلت هو عطاء بن میسرة الخراسانیه؟ قال: نعم و قال محمد بن عثمان بن ابی شیبة عن یحیی بن معین: کان ضعیفا. و قال معاویة بن صالح عن یحیی بن معین: ضعیف . و قال المفضل بن غسان الغلابی عن یحیی بن معین: خلید بن دعلج و سعید بن بشیر و عثمان بن عطاء یضعفون و قال عباس الدوری عن یحیی بن معین : عثمان بن عطاء الخراسانی لیس هو اخو یعقوب بن عطاء یعقوب بن عطاء هو ابن ابی رباح وهو اصلح حدیثا من عثمان بن عطاء الخراسانی. و قال محمد بن ابراهیم بن شعیب الغازی عن عمرو بن علی: منکر الحدیث و قال فی موضع متروك الحدیث. و قال ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی: لیس بالقوی فی الحدیث . و قال البخاری: لیس بذاك . و قال مسلم والدار قطنی: ضعیف الحدیث. و قال النسائی : لیس بثقة و قال ابو بکر بن خزیمة: لا احتج بحدیثه. و قال ابو حاتم یکتب حدیثه ولا یحتج به.

تهذیب الکمال ص ۵۴ ج ۷ ترجمه ۴۴۷۳

الحافظ عبدالرحمٰن بن ابی حاتمؒ لکھتے ہیں

نا عمرو بن علی ابو حفص الصیر فی انه قال عثمان بن عطاء الخراسانی متروك الحدیث. نا عبد الرحمن قال سألت ابی عن عثمان بن عطاء الخراسانی فقال یکتب حدیثه ولا یحتج به.



Scanned by CamScanner

کتاب الجرح والتعدیل ص ۱۶۲ ج ٦ ترجمہ ۸۸۷

علامہ ابن عدی الجرجانیؒ لکھتے ہیں

عن یحیی قال: عثمان بن عطاء ضعیف. حدثنا الجنیدی قال: ثنا البخاری قال... لیس بذاك. و قال عمرو بن علی: عثمان بن عطاء الخراسانی منکر الحدیث سمعت ابن حماد یقول: قال السعدی: عثمان بن عطاء الخراسانی لیس بالقوی فی الحدیث. الکامل فی ضعفاء الرجال

امام بخاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں

عثمان بن عطاء بن ابی مسلم الخراسانی... لیس بذاك.

التاریخ الکبیر ص ۲٤٤ ج ٦ ترجمہ ۲۲۹۰

الامام الحافظ علامہ ابن حبانؒ لکھتے ہیں۔

لیس یجوز الاحتجاج بروایته لما فیه من المقلوبات التی وهم فیها. فلست ادری البلیة فی تلك الاخبار منه او من ناحیة ابیه. و هذا شئی یشتبه اذا روی رجل لیس بمشهور بالعدالة عن شیخ ضعیف اشیاء لا یرویها عن غیره لا یتهیأ الا (الزاق) القدح بهذا المد (المجهول) دو نه بل یجب التنکب عمارو یا جمیعا حتی یخلط (یحتاط) المرء فیه لان الدین لم یکلف الله عزوجل عباده اخذه من کل من لیس بعدل مرضی.

کتاب المجروحین ص ۷٤، ص ۷۵ ج ۲.

اس کی روایت سے استدلال جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں وہ مقلوب روایات ہیں جن میں اس نے غلطی کی ہے۔ پس میں نہیں جانتا ہوں کہ ان احادیث میں مصیبت اس کی طرف سے ہے یا اس کے باپ کی طرف سے ہے؟ اور یہ ایک چیز ہے کہ بندہ اشتباہ میں ڈالتا ہے۔ جب ایک آدمی جو عدالت پر مشہور نہ ہو ضعیف شیخ سے کچھ اشیاء روایت کرتا ہے جو اس کے





سوا کسی اور سے روایت نہیں کرتا ہے تو یہ اس شیخ پر نہیں بلکہ اس مجہول پر عیب تیار کرتا ہے (یعنی اسے غیر ناک کر دیتا ہے) بلکہ ان دونوں نے جو روایت کی ہے اس سے بچنا واجب ہے تاکہ آدمی اس میں احتیاط کرے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دین میں اس کا مکلف نہیں بنایا ہے کہ یہ دین ہر اس شخص سے لے لیں جو پسندیدہ عادل نہ ہو۔

قارئین کرام یہ ہے اس روایت پر کلام کہ اس میں مجاہیل بھی ہے اور ضعیف بھی لیکن موصوف اور اس قبیل کے لوگ پھر بھی نازاں ہیں کہ ہمارے پاس دلائل ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہی پھینکتے
دیوار آنہی پہ حماقت تو دیکھئے

یہ تو سنداً اس روایت پر کلام تھا۔ فقاہت کی اعتبار سے بھی یہ روایت صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اویس قرنیؓ اصحاب علی رضی اللہ عنہ میں جنگ صفین میں شریک ہو کر شہید ہو گیا ہے اور شہید کے لئے اپنے کپڑے کفن ہوتے ہیں دیگر کفن اس کو نہیں دیا جاتا۔ لیجئے حوالوں کا انبار لگو نوا من الموقنین۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

قتل بصفین.

تقریب التهذیب ص ۱۱۳ ج ۱.

آپ جنگ صفین میں قتل کئے گئے ہیں۔

ابوزکریا یحیی بن شرف النوویؒ لکھتے ہیں

قتل بصفین.

شرح مسلم للنووی ص ۳۱۱ ج ۲



Scanned by CamScanner

علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

سمعت زید بن علی یقول: قتل اویس یوم صفین.

میزان الاعتدال ص ۲۷۹/۱

میں نے زید بن علی سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت اویس قرنیؓ جنگ صفین میں قتل کیے گئے تھے۔

پھر لکھتے ہیں:

ثم عاد فی ایام علی فقاتل بین یدیه فاستشهد بصفین فنظروا فاذا علیه نیف واربعون جراحة.

میزان الاعتدال ص ۲۸۱ ج ۱۔

آپ سیر اعلام النبلاء میں بھی اسی طرح لکھتے ہیں، دیکھئے سیر اعلام النبلاء ۳۲/۴

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگوں میں واپس آیا پس آپ کے آگے لڑا پس جنگ صفین میں شریک ہوگیا سو انہوں نے دیکھا تو آپ کے بدن پر چالیس اور کچھ زائد زخمیں تھیں۔

علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں

آپ بھی بالکل اسی طرح لکھتے ہیں

سمعت زید بن علی یقول قتل اویس یوم صفین... ثم عاد فی ایام علی رضی الله عنه و قاتل بین یدیه فاستشهد بصفین فنظروا فاذا علیه نیف و اربعون جراحة.

لسان المیزان ص ۱/۴۷۱، ۱/۴۷۴.

علامہ ابن عدیؒ اور علامہ ابن الاثیرؒ لکھتے ہیں

سمعت زید بن علی یقول: قتل اویس القرنی یوم صفین.

الکامل فی ضعفاء الرجال ص ۱۱۰ ج ۲، الکامل فی التاریخ لابن الاثیر ص ۳۲۵ ج ۳۔





مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں

آپ الکمال لصاحب المشکوۃ نقل کر کے یوں لکھتے ہیں

ورای عمر بن الخطاب و من بعده و کان مشهور بالزهد والعزلة فقد بصفین سنة سبع و ثلاثین.

التعلیق الصبیح ص ۴۳۰ ج ۷

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور جو آپ کے بعد تھے دیکھا اور آپ کنارہ کشی اور پرہیز گاری سے مشہور تھے سن ۳۷ میں جنگ صفین میں کھو گئے۔ صاحب مشکوۃ بھی مشکوۃ کے آخر میں الاکمال فی اسماء الرجال ص ۵۸۶ میں یہی کچھ لکھتے ہیں۔

التعلیق الصبیح اور الاکمال فی اسماء الرجال کے ایک نسخہ میں فقد ہے اور ایک نسخہ میں شھد ہے۔

عبدالمقدس

قاضی یوسف بن اسماعیل النبہانی لکھتے ہیں

و کانت و فادة اویس رحمه الله تعالیٰ علی ما قیل بصفین عام ۳۷ شهیدا مع اصحاب علی رضی الله عنه.

جامع کرامات الاولیاء ص ۶۰۳، ۶۰۴ ج ۱۔

شیخ فریدالدین عطار نیشاپوریؒ لکھتے ہیں

و آن وقت بر موافقت امیر المؤمنین علی رضی الله عنه در صفین حرب کرد تاکشته شد. عاش و حید او مات شهیدا رضی الله عنه.

تذکرۃ الاولیاء ص ۳۳ چاپ پنجم۔

تذکرۃ الاولیاء اردو مترجم میں لکھتے ہیں

منقول ہے کہ آخر عمر میں آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی



Scanned by CamScanner

ہمراہی میں لڑائیوں میں شریک ہوئے اور آخر کار ایک جنگ میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تذکرۃ الاولیاء ص ۳۴، ۳۵۔

## ﴿عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کی روایت اور اویس قرنیؓ﴾

(۵۷) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال: نادی رجل من اهل الشام یوم صفین فقال: افیکم اویس القرنی؟ قالوا: نعم قال: انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان من خیر التابعین اویسا القرنی ثم ضرب دابته فدخل فیهم۔

الطبقات الکبری لابن سعد ص ۱۶۳ ج ۶۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ سے روایت ہے آپ نے کہا ہے کہ جنگ صفین میں شام والوں میں سے ایک آدمی نے پکارا پس کہا کہ کیا آپ میں حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ اویس قرنیؓ تابعین میں بہترین شخصیت ہے۔ پھر اپنی سواری کو مار کر ان میں داخل ہوا۔

یہ روایت ابونعیم اصفہانیؒ نے حلیۃ الاولیاء ص ۱۰۲ ج ۲ میں بھی ذکر کیا ہے۔

علامہ محمد بن علان الصدیقی الشافعیؒ اور روایت ابن ابی لیلیٰؒ

شارح ریاض الصالحین نے اس روایت میں مزید یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

قال عبد الرحمن فوجد فی قتلی اصحاب علی رضی الله عنه۔

دلیل الفالحین ص ۳۱۷ ج ۲

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے کہا ہے سو اویسؓ رفقاء علی رضی اللہ عنہ کے مقتولین میں پایا گیا۔





علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

قال هشام الکلبی قتل اویس القرنی یوم صفین مع علی اخرجه ابن منده و ابو نعیم۔

اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ص ۱۵۳ ج ۱۔

ہشام کلبیؒ نے کہا ہے کہ اویس قرنیؓ کو جنگ صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رفاقت میں قتل کیا گیا ہے۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

## ﴿ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوریؒ اور پانچ احادیث﴾

ان مذکورہ حوالجات کی تائید شدید پانچ احادیث سے بھی ہوتی ہے جو کہ ابوعبداللہ حاکمؒ نے مناقب اویس قرنیؓ میں ذکر کی ہیں۔ جن میں سے ایک پہلے ذکر بھی کیا گیا ہے یعنی حدیث ابن ابی لیلیٰ۔

(۵۸) سمعت یحیی بن معین یقول: قتل اویس القرنی بین یدی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب یوم صفین۔

المستدرک ص ۴۵۵ ج ۳۔

میں نے یحییٰ بن معینیؒ سے سنا ہے آپ کہتے ہیں کہ حضرت اویس قرنیؓ کو امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے جنگ صفین میں قتل کیا گیا تھا۔

امام ذہبیؒ تلخیص میں اپنی تعقبات میں لکھتے ہیں

لم یر النبی ﷺ: انما ذکره الرسول و دل علی فضله، فذکرته فیمن استشهد بین یدی امیر المؤمنین بصفین قال ابن معین: قتل بصفین۔

حاشیہ مستدرک ص ۴۵۵ ج ۳۔

اویس قرنیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا ہے۔ اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



Scanned by CamScanner

نے اس کو ذکر کیا اور اس کی فضیلت بیان کی سو میں نے اس کو ان لوگوں میں ذکر کیا جو جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے شہید ہو گئے تھے۔ علامہ ابن معینؒ نے کہا ہے کہ آپ جنگ صفین میں مارے گئے تھے۔

دوسری حدیث

(۵۹) عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ قال: لما کان یوم صفین نادی مناد من اصحاب معاویة اصحاب علی افیکم اویس القرنی؟ قالوا نعم فضرب دابته حتی دخل معهم ثم قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: خیر التابعین اویس القرنی.

المستدرك ص ٤٥٥ /٣

تیسری حدیث

(٦٠) عن الاصبغ بن نباته قال: شهد ت علیا رضی الله عنه یوم صفین وهو یقول من یبایعنی علی الموت او قال علی قتال فبا یعه تسع و تسعون قال: فقال ابن التمام ابن الذی و عدت به قال: فجاء رجل علیه اطمار صوف محلوق الرأس فبایعه علی الموت و القتل قال: فقیل هذا اویس القرنی فما زال یحارب بین یدیه حتی قتل رضی الله عنه.

المستدرك ص ٤٥٥/٣...٤٥٦/٣.

حضرت اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے اس نے کہا ہے کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور وہ فرماتے تھے کہ کون میرے ساتھ موت پر بیعت کرتا ہے یا اسی طرح فرماتے کہ کون میرے ساتھ جنگ پر بیعت کرتا ہے۔ پس ننانوے آدمیوں نے ان کے ساتھ بیعت کی۔ ابن نباتہؒ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہاں ہے وہ سو کا عدد پورا کرنے والا؟ کہاں ہے وہ جس کا میرے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا۔ سو ایک





آدمی آیا جس پر صوف کے پرانے کپڑے تھے مونڈے ہوئے سر والا پس ان کے ساتھ مرنے پر اور قتل ہونے پر بیعت کی پس کہا گیا ہے کہ یہ اویس قرنیؒ ہے پس ہمیشہ ان کی رفاقت میں لڑ رہے تھے یہاں تک کہ قتل کیے گئے رضی اللہ عنہ۔

امام ذہبیؒ تعقبات میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

قال فی التلخیص سنده ضعیف.

چوتھی حدیث

(٦١) حدثنا شریك قال: ذکروا فی مجلسه اویس القرنی فقال: قتل مع علی بن ابی طالب رضی الله عنه فی الرجالة.

المستدرك ص ٤٦٠ ج ٣.

شریک نے ہمیں حدیث بیان کی ہے (علی بن حکیم) کہتا ہے کہ لوگوں نے اس کی مجلس میں اویس قرنیؒ کا ذکر کیا پس شریک نے کہا کہ آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیدل فوج میں قتل کیا گیا تھا۔

پانچویں حدیث

(٦٢) حدثنا ابو مکین قال: رأیت امرأة فی مسجد اویس القرنی... حتی غزوا فاستشهد اویس و جماعة من اصحابه فی الرجالة بین یدی علی بن ابی طالب رضی الله عنهم اجمعین.

المستدرك ص ٤٦١ ج ٣.

ہمیں ابومکین نے حدیث بیان کی ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اویس قرنیؒ کی مسجد میں ایک عورت دیکھی۔۔۔۔ یہاں تک کہ انہوں نے غزا کیا پس حضرت اویس قرنیؒ اور آپ کے ساتھیوں میں سے ایک جماعت پیدل فوج میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آگے شہید ہو



Scanned by CamScanner

گئے اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں سے راضی ہو جائے۔

قارئین کرام یہ ہیں پانچ حدیث جن میں آپ کی شہادت کی صراحت ہے کہ آپ شہید ہو گئے ہیں اور امام حاکمؒ نے عنوان کے ذیل میں بھی اس کی تصریح کی ہے چنانچہ آپ یوں لکھتے ہیں

ذکر مناقب اویس القرنی رضی اللہ عنہ

(٦٣) اویس راهب هذه الامة ولم يصحب رسول الله له عليه وسلم انما ذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم و دل على فضله فذكرته فى جملة من استشهد بصفين بين يدى امير المؤمنين على بن ابى طالب رضى الله عنه .

المستدرك ص ٤٥٥ ج ٣.

اویس رحمہ اللہ اس امت کا راہب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت نصیب نہیں ہوئی بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کی فضیلت بیان کی ہے۔ پس میں نے بھی اس کو ان لوگوں کی مجموعہ میں ذکر کیا جو حضرت امیر المؤمنین علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شہید ہو گئے ہیں۔

ایک اور حدیث لیجئے

(٦٤) عن اسير بن جابر..... قال اسير: فقال لى صاحبى: كيف رأيت الرجل قلت: ما از ددت فيه الا رغبة و ما انا بالذى افارقه فلز منا فلم نلبث الا يسيرا حتى ضرب على الناس بعث امير المؤمنين على رضى الله عنه فخرج صاحب القطيفة اويس فيه و خرجنا معه و كنا نسير معه و ننزل معه حتى نزلنا بحضرة العدو... فانتضى صاحب القطيفة اويس سيفه حتى كسر جفنه فالقاه ثم جعل... وهو يقول ذلك و يمشى اذ جاء ته رمية فاصابت فؤاده فبر دمكانه كانما مات منذ دهر.





المستدرك للحاكم ص ٣٩٧ ٣٩٨ ج ٢. تفسير سورة بنى اسرائيل.

اسیر بن جابرؒ سے روایت ہے۔۔۔ اسیر نے کہا سو مجھے میرے ساتھی نے کہا کہ آپ نے اس آدمی کو کیسے پایا میں نے کہا مجھے اس کے بارے میں زیادہ رغبت تھی۔ اور میں اس سے جدا نہیں ہوتا پس ہم نے اس کی صحبت لازم پکڑی پس ہم نے زیادہ زمانہ نہیں گزارا تھا کہ لوگوں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لشکر بنا مقرر ہو گیا۔ پس صاحب چادر حضرت اویس رحمہ اللہ اس میں نکل گئے اور ہم بھی اس کے ساتھ نکل گئے اور ہم اس کے ساتھ سفر کرتے اور اس کے ساتھ پڑاو کرتے تھے یہاں تک کہ ہم نے دشمن کے سامنے پڑاو کیا۔ پس صاحب چادر اویسؒ نے اپنی تلوار ننگی کر دی یہاں تک کہ اس کا نیام توڑ دیا پس اس کو پھینک دیا پھر شروع ہو گیا۔۔۔ اور وہ یہ کہتا تھا اور جاتا تھا کہ ناگہاں اس کو ایک تیر آ لگی پس اس کے دل کو لگ گئی پس اپنی جگہ پر سرد پڑ گیا گویا کہ وہ ایک زمانہ سے فوت ہو گئے تھے۔

قارئین کرام یہاں تک چوبیس پچیس حوالے ہو گئے سب کہتے ہیں کہ آپ صفین میں شہید ہو گئے ہیں اور موصوف کی پیش کردہ روایت بھی ضعیف ہے۔

انتہائی ضعیف۔ اس کے روایت پر کلام ہے جو پہلے گزر چکا ہے تو پھر بھی اس سے استدلال کرنا ظاہر خوش فہمی اور سینہ زوری کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے جو کہ موصوف کا شایان شان ہے۔

اپنی ہر بات کو تول اس میں تردد کیسا
تیرے سینے میں امین دل ہے ترازو کی طرح

لھذا موصوف کا استدلال هباء منثورا اور لم يجده شيئا ہے۔

## موصوف کا سفید جھوٹ

موصوف کا خالص سفید جھوٹ ملاحظہ کریں۔ لکھتا ہے۔ وفى صحيح مسلم لما مات



Scanned by CamScanner

اویس القرنیؒ ... رواہ مسلم والفرقان ص ۸۴، اظہار الحق ص ۱۴۰۔

یہ موصوف کا امام مسلم رحمہ اللہ پر سفید جھوٹ باندھنا ہے صحیح مسلم میں یہ روایت بالکل نہیں ہے آپ نے یہ روایت نقل ہی نہیں کی ہے۔ ورنہ الحمدللہ دیدہ باشد ان شاء اللہ تا قیام قیامت یہ روایت مسلم میں نہیں دکھا سکتے ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا اور یہ جھوٹ بولنا اور لکھنا اس قبیل کے لوگوں کا شیوہ ہے ملاحظہ کریں ایک دو مثالیں اس کمپنی کے ایک فرد نے ایک رسالہ لکھا ہے "دحق تورہ" اس میں ایک جگہ لکھتا ہے۔

اور حصن حصین شرح حرز ثمین میں مذکور ہے۔ دحق تورہ ص ۲۵

قارئین کرام! یہ خالص جھوٹ ہے جس پر میں نے اپنی کتاب کشف الحجاب عن وجہ المرتاب میں یوں مواخذہ کیا ہے۔

قارئین کرام! حصن حصین شرح حرز ثمین کی نہیں ہے بلکہ حصن حصین علامہ شمس الدین محمد بن محمد بن الجزری الشافعی کی ادعیہ اوراذکار میں مکمل جامع کتاب ہے۔ پھر اس کی شرح مشہور حنفی المذہب شخصیت شیخ علی بن سلطان الھروی المعروف بہ ملا علی قاریؒ نے بنام الحرز الثمین للحصن الحصین لکھی ہے۔ مگر موصوف نے اپنے انکل پچو سے متن سے شرح اور شرح سے متن بنالیا۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

کشف الحجاب عن وجہ المرتاب ص ۱۳۰

## ﴿جھوٹ کی دوسری مثال ملاحظہ کریں﴾

یہ فرد ایک مقام میں یوں لکھتا ہے "شاہ عبدالعزیز صاحب فتاوی عزیزیہ صفحہ ۲۲۶۰ ج ۱۲ میں لکھتے ہیں مطلق استعانت غیر سے جائز ہے۔ حرام نہیں ہے بلکہ اس طرح حرام ہے کہ غیر کو حاجت روا سمجھے اور اگر یہ سمجھے کہ غیر مظہر عون الٰہی ہے تو ایسی استعانت شرع میں جائز ہے





۔اور انبیاء اولیاء نے بھی اس طرح استعانت غیر کے ساتھ کی ہے صفحہ ۲۶ (دحق تورہ)

جس پر میں نے یوں مواخذہ کیا ہے۔ "قارئین محترم! فتاوی عزیزیہ دو ہیں ایک فارسی میں اور ایک اردو میں فارسی والا جو کتب خانہ رحیمیہ دیوبند کی شائع کردہ ہے دو جلد میں ہے پہلی جلد ۲۲۰ صفحات پر مشتمل ہے جبکہ دوسری جلد ۱۴۴ صفحات پر۔ اور جو فتاوی عزیزیہ اردو میں ہے ایچ ایم سعید والا وہ صرف ایک جلد پر مشتمل ہے اب معلوم نہیں موصوف نے جھوٹ میں یہ پی ایچ ڈی کی ڈگری کہاں سے لی ہے کہ فتاوی عزیزیہ کی بارھویں جلد بھی اس کے ہاتھ لگی۔ اور پھر پتہ نہیں یہ فتاوی کتنی ضخیم ہوگی کہ یہ مسئلہ اس کے بارھویں جلد کی صفحہ ۲۲۶۰ پر درج ہے۔

ایں خیال است ومحال است وجنون۔

کشف الحجاب عن وجہ المرتاب ص ۱۳۲

## ﴿موصوف کا امام ابن تیمیہ اور امام مسلم رحمہما اللہ پر جھوٹ﴾

موصوف لکھتا ہے

و فی صحیح مسلم لما مات اویس القرنی... فی تلك الاثواب .

رواہ مسلم والفرقان ص ۸٤ ، اظہار الحق ص ۱٤۰

یہ موصوف کا شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ پر افتراء ہے نہ اس نے کہا ہے کہ "وفی صحیح مسلم اور نہ رواہ مسلم فرمایا ہے۔ شاید موصوف کو دھوکہ حاشیہ اور مخشی سے لگا ہے مخشی حاشیہ نمبر ۲ میں لکھتا ہے۔

ھو اویس بن عامر القرنی من سادات التابعین اصلہ من الیمن بشر بہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح مسلم " توفی رحمہ اللہ سنۃ ۳۷ ھ.

الفرقان ص ۱۳۷

لیکن نہ مسلم میں یہ روایت ہے اور نہ امام ابن تیمیہؒ نے مسلم سے یہ روایت نقل کی ہے یہ



Scanned by CamScanner

موصوف کا جھوٹ اور خبط ہے۔

## ﴿موصوف سے تفحص کے لئے مراجعت﴾

جب میری تردید موصوف کی چھٹی دلیل تک پہنچ گئی اور مسلم میں روایت دیکھنے کے لئے سر گردان ہو گیا اور اس روایت کے ملنے سے مایوس ہو گیا تو مفتی محمد سلیمان ساجد صاحب تو ر ذھیر سے کہا کہ تم موصوف کے ساتھ موبائیل پر رابطہ کر کے پوچھو کہ یہ روایت مسلم میں کہاں ہے؟ ساجد صاحب نے جب رابطہ کیا اور پوچھا کہ آپ نے اویس قرنی رحمہ اللہ کی کرامت کے بارے میں استدلال کیا ہے یہ مسلم شریف میں کہاں ہے کونسا صفحہ ہے؟ تو موصوف نے پہلے کہا کہ خود دیکھ لو تو مفتی صاحب نے کہا کہ آپ نے حوالہ کس لئے دیا اس کے بعد موبائل بند کر دیا۔ ساجد صاحب نے پھر بھی کئی بار رابطہ کرنے کے لئے کوشش کی لیکن موصوف نے نمبر معلوم کر کے موبائل اٹینڈ کر لیتے اور یوں ہی کسی ٹیبل وغیرہ پر رکھ لیتے اور بات نہیں کرتے یہاں کہ تک کہ گھر کے بچوں کی آوازیں فون پر سنی جاتیں۔ پھر مدرسہ تعلیم القرآن اشاعت التوحید والسنہ جلبئی کے مدرس اور ناظم مولانا خطیب اللہ حنیف صاحب نے بھی موبائیل پر کئی مرتبہ رابطہ کے لئے کوشش کی لیکن بے سود ثابت ہوئی اور کوئی جواب نہیں ملا پھر میں نے مولانا خطیب اللہ صاحب سے کہا کہ تم ایک خط لکھو موصوف کو اور پوچھو کہ یہ روایت مسلم میں کہاں ہے اور الفرقان سے کونسی الفرقان مراد ہے اور خط مولانا اعجاز احمد صاحب کی طرف سے لکھو یہ بھی اس مدرسہ اشاعت کا مدرس ہے۔ یہ خط میرے ایک شاگرد محمد نعیم ولد محمد زبیر محلہ اعوان نے موصوف کو خود دے دیا لیکن موصوف نے اسی وقت واپس کر دیا اور کوئی جواب نہیں لکھا پھر میں نے مولانا خطیب اللہ حنیف صاحب کو کہا کہ آپ خود اپنی طرف سے ایک خط اسی طرح لکھ کر موصوف کو کسی کے ہاتھ دے دیں آپ نے خط لکھ کر اس کی فوٹو کاپی کر کے ایک خاص آدمی اور قریبی شخص کو دے دیا آج روز جمعہ تاریخ ۱۲-۱۲-۲۸





تک کوئی جواب نہیں دیا اس لئے آج میں یہ دونوں خطوط یہاں چسپاں کر کے ھدیۂ قارئین کرتا ہوں۔ واللہ باللہ ثم تاللہ کہ میں نے خطوط بھیجنے کے بعد صلوۃ حاجت کر کے موصوف اور اس کے حواریوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بحالت سجدہ میں اور اسی طرح ھدایت کا سوال کیا کہ اے پروردگار عالم یہ ان کے لئے ھدایت کا ذریعہ بنا دے اور حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ وہ خطوط مندرجہ ذیل ہیں۔

## ﴿اویس قرنی کی کرامت﴾

وفی صحیح مسلم. لما مات اویس القرنیؒ و جدوا فی ثیابه اکفانا لم تکن معه وجدو اله قبرا محفورا فی لحدة حضرة فد فنوه فیه و کفنوا فی تلك الاثواب.

اظہار الحق ص ۱٤۰ بحوالہ مسلم، والفرقان

جناب مولانا صاحب مسلم کا کونسا صفحہ ہے اور الفرقان سے مراد کونسی الفرقان ہے؟

اعجاز علی۔03028189325

2/11/2012

## ﴿اویس قرنی کرامت﴾

وفی صحیح مسلم. لما مات اویس القرنیؒ وجدوا فی ثیابه اکفانا لم تکن معه وجدوا له قبرا محفورا فی لحده حضرة فدفنوه فیه و کفنوه فی تلك الاثواب.

اظہار الحق ص ۱٤۰ بحوالہ مسلم، والفرقان ص ۸٤.

جناب مولانا صاحب مسلم کا کونسا صفحہ ہے اور الفرقان سے مراد کونسی الفرقان ہے؟ برائے کرم تین دن میں جواب دینا ضروری ہے۔

خطیب اللہ حنیف جلبئی۔0345-9293384

المرقوم:12/11/12



Scanned by CamScanner

## ﴿موصوف کا ساتواں استدلال اور جواب﴾

لکھتا ہے (مشک کی خوشبو پھیل گئی) جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہر کظامہ جاری کرنا چاہا وہاں شہداء احد کی قبریں تھی مٹی کھودنے کی حالت میں تمام جگہ مشک کی خوشبو پھیل گئی۔

خلاصہ مطلب۔

اظہار الحق ص ۱۴۰، ۱۴۱

الحمد للہ ہم اس کے منکر نہیں ہیں یہ آثار کرامت ہیں اس میں شہداء احد کے کسی تصرف کا اثبات نہیں ہے تفصیل پہلے گزر چکی ہے وہاں دیکھئے

## ﴿موصوف کی آٹھویں دلیل اور جواب﴾

صرف اردو عبارت لیجئے:

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب احکام القرآن میں تحریر فرماتے ہیں۔ علامہ یافعیؒ نے روض الریاحین میں بعض الصالحین سے نقل کیا ہے۔ کہ میں نے ایک شخص کی قبر کو دھی اور لحد بناتے ہوئے اس کے قریب کے قبر کی ایک اینٹ گر پڑی، میں نے دیکھا کہ ایک شخص تشریف فرما ہے، اور ان کے بدن پر سفید کپڑے لہرا رہے ہیں میں نے ان کی گود میں ایک قرآن ہے، جو سونے کا لکھا ہوا ہے، اور تلاوت میں مشغول ہے انہوں نے سر اٹھایا اور مجھ سے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا قیامت قائم ہوگئی؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا اینٹ اسی جگہ رکھ دو اللہ آپ کو عافیت سے رکھے چنانچہ میں نے اینٹ اسی جگہ رکھ دی۔

احکام القرآن ۳/۸۷، فتاوی رحیمیہ ۱/۲۱۰ کتاب الایمان والعقائد اظہار الحق ۱۴۱، ۱۴۲

## ﴿جواب﴾

اس حکایت میں حضرت عبداللہ بن اسعد الیافعی الیمنیؒ نے کوئی سند ذکر نہیں کی اور بے سند





بات کی کوئی وقعت نہیں ہوتی، وہ قابل قبول نہیں ہوتی سند ذکر کرنا دین ہے جبکہ بے سند بات اور منوانے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

## ﴿مجاہد اعظم عبداللہ بن المبارک اور سند﴾

امام مسلمؒ آپ کا قول یوں نقل کرتے ہیں

الاسنادمن الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء.

مقدمۃ صحیح مسلم ص ۱۲ ج ۱۔

سند ذکر کرنا دین ہے اور اگر سند نہ ہوتی تو جو کوئی چاہتا اور جو کچھ چاہتا کہہ دیتا۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا یہ قول ائمہ دین اور محدثین کرام نے مندرجہ ذیل کتابوں میں نقل کیا ہے

حدثنا عبد ان بن عثمان قال: سمعت ابن المبارك يقول: الاسناد من الدين. لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فاذا قيل عمن بقي.

كتاب المجروحين ص ۳۰ ج ۱. الامام الحافظ محمد بن حبانؒ كتاب الجرح والتعديل ص ۱۶ ج ۲. علامه عبد الرحمن بن ابى حاتم الرازىؒ معرفة علوم الحديث ص ۲. الامام الحاكم ابو عبد الله محمد بن عبد الله النيسا پورىؒ. الكامل فى ضعفاء الرجال ص ٤٦. الامام الحافظ عبد الله بن عدى الجرجانىؒ. سير اعلام النبلاء ص ۲۲٤ ج ۱۷. علامه محمد بن احمد بن عثمان الامام الذهبىؒ

الاسناد من الدين ص ۱۷، ص ۹۷ . علامه عبد الفتاح ابو غدةؒ

مؤخر الذکر ابو غدۃ صاحب مزید لکھتے ہیں

فلا يقبل الخبر من امام كبير و لم يصح سنده ولا يرد الخبر من عالم صغير و قد صح سنده.

صفحہ مشرقیہ ص ۹۷۔



Scanned by CamScanner

سو بڑے امام کی خبر کو قبول نہیں کیا جائے گا در حال یہ کہ اس کی سند صحیح نہ ہو اور چھوٹے عالم کی بات اس حال میں رد نہیں کی جائے گی کہ اس کی سند صحیح اور درست ہو۔ لھذا امام یافعیؒ کی بے سند حکایت قابل قبول نہیں اور نہ اس سے موصوف کا بغیہ ثابت ہوتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر کسی کا قول قابل قبول بھی ہو سکتا ہے اور قابل ترک بھی ہو سکتا ہے۔

جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد بن جبر المتوفی سنہ ۱۰۴ھ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حضرت عبد الفتاح ابو غدہ لکھتے ہیں۔

عن مجاهد انه قال: ليس احد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم الا وهو يوخذ من قوله ويترك

صفحة مشرقة ص ۹۲ ، الملحقة مع الاسناد من الدين.

عبد الرزاق ملیح آبادیؒ اور روایت امام مجاہدؒ

آپ نے علامہ ابن عبد البر اندلسیؒ کی کتاب جامع بیان العلم وفضلہ کا اردو ترجمہ کیا ہے جسے العلم والعلماء نام رکھا ہے اس میں آپ نے اس روایت کا یوں ترجمہ کیا ہے۔

مجاہد کہا کرتے تھے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں جس کا قول ماننا اور رد کر دینا جائز نہ ہو۔

العلم والعلماء ص ۱۸۳۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں

امام نووی رحمہ اللہ حدیث ذو الیدین میں امام ابن شہاب زہریؒ کا اضطراب ذکر کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ اگر چہ وہ بہت بڑا امام ہے لیکن غلطی سے بنی آدم بچ نہیں سکتا اور کمال صرف اللہ تعالیٰ سبحانہ کے لئے ہے اور کسی کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور چھوڑا بھی جاتا ہے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اس کا ہر قول قابل قبول ہوتا ہے۔ عبارت یوں ہے





وان كان اماما عظيما فان الغلط لا يسلم منه بشر والكمال لله سبحانه و كل احد يوخذ من قوله و يترك الا النبى صلى الله عليه وسلم. نووى مسلم ص ٢١٤ ج ١.

یہی عبارت علامہ علی بن سلطان محمد القاریؒ نے مرقات شرح المشکوۃ ص ۲۶ ج ۳ میں امام نووی سے نقل کی ہے۔

علامہ محمود شکری آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وقد اتفق اهل السنة والجماعة على ان علماء المسلمين لا يجوز تكفيرهم بمجرد الخطأ المحض بل كل احد يوخذ من قوله و يترك الا رسول الله صلى الله عليه وسلم

غایۃ الامانی فی الرد علی النبہانی ص ۴۳ ج ۱۔

اور تحقیق اہل سنت والجماعت اس پر متفق ہیں کہ بے شک مسلمانوں کے علماء کرام کی تکفیر مجرد خالص غلطی کی وجہ سے جائز نہیں ہے بلکہ ہر کسی کا قول قبول بھی کیا جاتا ہے اور ترک بھی کیا جاتا ہے سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (کہ آپ کا ہر قول قبول کیا جاتا ہے)

اور ایک جگہ یوں لکھتے ہیں۔

واتفقوا كلهم على انه ليس احد معصوما فى كل مايأ مر به و ينهى عنه الا رسول الله صلى الله عليه وسلم و لهذا قال غير واحد من الائمة: كل احد يوخذ من كلامه و يترك الا رسول الله صلى الله عليه وسلم ،

غایۃ الامانی فی الرد علی النبہانی ص ۹۹ ج ۱۔

وہ سارے اس پر متفق ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہیں کہ جو ہر اس چیز میں جس پر حکم کرتا ہے اور اس سے منع کرتا ہے معصوم اور پاک ہو (خطا سے) اور اسی وجہ سے ائمہ کرام میں سے ہر کسی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر کسی کا قول قابل



Scanned by CamScanner

عمل بھی ہوسکتا ہے اور قابل ترک بھی۔

السید نعمان خیرالدین الآلوسیؒ لکھتے ہیں

علامہ آلوسی صاحب روح المعانی کا بیٹا یہ قول حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں۔

وما احسن قول مالك الامام الحبر: كل احد يؤخذ من قوله و يرد الا صاحب هذا القبر و اشار ذلك الامام الى قبر المصطفى عليه الصلاة و السلام.

جلاء العينين ص ۹۳ مطبعة المدنى المؤسسة السعودية بمصر

اور امام مالک رحمہ اللہ کا قول کیا حسین ہے کہ ہر کسی کا قول قبول بھی کیا جاتا ہے اور رد بھی کیا جاتا ہے سوائے اس صاحب قبر (زادہ اللہ شرفا وعزا) کے اور امام مالک رحمہ اللہ نے حضرت مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو اشارہ کیا کہ اس کا ہر قول قابل قبول ہے اور کوئی قول رد نہیں کیا جاتا یہ قول دراصل حضرت امام مجاہد رحمہ اللہ کا ہے اور بعض نے اس کی نسبت امام مالک رحمہ اللہ کو بھی کی ہے جیسا کہ عبدالفتاح ابوغدہ صاحب لکھتے ہیں وهذه الكلمة مشهورة عن الامام مالك وهى لمجاهد بن جبر قبله۔

حاشیہ صفحہ مشرفتہ ص ۹۲

یہ قضیہ امام مالکؒ سے مشہور ہے اور یہ اس سے پہلے مجاہد بن جبرؒ کا ہے۔ حاصل جواب یہ ہے کہ امام یافعیؒ کی یہ حکایت بے سند ہے اس لئے قبول نہیں کی جاسکتی اور ہمارا دین قصے کہانیوں کا محتاج نہیں اور پھر جبکہ بے سند بھی ہوں مسئلہ کے اثبات کے لئے قرآن وسنت کے بے غبار اور پکے دلائل درکار ہیں۔

من لم يكفه ذان فلا

كفاه الله شر حوادث الازمان





## ﴿مقام روض الریاحین فی حکایات الصالحین﴾

پھر یہ بھی دیکھو کہ اس کتاب میں بہت سے بے سروپا حکایات ہیں جن کی وجہ سے کتاب کا مقام معلوم ہوتا ہے لیجئے ایک حکایت نمبر ۸۸۔

حکایت کیا گیا ہے کہ ایک نوجوان خانہ کعبہ سے طواف کرتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں مشغول تھا پس اسے کہا گیا کہ کیا اس میں آپ کے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا ہاں میں اور میرے والد صاحب حج کرنے کے لئے نکلے پس میرے والد صاحب بعض منازل میں بیمار ہوگئے اور مر گئے اور ان کا چہرہ کالا ہوگیا اور آنکھیں نیلگوں ہو گئیں اور پیٹ میں سوجن پیدا ہوگیا پس میں رویا اور کہا انا لله و انا اليه راجعون ۔ میرے والد بے گانگی کی زمین میں اس طرح موت پر مر گئے ۔ پس جب رات ہوئی نیند نے مجھ پر غلبہ کیا پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس پر سفید کپڑے تھے اور خوب معطر بو تھے پس میرے باپ کے قریب آئے اور اس کے چہرے پر ہاتھ مارا پس دودھ سے شدید تر سفید بن گیا پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا پس وہ اپنی حالت پر آیا۔ پھر ارادہ کیا کہ واپس ہو جائے پس میں ان کے لئے اٹھا اور ان کی چادر کو پکڑا اور میں نے کہا اے میرے سردار میں اسی ذات کی آپ کو قسم دیتا ہوں جس نے آپ کو میرے والد پر اس غربت کی زمین میں رحمت کر کے بھیجا آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ آپ کا یہ والد صاحب بہت عاصی اور گنہگار تھا لیکن یہ مجھ پر بہت درود شریف پڑھتا تھا۔

فلما نزل به ما نزل استغاث بى فاغثته و انا غياث لمن يكثر الصلوٰة على فى دار الدنيا...

پس جب اس پر نازل ہوئی جو مصیبت کہ اس پر نازل ہوئی مجھ سے مدد طلب کی مدد مانگی پس میں نے اس کی مدد کی اور میں دنیا میں جو لوگ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں مدد



Scanned by CamScanner

گار ہوں۔ روض الریاحین فی حکایات الصالحین ص ۱۲۵۔

## ﴿دوسری حکایت:﴾

### حکایت نمبر ۹۰

اور شیخ ابوالخیر الاقطع رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آیا پس یہاں پانچ دن اقامت کی پس میں نے کوئی کھانا نہیں کھایا پس میں قبر شریف کو آگے ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر اور میں نے کہا کہ یارسول اللہ میں آج رات آپ کا مہمان ہوں اور وہاں سے ہٹ کر ممبر کے پیچھے سو گیا۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے دائیں طرف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائیں طرف ہے اور حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سامنے ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے حرکت دی اور مجھے کہا کہ اٹھو پس یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا ہے۔

قم فقد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقمت اليه و قبلت بين عينيه فدفع الى قطيفا فاكلت نصفه وانتبهت و في يدي والله نصفه .

روض الرياحين في حكايات الصالحين ص ۱۲۶، ۱۲۷.

پس میں آپ کے لئے اٹھا اور میں نے دونوں آنکھوں کے درمیان آپ کا بوسہ لیا پس مجھے ایک روٹی دی پس میں نے اس سے آدھی کھائی اور میں نیند سے بیدار ہو گیا اور واللہ کہ اس کا آدھا حصہ میرے ہاتھ میں تھا۔

## ﴿تیسرا قصہ﴾

### حکایت نمبر ۱۶۶





مؤلف غفر اللہ لہ کہتے ہیں کہ مجھے ثقات نے خبر دی ہے کہ دو بڑے شیخ جو کہ مشہور ہیں کہ عارف باللہ ہیں یمن کے شیوخ میں سے دو بڑے شیخ جو اپنے وقت میں شیوخ الزمان متقدمین تھے۔

شيخ محمد بن ابوبكر الحكمي اور شيخ ابو الغيث بن جميل قدس الله روحهما و نور الله ضريحهما و اعاد علينا من بركتهما جاء هما بعض الفقراء للصحبة بعد موتهما فخرج الشيخ محمد من قبره و صحب الذى اتاه و اخذ عليه العهد والشروط فى كلام يطول شرحه. و اخرج الشيخ ابو الغيث يده من القبر و صحب الذى اتاه و فى الحكاية كلام يطول رضى الله عنهم و نفعنا بهم آمين.

روض الرياحين فى حكايات الصالحين ص ۱۸۲

اللہ ان دونوں کی ارواح پاک کریں اور ان کی مزاروں کو منور کریں اور ان کی برکات میں سے ہم پر واپس کریں۔ ان دونوں کو ان کی موت کے بعد بعض فقراء صحبت کرنے کے لئے آئے پس شیخ محمد قبر سے نکلا اور صحبت کی اس شخص کے ساتھ جو آیا تھا اور اس سے وعدہ لیا اور شرطیں لگائیں اسی کلام میں جس کی تشریح طویل بن جاتی ہے۔؛ اور شیخ ابوالغیث نے قبر سے ہاتھ نکالا اور جو شخص آیا تھا اس سے صحبت کی اور حکایت میں کلام ہے جو طویل بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے اور ہمیں ان سے نفع بخش دیں۔ آمین۔

قارئین کرام ان تین حکایتوں سے کتاب کا مقام واضح ہو جاتا ہے۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

لھذا اس سے استدلال کرنا لم یجدہ شیئا ہے جو کچھ بھی مفید نہیں۔



Scanned by CamScanner

## ﴿موصوف کا نواں استدلال اور جواب﴾

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی جنازے میں فرشتے

الحمدللہ ہم اس استدلال کے جواب سے فارغ الذمہ ہو چکے ہیں دیکھئے عنوان نمبر ۳ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت

## ﴿موصوف کی خامیاں﴾

لکھتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اهتز از العرش لموت سعد بن معاذ رضی الله عنه و نزل سبعين الف ملك لجنازة متفق عليه.

کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش الٰہی ہل گئی۔ اور ستر ہزار فرشتے ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔ زرقانی ص ۱۴۳ ج ۲۔ حجۃ اللہ ص ۸۶۸ ج ۲۔ اظہار الحق ص ۱۴۲

اهتز از العرش بالکل حدیث کے الفاظ نہیں ہیں یہ موصوف کے خود ساختہ الفاظ ہیں ورنہ دیدہ باشد یہ الفاظ بخاری اور مسلم میں دکھائے "ولو كان بعضهم لبعض ظهير ا۔ اور "اهتز از کا معنی بھی غلط لکھا ہے کہ "عرش الٰہی ہل گیا" اور "نزل سبعين الف ملك" عبارت بھی غلط لکھی ہے سبعون لکھنا چاہیے تھا۔ اور اس غلط عبارت کا ترجمہ بھی غلط لکھا ہے۔ ترجمہ سبعون کا کیا ہے اور لکھتا ہے سبعین۔ ہوسکتا ہے کوئی حواری کہے کہ یہ کاتب اور کتابت کی غلطی ہے اور یہ غلطی ہوسکتی ہے موصوف نے "اهتـــراز" را کے ساتھ لکھا ہے اور تو نے "اهتـــزاز" زا کے ساتھ لکھا ہے اس پر آپ نے گرفت نہ کی تو معلوم ہوا کہ آپ نے بھی مانا





کہ یہ کتابت کی غلطی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کتابت کی غلطی اتنی نہیں ہوتی۔ چلو میں مانتا ہوں کہ یہ کتابت کی غلطی ہے لیکن کیا یہ بھی کتابت کی غلطی ہے کہ موصوف لکھتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہے۔ اور یہ متفق علیہ حدیث ہے یعنی بخاری اور مسلم دونوں نے یہ روایت ذکر کی ہے اور "نـزل سبعين" یا پھر "سبعون" بخاری اور مسلم میں ہے۔ وہ کونسا صفحہ اور جلد ہے جہاں یہ راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہوں اور یہ عدد ملائکہ سبـــعـــون ہو دکھاؤ ذرا ان شاء اللہ تا قیام قیامت نہیں دکھا سکتا بلکہ نہیں دکھا سکتے ولـــو اجتمعو له میں نے اس پردہ چاکنے سے پہلے واللہ باللہ ثم تاللہ مفتی محمد سلیمان ساجد صاحب کو فون کیا کہ موصوف کو فون کرتے کہو کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور یہ عدد سبعون بخاری اور مسلم میں کہاں مذکور ہے صفحہ اور جلد بتادو۔ ساجد صاحب نے فون یا تو جواب یہ ملا کہ خود ڈھونڈ لو میں نہیں بتاتا ہوں۔ الحمدللہ میں کہتا ہوں آپ بتا نہیں سکتے آپ نے جھوٹ لکھا ہے فرمان خداوندی ہے "وضل عنهم ما كانوا يفترون"۔ آپ نے زرقانی کا حوالہ دیا ہے۔ زرقانی تو میرے پاس نہیں لیکن ان شاء اللہ اگر میں قسم کھا کے کہوں کہ زرقانی آپ کے پاس بھی نہیں آپ نے حالت بیداری میں کیا خواب میں بھی نہیں دیکھی ہوگی۔

قارئین کرام میں نے یہ روایت اس سے پہلے عنوان ۳ "حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر اثر کرامت کے ذیل میں بروایت عبداللہ بن عمر صرف سیر اعلام النبلاء سے نقل کیا ہے اب یہاں لیجئے کچھ زیادہ۔

عن مجاهد عن ابن عمر يرفعه: اهتز العرش لحب لقاء الله سعدا.

سير اعلام النبلاء: ص ۲۹٤ ج ۱. المستدرك ص ۲۲۸ ج ۳

### علامہ ابن سعد رحمہ اللہ اور عدد مذکور



Scanned by CamScanner

(٦٦) عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : هذا العبد الصالح الذی تحرك له العرش و فتحت له ابواب السموات و شهد سبعون الفا من الملائكة لم ينزلو ا الارض قبل ذلك...

الطبقات الکبری ص ٤٣٠ ج ٣.

الحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ اور عدد مذکور

(٦٧) عن سعد بن ابراهيم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم مات سعد لقد نزل سبعون الف ملك شهدو ا جنازة سعد ما وطؤ ا الارض قبل یومئذ.

مصنف ابن ابی شیبه ص ٤٩٧ ج ٨.

اسی طرح عمدۃ القاری شرح البخاری میں بھی یہی عدد مذکور ہے۔ دیکھئے عمدۃ القاری ص ۲٦۸ ج ۱۲۔

الحاصل قارئین کرام یہ عدد سبعون الف ملک بخاری، مسلم میں نہیں ہے یہ موصوف کی افتراء اور دھوکہ دینا ہے جو موصوف کی شایان شان بھی ہے۔

## ﴿موصوف کی دسویں دلیل اور جواب﴾

موصوف اظہار الحق ۱۴۲ میں لکھتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر فرشتے اپنے بازوؤں سے سایہ کرتے رہے۔ حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں۔

ما زالت الملائكة تظله باجنحتها.

بخاری ص ١٦٦ ، ١٧٢، ٣٩٥، ٥٨٤ ج ١.

الجواب:

لیکن یہ اثر کرامت ہے اور صدور کرامت نہیں ہے یہ نہیں کہ آپ سے یہ کرامت صادر ہوئی





اور اس میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کچھ تصرف تھا اور یہ تصرف اور اس کا صدور یہ ثابت نہیں جیسا کہ روض الریاحین فی حکایات الصالحین سے تین قصے ذکر کئے گئے ہیں یہ صحیح اور ثابت نہیں۔

## ﴿موصوف کی گیارویں دلیل اور جواب﴾

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتوں نے غسل دیا۔ اظہار الحق ص ۱۴۳۔

جواب: الحمد للہ ہم اس کے جواب سے فارغ الذمہ ہو گئے ہیں دیکھئے عنوان نمبرے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت۔ حاصل جواب یہ اثر کرامت ہے اور صدور کرامت نہیں کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو کچھ تصرف بعد الموت ثابت کیا جائے۔

## ﴿موصوف کی بارھویں دلیل اور جواب﴾

الحاصل۔ حضرت ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی کرامت ''قبر کی خوشبو دور تک ۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ لعیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میدان میں ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر موجود ہوتے ہوئے تمہیں تعجب کیوں ہو رہا ہے کہ یہاں مشک کی خوشبو مہک رہی ہے۔ اظہار الحق ص ۱۴۴۔ بحوالہ صد صحابہ ص ۳۱۴۔

قارئین کرام! مجھے یہ کتاب صد صحابہ کسی بھی جگہ سے نہیں ملی، کراچی، پشاور اور اکوڑہ خٹک سے تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ واقعہ اور کرامت کہاں سے نقل کی ہے اور اس کی سند کا کیا حال ہے؟ قوی ہے یا ضعیف و مجروح اور موصوف نے بھی یہ نہیں بتایا کہ یہ کتاب کہاں سے چھپ چکی ہے؟ تا کہ معاملہ آسان ہو جائے اور کتاب مل جائے لھذا سند پر جبکہ معلوم نہیں کلام نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں اس کے جواب سے پہلے سبکدوش ہو گیا ہوں کہ یہ کرامتے نہیں اثر کرامت ہے۔ یہ میت سے صادر نہیں ہے اور اس میں اس کا کچھ دخل نہیں ہے۔



Scanned by CamScanner

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی کرامت اور جواب

## ﴿موصوف کی تیرھویں دلیل﴾

الی اصل قبر کی مٹی سے خوشبو آنے لگی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ سبحان اللہ اور مسرت کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر نمودار ہو گئے۔

اظہار الحق ص ۱۴۴، ۱۴۵۔

الحمد للہ فقیر نے یہ عبارت و روایت حضرت محمد بن شرحبیل سے بحوالہ سیر اعلام النبلاء ص ۲۸۹ ج ۱ للامام الذھبیؒ، الطبقات الکبری ص ۴۳۱ ج ۳ لابن سعدؒ اور حیات الصحابہ ص ۶۷۷ ج ۳ حصہ دھم سے نقل کی ہے لیکن یہ اثر کرامت ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے صادر نہیں ہوا ہے تا کہ اسے کرامت کہے اور کرامت سے موسوم کرے۔

## ﴿موصوف کی چودھویں دلیل اور جواب﴾

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامت: سلام سے دروازہ کھل گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقدس جنازہ لے کر لوگ جب حجرہ منورہ کے پاس پہنچ گئے تو لوگوں نے عرض کیا "السلام علیك یا رسول الله هذا ابو بكر رضی الله عنه" یہ عرض کرتے ہی روضہ منورہ کا بند دروازہ یک دم خود بخود کھل گیا اور تمام حاضرین نے قبر انور سے یہ غیبی آواز سنی "ادخلوا الحبیب الی الحبیب" یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔

اظہار الحق ص ۱۴۵، بحوالہ تفسیر کبیر ص ۴۷۸ ج ۵۔

قارئین کرام موصوف نے کسی کتاب سے چوری کی ہے اور تفسیر کبیر پر حوالہ دیا ہے سکہ





بٹھانے کے لئے کہ لوگ کہیں کافی ورق گردانی کی ہے اور نہایت عرق ریزی سے کتاب لکھی ہے موصوف کو یہ چاہیے تھا کہ درمیان میں اصل کتاب کا حوالہ دیتا جس نے تفسیر کبیر سے نقل کیا تھا لیکن اس طرح نہیں کیا کیونکہ اس طرح سے وہ اپنا رعب نہیں جما سکتا تھا۔ تفسیر کبیر نے یہ بات تفسیر سورۂ کہف میں لکھی ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

اما ابو بكر رضی الله عنه فمن كراماته انه لما حملت جنازته الى باب قبر النبی صلى الله عليه وسلم و نودی السلام عليك يا رسول الله هذا ابوبكر بالباب فاذا الباب قد انفتح و اذا بها تف يهتف من القبر اد خلو ا الحبيب الى الحبيب.

التفسير الكبير ص ۸۷ ج ۲۱

اسی طرح یہ تفسیر کبیر سے یوسف بن اسماعیل النبھانی المتوفی ۱۳۵۰ نے اپنی کتاب "جامع کرامات اولیاء" ص ۱۳۰ ج ۱ المکتبہ التوفیقیہ میں نقل کی ہے۔

## ﴿پہلا جواب﴾

پہلا جواب یہ ہے کہ فخر الدین راضی رحمہ اللہ نے یہ کرامت بغیر کسی سند ذکر کرنے کے ذکر کی ہے جو کہ قابل قبول نہیں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول ہے امام مسلمؒ نے اپنی صحیح مسلم کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔

الاسناد من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء

مقدمة صحيح مسلم ص ۱۲

پوری تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

لھذا امام رازی رحمہ اللہ کی یہ بے سند بات قابل قبول نہیں ہے۔

## ﴿دوسرا جواب﴾

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ دیگر صحابہ کرام جو حاملین جنازہ تھے کی کرامت تھی تم خواہ مخواہ اس کو



Scanned by CamScanner

مردے کی کرامت بتاتے ہو کیا یہ حاملین جنازہ اصحاب کرامت نہیں تھے؟

## ﴿تیسرا جواب﴾

تیسرا جواب یہ ہے کہ یہ اثر کرامت ہے کرامت نہیں ہے جیسا کہ یہ بار بار ذکر کیا گیا۔ اور اس میں مردہ سے صادر ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔

## ﴿چوتھا جواب﴾

چوتھا جواب یہ ہے کہ تفسیر کبیر اور امام رازیؒ کے بارے میں علماء امت کیا کہتے ہیں وہ بھی دیکھئے اور پھر اس بے سند کرامت کے بارے میں سوچیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں

الفخر بن الخطيب صاحب التصانيف رأس فى الذكاء و العقليات لكنه عرى من الآثار وله تشكيكات على مسائل من دعائم الدين تورث حيرة نسأل الله ان يثبت الايمان فى قلوبنا.

لسان المیزان ص ۴۲۶ ج ۴۔

الفخر بن الخطیب صاحب تصانیف ہے ذکاوت اور عقلیات میں امام ہے لیکن یہ احادیث سے خالی ہے۔ اور اس کے لئے دین کے قوی مسائل میں تشکیکات ہیں جو حیرانی پیدا کرتی ہیں۔ ہمارا اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ ایمان ہمارے دلوں میں مضبوط کریں۔

اسی طرح امام ذہبیؒ بھی لکھتے ہیں۔ دیکھئے میزان الاعتدال ص ۳۴۰ ج ۳۔ حاشیہ المغنی فی ضعفاء الرجال ص ۱۸۵ ج ۲۔

امام ذہبی رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں

و قد بدت منه فى تواليفه بلايا و عظائم و سحر و انحرافات عن السنة والله





يعفو عنه فانه توفى على طريقة حميدة والله يتولى السرائر.

سیر اعلام النبلاء ص ۲۱/۵۰۱،

اور تحقیق آپ سے آپ کی تصانیف میں مصائب عظیم جرائم اور سحر اور سنت سے اعراض ظاہر ہو گئے ہیں۔ اللہ کریم اس سے درگزر کریں پس بے شک یہ بہترین طریقہ پر فوت ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی پوشیدہ رازیں جانتے ہیں۔

اور مغنی میں یوں لکھتے ہیں:

الفخر بن خطيب الرى محمد بن عمر صاحب التصانيف له "السر المكتوم فى مخاطبة النجوم" يدل على ضلاله و قلة ايمانه فانه سحر صريح فلعله تاب منه

المغنى فى ضعفاء الرجال ص ۱۸٤ ج ۲.

امام فخر الدین خطیب ری کا بیٹا ہے جس کا نام محمد بن عمرؒ ہے صاحب تصانیف ہے اس کی ایک کتاب ہے (جس کا نام ہے) السر المکتوم فی مخاطبۃ النجوم جو اس کی بے راہ روی اور ایمان کی کمی پر دلالت کرتی ہے سو یہ صریح جادو ہے پس ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس سے توبہ کی ہو۔

تفسیر کبیر اور امام رازیؒ: ابن خلکان لکھتے ہیں

یہاں تک تو امام رازیؒ کا تذکرہ ہو گیا آگے آپ کی تفسیر کا تذکرہ ہے کہ وہ کس پائے کی تفسیر ہے۔ ابو العباس احمد بن محمد بن ابراھیم بن ابی بکر بن خلکان المتوفی سنہ ۶۸۱ ھجری لکھتے ہیں:

منها تفسير القرآن الكريم جمع فيه كل غريب و غريبة.

و فيات الاعيان و انباء ابناء الزمان ص ۸۳ ج ٤.

ان میں سے ایک قرآن کریم کی تفسیر ہے جس میں آپ نے ہر غریب قول اور غریب مسئلے جمع کئے ہیں۔



Scanned by CamScanner

امام سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

آپ ابوحیان اندلسیؒ کا قول یوں نقل کرتے ہیں:

قال ابو حیان فی البحر جمع الامام الرازی فی تفسیرہ اشیاء کثیرۃ طویلۃ لا حاجۃ بھا فی علم التفسیر ولذلک قال بعض العلماء فیہ کل شئی الا التفسیر.

الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۹۰ ج ۲.

امام ابوحیانؒ نے البحر المحیط میں کہا ہے کہ امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں بہت سے طویل اشیاء جمع کی ہیں جن کو علم تفسیر میں کوئی ضرورت نہیں اور اسی وجہ سے بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اس میں ہر چیز ہے مگر تفسیر نہیں ہے۔

علامہ ابوالمعالی محمود شکری الآلوسیؒ لکھتے ہیں

فابو حیان المفسر یقول فی تفسیرہ: تفسیر الامام فخر الدین فیہ کل شئی الا التفسیر.

غایۃ الامانی فی الرد علی النبھانی ص ۱۱۱ ج ۱

سو مفسر ابوحیانؒ آپ کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں: امام فخر الدینؒ کی تفسیر اس میں ما سوائی تفسیر کے ہر چیز ہے۔

قارئین کرام شاید موصوف کو اپنے مقتدی فی اثبات حیات الانبیاء وسماع الموتی مولانا سرفراز صاحب کا قول اور رائے زیادہ مقبول ہو وہ کیا کہتے ہیں لیجئے

مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ کیا لکھتے ہیں؟

یہ ٹھیک ہے کہ حضرت امام رازیؒ المتوفی ۶۰۶ھ منطق وفلسفہ اور عقلیات وغیرہ کے مسلم امام تھے۔ لیکن فن روایت اور نقلیات میں ان کا پایہ نہایت کمزور تھا حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں امام رازیؒ عقلیات کے مسلم امام ہیں لیکن احادیث وآثار میں ان کا پایہ کمزور ہے۔ یہی وجہ ہے





کہ ان کی تفسیر میں رطب ویابس سبھی کچھ موجود ہے (لسان المیزان ص ۴۲۶ جلد ۴) اور امام سیوطیؒ نقل کرتے ہیں کہ تفسیر کبیر میں سبھی کچھ ہے مگر تفسیر نہیں (درمنثور ص ۱۵۵ جلد ۳ واتقان ص ۱۸۹ ج ۲)

نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں: کہ مؤلف وے از علم حدیث بے خبر است ودر علوم کلام وفنون رسمیہ امام اہل زمان۔ بعضے از اہل معرفت العلوم کتاب وسنت گفتہ اند۔ فیہ کل شئی الا التفسیر (اکسیر ص ۱۰۴) اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ رازیؒ از علم حدیث خبر ندارد (اکسیر ص ۱۱۳)

احسن الکلام فی ترک القراءۃ خلف الامام ص ۱۷۰.

قارئین کرام اب موصوف اور اس قبیل کے لوگوں پر انصاف ہے فمن شاء فلیؤ من ومن شاء فلیکفر.

من نہ گویم کہ این مکن آں کن

مصلحت بین و کار آسان کن

## ﴿موصوف کا پندرھواں استدلال اور جواب﴾

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی کرامت قبر کے اندر سے سلام

حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کے لئے گئی اور میں نے قبر مبارک کے سامنے کھڑی ہو کر السلام علیک یا عم رسول اللہ ﷺ کہا تو آپ نے قبر کے اندر سے میرے سلام کا جواب دیا جس کو میں نے اپنے کانوں سے سنا۔ اظہار الحق ص ۱۴۵ حجۃ اللہ ص ۸۶۳ ج ۲ بحوالہ بیہقی۔



Scanned by CamScanner

قارئین کرام حجۃ اللہ البالغہ جو میرے پاس ہے المکتبۃ السلفیہ شیش محلہ لاہور والا پہلی جلد ۱۹۵ صفحات ہیں اور دوسری جلد ۲۱۵ صفحات پر مشتمل ہے اور کل ۴۱۰ صفحات بن جاتے ہیں خدا جانے موصوف کے ہاتھ کونسی حجۃ اللہ لگ گئی ہے جس کی دوسری جلد ۸۶۳ صفحات پر مشتمل ہے یہ خالص جھوٹ ہے میرا تجربہ ہے خدا کے لئے آپ خود تجربہ کریں موصوف کو بتایئے کہ آپ ہمیں وہ حجۃ اللہ دکھایئے جس سے آپ نے یہ اخذ کیا ہے ان شاء اللہ تا قیام قیامت نہیں دکھا سکتا خدا جانے کس سے یہ عبارت چوری کی ہے یہی بات فقیر نے اپنی کتاب تحقیق الحق فی بیان مکائد الخلق میں بھی لکھی ہے۔

قارئین کرام یہ روایت امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل النبوہ ص ۳۰۹ جلد ۳ باب جماع ابواب غزوۃ احد میں ذکر کی ہے لیکن یہ موصوف کے لئے کارگر اور مفید نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں ایک راوی محمد بن اسحاق بن یسار الواقدی ہے جس پر شدید کلام ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں

امام المغازی صدوق یدلس و رمی بالتشیع و القدر.

تقریب التھذیب ص ٥٤ ج ٢.

مغازی کا امام ہے سچا ہے تدلیس کرتا تھا شیعہ اور قدریہ شمار کیا جاتا ہے اور تھذیب میں یوں لکھتے ہیں

و قال مالك دجال من الدجاجلة... و قال ايوب ابن اسحاق بن سامری سألت احمد فقلت له يا ابا عبد الله اذا انفرد ابن اسحاق بحديث تقبله قال لا و الله التی رأيته يحدث عن جماعة بالحديث الواحد ولا يفصل كلام ذا من كلام ذا.... و قال ابوداؤد و سمعت احمد ذكر محمد بن اسحاق فقال كان رجلا يشتهي الحديث فيأخذ كتب الناس فيضعها في كتبه... و قال حنبل بن اسحاق





سمعت ابا عبد الله يقول ابن اسحاق ليس بحجة و قال عبد الله بن احمد ما رأيت ابی اتقن حديثه قط و كان يتتبعه بالعلو والنزول قيل له قال لم يكن يحتج به في السنن. و قال عباس الدوری عن ابی معين محمد بن اسحاق ثقة و ليس بحجة... و قال ابن ابی خيثمة سمعت ابن معين يقول محمد بن اسحاق ليس به باس. و قال مرة ليس بذاك ضعيف و قال مرة ليس بقوی و قال الميمونی عن ابن معين ضعيف و قال النسائی ليس بالقوی... و قال الدار قطنی اختلف الائمة فيه و ليس بحجة انما يعتبر به.

تھذیب التھذیب ص ٤١...٤٦ ج ٩.

امام مالک رحمہ فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔۔۔اور ایوب ابن اسحاق بن سامری کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے کہا کہ اے ابوعبداللہ جب ابن اسحاق ایک حدیث میں منفرد ہو آپ اسے قبول کریں گے فرمایا واللہ نہیں میں نے اس کو دیکھا ہے کہ ایک ہی حدیث کو جماعت سے نقل کرتا ہے اور اس ایک کے کلام کو اس دوسرے سے جدا نہیں کرتا۔۔۔اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے امام احمدؒ سے سنا ہے محمد بن اسحاق کو ذکر کیا پس فرمایا کہ آپ ایسے آدمی تھے کہ حدیث پسند فرماتے سو لوگوں کی کتابیں لے کر اپنی کتابوں میں پیوست کرتے تھے۔۔۔اور احمد بن اسحاق نے کہا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ امام احمد بن حنبلؒ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ابن اسحاق حجت نہیں ہے۔اور عبداللہ بن احمدؒ نے کہا ہے کہ میں نے اپنے والد محترم امام احمد کو نہیں دیکھا کہ آپ کی حدیث کو کبھی مضبوط کہا ہو اور آپ اس کی تتبع علو شان اور نزول کے اعتبار سے کرتے تھے۔آپ کو کہا گیا کہ اس پر حجت پکڑی جا سکتی ہے فرمایا کہ سنن میں اس پر دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔اور عباس دوریؒ نے ابن معینؒ سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ محمد بن اسحاق ثقہ ہے اور حجت نہیں ہے۔

اور ابن ابی خثیمہؒ نے کہا ہے کہ میں نے ابن معینؒ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ محمد بن اسحاق لا



Scanned by CamScanner

باس بہ ہے اور کبھی فرماتے تھے کہ ایسا ضعیف نہیں ہے اور کبھی فرماتے تھے کہ قوی نہیں ہے۔
اور میمونیؒ ابن معینؒ سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔ اور امام نسائیؒ نے فرمایا ہے
کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔

امام ذہبیؒ لکھتے ہیں

و قد كذبه سليمان التيمي و هشام بن عروة و مالك ويحيى القطان و وهيب . واما ابن معين فقال ثقة ليس بحجة و كذا قال النسائي وغير واحد و قال شعبة صدوق. و قال احمد بن حنبل حسن الحديث و ليس بحجة... و قال ابو داؤد قدري معتزلي و قال الدار قطني لا يحتج به.

المغني في الضعفاء ص ۲٦۲ ج ۲.

اور تحقیق سلیمان تیمیؒ اور ہشام بن عروہؒ اور امام مالکؒ اور یحیی قطان اور وھیبؒ نے اسے
کذب کی نسبت کی ہے اور ہر کہ ابن معینؒ ہے سو کہا ہے کہ یہ ثقہ ہے اور حجت نہیں ہے اور
اسی طرح امام نسائیؒ وغیرہ نے کہا ہے اور امام شعبہؒ نے کہا ہے کہ یہ سچا ہے اور امام احمد بن
حنبلؒ نے کہا ہے کہ یہ حسن الحدیث ہے اور حجت نہیں ہے۔۔۔ اور امام ابوداؤدؒ نے کہا ہے
کہ یہ قدری معتزلی ہے اور امام دارقطنیؒ نے کہا ہے کہ یہ قابل حجت نہیں ہے۔

اور میزان میں یوں لکھتے ہیں

و قال احمد بن حنبل: هو حسن الحديث. و قال ابن معين: ثقة و ليس بحجة ... و قال النسائي وغيره: ليس بالقوى و قال الدار قطني: لا يحتج به... و قال ابو داؤد: قدرى معتزلي . و قال سليمان التيمي: كذاب. و قال وهيب: سمعت هشام بن عروة يقول: كذاب . و قال وهيب سألت مالكا عن ابن اسحاق فاتهمه .

میزان الاعتدال ص ٤٦٩ ج ۳.





مزید لکھتے ہیں

قال ابن عيينة: رأيت ابن اسحاق في مسجد الخيف فاستحييت ان يراني معه احد. اتهموه بالقدر.. و قال احمد: هو كثير التدليس جدا... و قال ابن عدى كان ابن اسحاق يلعب بالديوك.. حدثني ابو داؤد سليمان بن داؤد قال: قال يحيى القطان اشهد ان محمد بن اسحاق كذاب .

میزان الاعتدال ص ٤٦٩، ص ٤٧١ ج ۳.

اور امام ابن عیینہؒ نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن اسحاق کو مسجد خیف منی میں دیکھا پس میں نے
حیا کی کہ مجھے کوئی اس کے ساتھ دیکھے انہوں نے اس کو تقدیر سے انکار پر متھم کیا ہے۔۔۔۔
اور امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے کہ یہ بہت زیادہ تدلیس کرنے والا ہے۔۔۔ اور ابن عدی
جرجانیؒ نے کہا ہے کہ یہ مرغوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔۔۔ اور مجھے ابوداؤد سلیمان بن داؤد نے
بیان کیا ہے کہا ہے کہ یحیی قطانؒ نے کہا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد بن اسحاق
بہت جھوٹا ہے۔

اور سیر میں یوں لکھتے ہیں:

و قال مالك و ذكره فقال دجال من الدجاجلة... و قد امسك عن الاحتجاج بروايات ابن اسحاق غير واحد من العلماء لاشياء منها تشيعه و نسب الى القدر و يدلس فى حديثه فاما الصدق فليس بمدفوع عنه ... قال ابو داؤد: سمعت احمد يقول كان ابن اسحاق يشتهى الحديث فيأخذ كتب الناس فيضعها فى كتبه... و روى ابن ابى خيثمة عن يحيى: ليس به بأس و قال مرة ليس بذاك و سمعت يحيى مرة اخرى يقول هو عندى سقيم ليس بقوى. و قال الميمونى: سمعت يحيى بن معين يقول: ابن اسحاق ضعيف... و روى ابو زرعة النضرى عن يحيى: ثقة و ليس بحجة... و قال النسائي وغيره: ليس بالقوى.. حدثنا



Scanned by CamScanner

احمد بن محمد. قلت لابی عبد الله ما تقول فی ابن اسحاق قال: هو كثير التدليس جدا... بندار: سمعت ابن ابی عدی یقول: كان ابن اسحاق یلعب بالدیوك... و قال ابو الحسن الدار قطنی ابن اسحاق لا یحتج به.

سیر اعلام النبلاء ص ۳۸، ۳۹، ۴۶، ۴۷، ۵۴ ج ۷،

اس سے زیادہ تفصیل قارئین کرام خود مندرجہ ذیل کتب جرح وتعدیل میں دیکھئے کتاب الجرح و التعدیل ص ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴ ج ۷ الامام ابن ابی حاتم الرازیؒ . کتاب الضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ ص ۴۱ ج ۳ . تهذیب الکمال فی اسماء الرجال ص ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۰ ج ۸. لعلامہ یوسف بن عبد الرحمن المزیؒ . کتاب الضعفاء للعقیلیؒ ص ۱۱۹۶، ص ۱۱۹۷، ۱۲۰۱ ج ٤. . الکامل فی ضعفاء الرجال ص ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱ ج ۷ . المجموع فی الضعفاء والمتروکین ص ۲۰۱ للسیروانی والطبقات الکبری لابن سعدؒ ص ۳۲۲ ج ۷. تذکرۃ الحفاظ ص ۱۳۰ ج ۱.

فقیر نے اس پر اپنی کتاب اعطاء الزکوۃ للسادات میں بھی کلام کیا ہے۔

## ﴿قبر سے سلام وغیرہ سننا یا ہاتھ نکلنا﴾

مبتدعین کی ایک دلیل یہ ہے کہ قبر سے کلام یا سلام کی آواز آئی یا قبر سے ہاتھ نکلا لوگوں نے دیکھا یا سنا یہ سب بے سروپا، وہمی اور خیالی باتیں ہیں اور بے سند۔ جو ان کو کچھ بھی مفید نہیں۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

عن علی رضی الله عنه قال: قدم علینا اعرابی بعد ما دفنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلاثة ایام فرمی بنفسه علی قبر النبی صلی الله علیه وسلم و حثی علی رأسه من ترابه. و قال یا رسول الله قلت فسمعنا قولك و عینا عن الله عزوجل فما و عینا عنك و كان فیما انزل الله علیك. ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدو ا الله توابا





رحیما. النساء ٦٤.

وقد ظلمت نفسی و جئتك تستغفر لی فنودی من القبر انه قد غفر لك.

الصارم المنکی ص ۳۲۱

فنودی من قبره قد غفرلك.

تفسیر مدارك علی الخازن ص ۳۹۹ ج ۱.

الحاصل کہ دیہاتی آیا اور اپنے آپ کو قبر پر گرایا۔ اور کہا کہ میں آیا ہوں کہ آپ میرے لیے بخشش مانگے پس قبر شریف سے آواز دی گئی کہ اللہ نے تم کو بخشا۔ لیکن یہ روایت صحیح نہیں اس پر کلام ہے اس میں ایک راوی ہے ہیثم بن عدی الطائی جو ضعیف ہے۔ یا اور کوئی ہے جو مجہول ہے۔

علامہ ابن عبدالہادیؒ لکھتے ہیں

ان هذا خبر موضوع و اثر مختلق مصنوع لا یصلح الاعتماد علیه ولا یحسن المصیر الیه اسناده ظلمات بعضها فوق بعض. و الهیثم جد احمد بن الهیثم اظنه ابن عدی الطائی فان یکن هو، فهو متروك كذاب والا فهو مجهول... قال عباس الدوری: سمعت یحیی بن معین یقول: الهیثم بن عدی كوفی لیس بثقة كان یكذب. وقال العجلی ابو داؤد كذاب. و قال ابو حاتم الرازی والنسائی والدولابی والازدی متروك الحدیث و قال البخاری سكتوا عنه اے ترکوہ و قال ابن عدی ما قل ما له من المسند و انما هو صاحب اخبار و اسمار و نسب و اشعار و قال ابن حبان: كان من علماء الناس بالسیر و ایام الناس و اخبار العرب الا انه روی عن الثقات اشیاء كانها موضوعات یسبق الی القلب انه كان یدلسها.

وقال الحاكم ابو احمد: ذاهب الحدیث. و قال الحاكم: ابو عبد الله الهیثم بن



Scanned by CamScanner

عدی الطائی فی علمه و محله حدث عن جماعة من الثقات احادیث منکرة. و قال العباس بن محمد سمعت بعض اصحابنا یقول: قالت جاریة الهیثم کان مولای یقوم عامة اللیل یصلی فاذا اصبح جلس یکذب.

الصارم المنکی ص ۳۲۱، ۳۲۲.

یہ موضوعی حدیث ہے اور جھوٹی بناوٹی اثر ہے۔ اس پر اعتماد کی صلاحیت نہیں ہے اور نہ اس کو رجوع کرنا اچھا ہے اور اس کی سند اندھیرے ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر ہیں۔ اور ھیثم احمد بن حیثم کا دادا میں اس کو ابن عدی طائی سمجھتا ہوں۔ پس اگر یہ ابن عدی طائی ہے پس یہ متروک کذاب ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سو یہ مجہول ہے۔۔۔ عباس دوریؒ نے کہا ہے کہ میں نے ابن معین سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ ھیثم بن عدی کوفی ثقہ نہیں ہے وہ جھوٹ بولتے تھے۔ اور امام عجلیؒ اور امام ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ کذاب ہے۔ اور ابو حاتم الرازیؒ اور امام نسائی اور دولابی اور ازدیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث ترک کر دی گئی ہیں۔ اور امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ علماء کرام اس سے خاموش ہو گئے ہیں یعنی انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور ابن عدیؒ نے کہا ہے کہ اس کے مسند حدیث کیا کم ہیں۔ وہ تو صاحب تاریخ اور قصہ گو اور انساب واشعار کے عالم تھے۔ اور ابن حبانؒ نے کہا ہے کہ یہ لوگوں میں تاریخ واقعات اور تاریخ عرب کے علماء میں سے تھے لیکن اس نے ثقات سے کچھ اشیاء روایت کی ہیں گویا کہ موضوعات ہیں دل کو ایسا لگتا ہے کہ یہ اس نے تدلیس کی ہے۔

اور امام حاکم ابواحمدؒ نے کہا ہے کہ یہ ذاہب الحدیث ہے۔ اور امام حاکمؒ نے کہا ہے کہ ابوعبد اللہ ھیثم بن طائی نے اپنے علم اور مقام میں ثقات کی جماعت سے منکر احادیث بیان کئے ہیں اور عباس بن محمدؒ نے کہا ہے کہ میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ ھیثم کی لونڈی نے کہا ہے کہ میرے آقا اکثر رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور جب صبح





کرتے تو بیٹھ کر جھوٹ بولتے رہتے۔

قارئین کرام ھیثم بن عدی الطائی پر مزید کلام دیکھنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب جرح وتعدیل خود دیکھیں۔

المغنی فی الضعفاء ص ۴۸۸ ج ۲. سیر اعلام النبلاء ص ۱۰۳، ۱۰۴ ج ۱۰. میزان الاعتدال ص ۳۲۴، ۳۲۵ ج ۴. کتاب الضعفاء للعقیلی ص ۱۴۶۹، ۱۴۷۰ ج ۴. کتاب الجرح والتعدیل ص ۸۵ ج ۹. کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۱۷۹ ج ۳، کتاب المجروحین لابن حبان ص ۴۴۱ ج ۲. الکامل فی ضعفاء الرجال ص ۴۰۰، ۴۰۱ ج ۸. التاریخ الکبیر ص ۲۱۸ ج ۸. المجموع فی الضعفاء والمتروکین ص ۳۳۳. تلك عشرة کاملة.

## ﴿یوسف نبھانی کے شگوفے﴾

و رأیت فی کتاب (الباقیات الصالحات) للعارف بالله سید الشیخ محمود الشیخانی نزیل المدینة المنورة انه زار قبر سیدنا حمزة رضی الله عنه فلما سلم علیه سمع باذنه سما عا محققا رد السلام علیه من القبر و امره ان یسمی ابنه باسمه فجائه غلام فسماه حمزة. و ذکر فیه ایضا انه سلم علی النبی (صلی الله علیه وسلم) فی مواجهة الحجرة الشریفة فرد علیه السلام سمع ذلك سمعا محققا لا شك فیه.

جامع کرامات الاولیاء ص ۱۳۴، ۱۳۵ ج ۱.

اور میں نے کتاب الباقیات الصالحات جو کہ سیدی شیخ عارف باللہ محمود شیخانی مدینہ منورہ میں رہنے والے کی کتاب ہے میں نے دیکھا ہے کہ اس نے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی پس جب اس پر سلام کیا تو اپنے کانوں سے حقیقتاً سنا کہ اس نے قبر سے اس پر سلام کا جواب واپس کیا (یعنی وعلیک السلام کہا) اور اس کو حکم کیا کہ اپنے بیٹے کو اس کا نام



Scanned by CamScanner

حضرت حمزہ رکھو سواس کا بیٹا پیدا ہوا پس اس کا نام حضرت حمزہ رکھا۔ اور اسی طرح اس میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس نے حجرہ شریفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب واپس کیا جو اس نے یقینی طور پر سنا جس میں کوئی شک نہیں۔

## ﴿نبہانی کے دیگر جواہر پارے﴾

ومن کراماته ( محمد صدر الدین البکریؒ ) لما حج و زار النبی صلی الله علیه وسلم سمع الناس النبی صلی الله علیه وسلم یرد السلام علیه.

جامع کرامات الاولیاء ص ۲۹۳ ج ۱.

اور محمد صدر الدین البکریؒ کی کرامات میں سے یہ ہے کہ جب آپ نے حج کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو گئے (اور آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجا تو) لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ پر سلام کا جواب واپس کر رہے تھے۔

## ﴿مزید سنیئے احمد بن رفاعیؒ اور ابو الغیثؒ﴾

و قال وروینا عن الشیخ الفاروثی رحمة الله علیه انه حضر مرارا عند قبره و کلمه مرة و قال له من القبر بصوت جهوری: الحاجة قضیت... و لما حج و قف تجاه الحجرة النبویة الشریفة وانشد

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها . تقبل الارض فهی نائبتی.

وهذه نوبة الاشباه قد ظهرت فامدد یمینك کی تحظی بها شفتی

فخرجت الید الشریفة من القبر حتی قبلها والناس ینظرون . جامع کرامات اولیاء ص ۴۹۳، ۴۹۶ ج ۱ . للنبهانی.

عبداللہ بن اسعد لکھتے ہیں

و اخرج الشیخ ابو الغیث یده من القبر و صحب الذی اتاه.





روض الریاحین فی حکایات الصالحین ص ۱۸۲ عبد الله بن اسعد الیافعی الیمنی .

اور کہا ہے کہ ہم نے شیخ فاروثی رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ بے شک وہ کئی بار آپ (ابو الغیث) کی قبر کے پاس حاضر ہو گیا اور ایک بار وہ اس کے ساتھ ہم کلام ہوئے اور اسے قبر سے بلند آواز پر فرمایا کہ حاجت پوری ہو گئی۔۔۔ اور جب حج کو گیا تو حجرۂ نبویہ شریفہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور شعر پڑھنے لگا۔ دور کی حالت میں میں اپنی روح کو بھیجتا تھا جو زمین کو بوسہ دیتی تھی سو یہ میری نائب تھی۔ اور یہ دور سے نظر آنے کی نوبت ہے جو تحقیق سے ظاہر ہو گئی ہے۔ سو اپنے دائیں ہاتھ کو دراز کرتا کہ میرے ہونٹ اس کا بوسہ لیں۔ پس ہاتھ شریف قبر سے نکلا یہاں تک کہ اس نے بوسہ لیا اور لوگ دیکھتے تھے۔۔۔۔ اور شیخ ابو الغیث نے اپنا ہاتھ قبر سے نکالا اور اس شخص کے ساتھ صحبت کی جو اس کو آیا تھا۔

قارئین کرام یہ ہیں مبتدعین کے دلائل اور بے سروپا حکایات اور باتیں جو اوهن من بیت العنکبوت ہیں لا یغنی من الحق شیئا ۔ اسی قسم کی باتوں کی حقیقت کچھ بھی نہیں ہوتی۔

## فتاوی اللجنۃ الدائمہ میں ہے۔

(ج) الاصل فی المیت نبیا او غیره: انه لا یتحرك فی قبره بمدیده او غیرها فما قیل من ان النبی صلی الله علیه وسلم اخرج یده لبعض من سلم علیه غیر صحیح بل هو وهم و خیال لا اساس له من الصحة. اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء

عضو عبد الله بن قعود. عضو عبد الله بن غدیان. نائب رئیس اللجنة عبد الرزاق عفیفی

الرئیس:



Scanned by CamScanner

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ص ۴۸۵ ج ۱۔

(ج) میت میں خواہ نبی ہو یا غیر نبی اصل یہ ہے کہ وہ قبر میں اپنا ہاتھ وغیرہ دراز کرنے کی حرکت نہیں کرسکتا پس جو کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان بعض لوگوں کو قبر سے نکالا ہے جس نے آپ پر سلام بھیجا صحیح نہیں ہے بلکہ یہ ایک وھم اور خیال ہے جس کے صحیح ہونے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

اسی طرح فتاوی علماء البلد الحرام ص ۴۵۸ میں بعینہ یہی عبارت نقل کی گئی ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں

ومنهم من يرى اشخاصا في اليقظة يدعى احدهم انه نبي او صديق او شيخ من الصالحين و قد جرى هذا لغير واحد. و هولاء منهم من يرى ذلك عند قبر الذي يزوره فيرى القبر قد انشق و خرج اليه صورة فيعتقدها الميت و انما هو جنى تصور بتلك الصورة. و منهم من يرى فارسا قد خرج من قبره او دخل في قبره و يكون ذلك شيطانا و كل من قال انه راى نبيا بعين رأسه فما راى الا خيالا.

الفرقان بين اولياء الرحمن و اولياء الشيطان ص ۱۵۵، ۱۵۶۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں کہ حالت بیداری میں کچھ لوگ دیکھتے ہیں ان میں سے ایک دعوی کرتا ہے کہ وہ نبی ہے یا صدیق ہے یا صلحاء میں سے ایک شیخ ہے (جو میں نے دیکھا) اور یہ ماجرہ بہت سے لوگوں کو پیش ہوا ہے۔ اور ان لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو یہ اس قبر کے پاس دیکھتا ہے جس کی زیارت کو یہ گیا ہے کہ قبر پھٹ گئی اور اسکو ایک صورت باہر نکل آئی پس یہ اس صورت پر مردہ (صاحب قبر) کا اعتقاد رکھتا ہے (کہ یہ صاحب قبر باہر نکل آیا) اور یہ جن اور دیو ہوتا ہے جو اس صورت پر متشکل ہو گیا ہوتا ہے۔





اور ان میں سے بعض دیکھتا ہے کہ اس کی قبر سے گھوڑا سوار باہر نکل آیا یا اس کی قبر میں داخل ہو گیا اور یہ شیطان ہوتا ہے۔ اور جس نے بھی کہا کہ میں نے پیغمبر کو اپنی سر کے آنکھوں سے دیکھا پس اس نے صرف اور صرف خیال دیکھا ہے۔

قارئین کرام شیطان بے علم یا کم علم انسانوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کرتے ہیں برائے توجہ اہل علم اختصارا کچھ لکھتا ہوں۔ مزید وہ خود سوچیں۔

قال فبما اغويتني لاقعدنّ لهم صراطك المستقيم. اعراف ۱۶

قال رب بما اغويتني لازينن لهم في الارض ولا غوينهم اجمعين. الحجر ۳۹.

قال فبعزتك لاغوينهم اجمعين. ص ۸۲

ربنا هولاء الذين اغوينا اغوينا هم كما غوينا. قصص ۶۳

و قال الشيطان لما قضى الامر ان الله و عدكم و عدالحق و وعدتكم فاخلفتكم وما كان لي عليكم من سلطان الا ان دعوتكم فاستجبتم لي فلا تلوموني ولو موا انفسكم ما انا بمصرخكم وما انتم بمصرخي ان كفرت بما اشركتمون من قبل. ابراهيم ۲۲

يا معشر الجن قد استكثرتم من الانس و قال اولياء هم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض و بلغنا اجلنا الذي اجلت لنا قال النار مثوا كم خالدين فيها. انعام ۱۲۸

وانه كان رجال من الانس يعوذون برجال من الجن فزادوهم رهقا. الجن ۶

وانا منا الصالحون ومنا دون ذلك. الجن ۱۰

والذين كفروا اوليائهم الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمات اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون بقره ۲۵۷

كمثل الشيطان اذ قال للانسان اكفر فلما كفر قال اني برئ منك. حشر ۱۶



Scanned by CamScanner

واخرج ابن مردويه من طريق معاويه بن قرة... فاذا الناس براعى القرية الذى يرعى لهم اغنا مهم فقال لارعى لكم اغنامكم قالو الم؟ قال يجئ الذئب كل ليلة ياخذ شاة و صنمكم هذا راقد لا يضرو لا ينفع ولا يقرو لا ينكر فذهبو ا وانا ارجو ان يسلمو ا فلما اصبحنا جاء الراعى يشتد يقول: البشرى البشرى قد جئ بالذئب وهو مقموط بين يدى الصنم بغير قماط فذهبو ا و ذهبت معهم فقتلوه و سجد و اله و قالو ا هكذا فاصنع فدخلت على محمد صلى الله عليه وسلم فحدثته هذا الحديث فقال لعب بهم الشيطان. الدار المنثور للسيوطى ص ٤٣٣ ج ٦.

عن كردم بن ابى السائب الانصارى رضى الله عنه قال خرجت مع ابى من المدينة فى حاجة و ذلك اول ما ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة فاوينا المبيت الى راعى غنم فلما انتصف الليل جاء ذئب فاخذ حملا من الغنم فوثب الراعى فقال يا عامر الوادى جارك فنادى مناد لا نراه يقول يا سرحان ارسله فاتى الحمل يشتد حتى دخل فى الغنم لم تصبه كدمة.

ابن كثير ص ٤٣٩ ج ٤، تفسير المظهرى ص ٨٥ ج ١٠، خازن ص ٣١٦ ج ٤، زاد المسير ص ١٣١ ج ٨، تفسير البغوى ص ٣٧١ ج ٤، السراج المنير ص ١٣٣ ج ٨، تفسير الحداد ص ٩٢ ج ٧، فتح البيان ص ٢٠٣ ج ٧، الدار المنثور ص ٤٣١ ج ٦، كتاب العظمة ص ٤٢٤، القرطبى ص ١٠ ج ١٩، رأيت احد عشر كوكبا.

علامہ محمود شکری آلوسی کیا خوب لکھتے ہیں

والمقصود ان الصحابة رضى الله عنهم لم يطمع الشيطان ان يضلهم كما اضل غيرهم من اهل البدع... ولا طمع الشيطان ان يأتى احدهم فيقول: انا رسول الله ويخاطبه عند القبر كما وقع ذلك لكثير ممن بعدهم عند قبره و قبر غيره و عند غير القبور كما يقع كثيرمن ذلك للمشركين و اهل الكتاب يرون بعد





الموت من يعظمونه فاهل الهند يرون من يعظمونه من شيوخهم الكفار و غيرهم والنصارى يرون من يعظمونه من الانبياء والحواريين و غيرهم والضلال من اهل القبلة يرون من يعظمونه اما النبى صلى الله عليه وسلم و اما غيره من الانبياء يقظة و يخاطبهم و يخاطبونه و قد يستفتونه و يسئلونه عن احاديث فيجيبهم و منهم من يخيل له ان الحجرة قد انشقت و خرج منها النبى صلى الله عليه وسلم و عانقه هو و صاحباه.... و لهذا لم يقل قط احد من الصحابة ان الخضر اتاه ولا موسى ولا عيسى ولا انه سمع رد النبى صلى الله عليه وسلم و ابن عمر كان يسلم و لم يقل قط انه سمع الرد و كذلك التابعون و تابعوهم و انما حدث هذا فى بعض المتأخرين و كذلك لم يكن احد من الصحابة يأتيه فيسأله عند القبر عن بعض ماتنا زعو افيه و اشكل عليهم من العلم لا خلفاء ه الاربعة ولا غيرهم مع انهم اخص الناس به حتى ابنته فاطمة لم يطمع الشيطان ان يقول لها اذهبى الى قبره فسليه هل يورث كما انهم ايضا لم يطمع الشيطان فيهم فيقول لهم اطلبو ا منه ان يدعو لكم بالمطر لما اجد بو ا ولا قال اطلبو ا منه ان يستنصر لكم ولا ان يستغفر كما كانو فى حياته يطلبو ن منه ان يستسقى لهم و ان يستغفر لهم فلم يطمع الشيطان فيهم بعد موته ان يطلبو ا منه ذلك ولا طمع بذلك فى القرون الثلاثة و انما ظهرت هذه الضلالات ممن قل علمه بالتوحيد والسنة فاضله الشيطان كما اضل النصارى فى امور لقلة علمهم بما جاء به المسيح و من قبله من الانبياء صلوات الله عليهم و سلامه. غاية الامانى فى الرد النبهانى ص ١٩١، ١٩٣ ج ١.

اور مقصود یہ ہے کہ شیطان نے صحابہ کرام سے تو یہ امید پوری نہیں کی کہ ان کو گمراہ کر سکے جیسا کہ ان کے علاوہ دیگر مبتدعین کو گمراہ کر دیا ہے۔۔۔ اور نہ شیطان نے یہ طمع کیا کہ ان



Scanned by CamScanner

میں سے ایک کو آجائے سو کہے کہ میں رسول اللہ ہوں اور قبر کے پاس اس سے مخاطب ہو جائے جیسا کہ یہ ان کے بعد بہت سے لوگوں کو آپ کی قبر اور غیر کی قبر کے پاس واقع ہو گیا ہے اور قبروں کے علاوہ بھی (یہ واقع ہو گیا ہے) جیسا کہ اس سے مشرکین اور اہل کتاب کو بہت زیادہ پیش ہو گیا ہے کہ جو وہ بڑے سمجھتے ہیں موت کے بعد وہ دیکھتے ہیں۔ پس ہندوستان والے اپنے کافر شیوخ وغیرہ کو جو وہ بڑے خیال کرتے ہیں دیکھتے ہیں۔ اور نصاریٰ اپنے انبیاء اور حوارین وغیرہ کو جنہیں وہ بڑے جانتے ہیں دیکھتے ہیں۔ اور اہل قبلہ میں سے گمراہ لوگ جو بڑے سمجھتے ہیں خواہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا دیگر انبیاء علیہم السلام ہوں حالت بیداری میں دیکھتے ہیں اور آپ ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور وہ آپ سے مخاطب ہوتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں اور احادیث کے بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں پس آپ انہیں جواب دیتے ہیں اور ان میں سے بعض کو یہ خیال آتا ہے کہ حجرہ شریفہ پھٹ گیا ہے اور اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکل آئے اور اس کے ساتھ آپ نے اور آپ کے دو ساتھیوں (حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) نے معانقہ کیا۔۔۔ اور اسی وجہ سے (کہ شیطان کو صحابہ کرام سے یہ امید نہ تھی کہ انہیں گمراہ کر سکے) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے کسی ایک نے کبھی نہیں کہا کہ حضرت خضر علیہ السلام اسے آیا یا موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام آئے۔ اور نہ یہ کہا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کا جواب (وعلیکم السلام) سنا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سلام کرتے تھے اور کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ اس نے سلام کا جواب سنا ہے۔ اور اسی طرح تابعین اور تبع تابعین حضرات بھی تھے اور بے شک یہ بات بعض متاخرین میں پیدا ہوئی ہے۔ اور اسی طرح صحابہ کرام آپ کے پاس نہیں آتے تھے کہ آپ سے قبر کے پاس بعض مسائل کے بارے میں جن میں وہ نزاع کرتے اور علم میں سے جو ان پر مشکل ہو گیا تھا پوچھتے تھے اور نہ آپ کے خلفاء





راشدین اربعہ وغیرہ اسی طرح کرتے تھے اس کے باوجود کہ وہ آپ کے خاص لوگ تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ الزہری رضی اللہ عنہا سے شیطان نے یہ امید نہیں رکھی کہ اسے کہہ دے کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو جاؤ پس آپ سے پوچھو کہ کیا آپ سے میراث لی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ شیطان ان (صحابہ) کے بارے میں یہ طمع نہیں کر سکا کہ انہیں کہہ دے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش کے لئے دعا طلب کیجئے جب آپ قحط میں مبتلا ہو جاتے۔ اور نہ یہ کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کرو کہ وہ آپ کے لئے نصرت مانگے اور نہ یہ کہ آپ کے لئے استغفار مانگے جیسا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ سے استسقاء اور استغفار کے لئے درخواست فرماتے تھے۔ پس شیطان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد صحابہ کرام کے بارے میں طمع نہیں کر سکا کہ وہ آپ سے یہ طلب کریں اور نہ یہ طمع قرون ثلاثہ میں کر سکا اور بے شک یہ گمراہیاں ان لوگوں میں رونما ہوئیں جن کی توحید و سنت پر علم کم تھا پس شیطان نے ان کو گمراہ کیا جیسا کہ شیطان نے نصاریٰ کو ان چیزوں میں جن پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ سے پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آئے تھے علم کی کمی کی وجہ سے گمراہی میں مبتلا کیا تھا۔

اسی طرح علامہ ابن عبد الہادیؒ المتوفی سنہ ۷۴۴ھ ہجری نے بھی فرمایا ہے۔ دیکھئے الصارم المنکی ص ۲۹۹

## علامہ محمود شکری آلوسیؒ اس سے پہلے یوں لکھتے ہیں

**و کان اصحاب خیر القرون و هم اعلم الناس بسننه...ولا کان الشیطان یطمع فیهم . حتی یسمعهم کلاما و سلاما فیظنون انه هو کلمهم و افتاهم و بین لهم الاحادیث او انه قدرد علیهم السلام بصوت یسمع من خارج. کما طمع الشیطان فی غیرهم فاضلهم عند قبره و قبر غیره حتی ظنوا ان صاحب القبر**



Scanned by CamScanner

یحدثهم و یفتیهم و یأمرهم و ینهاهم فی الظاهر و انه یخرج من القبر و یرونه خارجا من القبر و یظنون ان نفس ابدان الموتی خرجت من القبر تکلمهم و ان روح المیت تجسدت لهم فرأوها کما رآهم النبی صلی الله علیه وسلم لیلة المعراج یقظة لا مناما.

غایة الامانی فی الرد علی النبهانی ص ۱۸۹ ج ۱.

آپ کے صحابہ خیر القرون تھے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر تمام لوگوں سے زیادہ سمجھدار تھے اور نہ شیطان ان کے بارے میں طمع کر سکتا تھا حتی کہ انہیں کوئی کلام اور سلام سناتا سو وہ یہ گمان کرتے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کلام کیا اور انہیں فتوی دیا اور انہیں احادیث بیان کیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سلام کا جواب ایسے آواز کے ساتھ واپس کیا جو باہر سنی گئی جیسا کہ شیطان نے ان کے علاوہ لوگوں کے بارے میں طمع کیا سو ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس اور دیگر قبروں کے پاس گمان کرایا یہاں تک کہ انہوں نے گمان کیا کہ بظاہر صاحب قبر ان کیساتھ باتیں کرتا ہے اور انہیں فتوے دیتا ہے اور انہیں حکم کرتا ہے اور انہیں منع کرتا ہے اور یہ (صاحب قبر) قبر سے نکلتا ہے اور یہ لوگ اسے قبر سے باہر دیکھتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ عین مردوں کے بدن قبروں سے نکل آتے ہیں اور ان سے باتیں کرتے ہیں اور مردہ کی روح ان کے لئے جسم بن کر پس وہ اس کو دیکھتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شب معراج میں حالت بیداری میں نہ کہ خواب میں دیکھا تھا۔

قارئین کرام اس طویل بحث وعبارات کو بار بار پڑھ کر سوچیں کہ شیطان کس مکر وفریب کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ انہیں یہ کہتا ہے کہ یہ ان لوگوں کی کرامت ہے کہ بعد الموت بھی یہ لوگوں سے ہم کلام ہوتے ہیں اور ان کی حاجت براری کرتے ہیں اور انہیں سلام کا





جواب دیتے ہیں اور قبروں سے باہر نکل آتے ہیں اور انہیں امر ونہی کرتے ہیں اور فتوے دیتے ہیں اور لوگ اس کو کرامت کا ملمع نام دیتے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ یہ شیطان کا گمراہ کرنا ہے اور تفصیل ان شاء اللہ آنے والی ہے۔

## ﴿نصیحت آموز واقعہ﴾

مفتی رشید احمد صاحب لکھتے ہیں۔

انا الحق: منصور نے جب انا الحق کے نعرے لگائے تو علماء کرام نے اس کی قتل کا فتوی جاری کر دیا حکومت نے قتل کروا دیا وہ قتل ہونے کے بعد اور بھی نعرے لگا رہا ہے انا الحق. انا الحق. خوب نعرے لگ رہے ہیں۔ یہ تو اور بھی بڑا فتنہ ہو گیا پہلے سے بھی بڑا قتل ہونے کے بعد بھی نعرے لگا رہا ہے۔ وہ عالم تھے عالم۔ ان کے قلوب میں تعلق مع اللہ موجود تھا گھبرائے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسے جلا دو۔ جلا دیا تو راکھ سے پھر وہی انا الحق۔ انا الحق کی آوازیں آ رہی ہیں۔ پھر حکم ہوا کہ راکھ کو دریا میں ڈال دو وہ علماء ڈرتے نہیں تھے اگر ہوتا کوئی ایسا ویسا مولوی (موصوف جیسا تو وہ اس کو کرامت بعد الموت کا ملمع نام دیتا عبدالمقدس) تو وہ تو کہتا کہ ارے! ارے! کہیں کوئی وبال کوئی عذاب ہم پر نہ آ جائے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ اللہ کا قانون ہے اس میں کوئی بال برابر بھی شبہ نہیں ہو سکتا پھینک دو دریا میں۔ راکھ دریا میں پھینک دی جہاں پھینکی تھی اس مقام سے آواز آ رہی ہے۔ انا الحق۔ انا الحق۔ یہ اور بھی بڑا فتنہ ہو گیا۔ وہ مفتی صاحب جنہوں نے قتل کا فتوی دیا تھا انہوں نے کہا کہ اب میں اس کی خبر لیتا ہوں لٹھ اٹھایا اور دریا کے کنارے پہنچ گئے۔ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر زور سے لٹھ لگایا اور کہا خبردار! اگر آئندہ آواز نکالی تو بس پھر آواز نہیں آئی یہ ہوتے ہیں علماء یہ ہوتے ہیں مرد۔۔۔ دوسری چیز یہ کہ اگرچہ منصور کے قول میں تاویل کی گنجائش ہے مگر قتل کے بعد آوازیں آنا



Scanned by CamScanner

شیطانی تصرف ہے۔ مفتی کے لٹھ سے شیطان دم دبا کر بھاگ گیا۔ کشف کی حقیقت ص ۳۵۔

## ﴿موصوف کا سولہواں استدلال اور جواب﴾

الحاصل: حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی لاش شہادت کے بعد زمین سے بلند ہو کر آسمان تک پہنچی پھر زمین پر اتر آئی اور پھر تلاش کرنے پر نہیں ملی کیونکہ فرشتوں نے انہیں دفن کر دیا۔

اظہار الحق ص ۱۴۶

اس کے جواب سے ہم سبکدوش ہو گئے ہیں دیکھئے عنوان ''۸ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور اثر کرامت'' حاصل جواب یہ ہے کہ یہ اثر کرامت ہے اور صدور کرامت نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ آپ سے یہ کرامت صادر ہوئی اور آپ کا اس میں کچھ تصرف تھا۔

## ﴿موصوف کا سترھواں استدلال اور جواب﴾

لکھتا ہے کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو شہادت کے بعد بصرہ کے قریب دفن کر دیا گیا مگر جس مقام پر آپ کی قبر شریف بنی وہ نشیب میں تھا اس لئے قبر مبارک کبھی کبھی پانی میں ڈوب جاتی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بار بار متواتر خواب میں آ کر اپنی قبر بدلنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے دس ہزار درھم میں ایک صحابی کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی مقدس لاش کو پرانی قبر میں سے نکال کر اس قبر میں دفن کر دیا کافی مدت گزرنے کے باوجود آپ کا مقدس جسم سلامت اور بالکل ہی تر و تازہ تھا۔ کتاب عشرہ مبشرہ ص ۲۴۵۔





غور فرمایئے کہ کچی قبر جو پانی میں ڈوبی رہتی تھی ایک مدت گزر جانے کے باوجود ایک ولی اللہ اور شہید کی لاش خراب نہیں ہوئی یہ کرامت بعد الموت ہے۔ اظہار الحق ص ۱۴۶، ۱۴۷

قارئین کرام یہ بھی اثر کرامت ہے یہ نہیں کہ آپ سے صدور کرامت ہے۔ صدور کرامت الگ چیز ہے اور اثر کرامت الگ چیز ہے۔ صدور کرامت زندہ نیک بندوں سے تثبت کے لئے ہوتا ہے جیسا کہ اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے اس کو رجوع کیجئے خاص کر شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کی کتاب المکتوبات ص ۹۰ حصہ ہفتم مکتوب نود دویم کو ضرور مطالعہ کریں ان شاء اللہ کوئی شک باقی نہیں رہے گا۔ اور جسم کا زمین میں خراب نہ ہونا اور محفوظ رہنا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے بنص ثابت ہے کہ ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء۔ اور دیگر نیک لوگوں کی ابدان بھی جب خدا چاہے محفوظ رہتے ہیں اور زمین ان کی اجسام نہیں کھاتی۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں

فالرسل اولی بالحیاۃ لدیہ مع
موت الجسوم و ھذہ الابدان
وھی الطریۃ فی التراب و اکلھا
فھو الحرام علیہ بالبرھان
ولبعض اتباع الرسول یکون ذا
ایضا و قد وجدوہ رأی عیان

القصیدۃ النونیۃ ص ۱۳۲۔

سو انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے ہاں اس حیات کے زیادہ لائق ہیں اس کے باوجود کہ ان کے جسموں اور بدنوں پر موت آ گئی ہے۔ اور ان کے یہ اجسام مٹی میں تر و تازہ ہیں اور دلیل



Scanned by CamScanner

کے ساتھ ان کا کھانا زمین پر بند ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض تابعداروں کے لئے بھی اسی طرح (یہ تر و تازہ رہنا) ہے اور بے شک لوگوں نے ان کو اسی طرح اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پایا ہیں۔

موصوف لوگوں کو یہ باور کراتا ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ خود ایک شخص کو بار بار خواب میں آیا اور ہ اجرا سنایا یہ تصرف آپ نے کیا اور اپنے آپ کو بچایا اور خراب نہیں ہوا تھا صحیح سالم اور تر و تازہ تھے۔ قارئین کرام صحیح سالم اور تر و تازہ کا جواب تو کئی بار گزر چکا ہے کہ یہ آثار کرامت ہے اور یہ سلامتی جسم انبیاء علیہم السلام کے علاوہ دیگر صالحین کے لئے ممکن واقع اور غیر لازمی ہے ضروری نہیں کہ جسم صحیح سالم ہو بلکہ کبھی مٹی بھی بن جاتی ہیں۔ لیکن عوام کے لئے یہ دوسری بات انتہائی گمراہ کن ہے کہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ایک شخص کو خواب میں آیا یعنی یہ تصرف آپ کو بعد الموت بھی ثابت ہے لھذا وہ ان محفور قبروں میں زندہ ہیں اور یہ ان کی کرامات ہیں۔ حالانکہ خواب کا معاملہ دگرگون ہے کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

## ﴿خواب کی قسمیں﴾

خوابوں کی تین قسم ہیں ایک ہے شیطان کا کسی سے کھیلنا اور مسخرہ کرنا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ

عن جابر رضی الله عنه قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال رأیت فی المنام کان رأسی قطع قال فضحك النبی صلی الله لعیه وسلم و قال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامه فلا یحدث به الناس.

مسلم ص ۲۴۳ ج ۲. ابن ماجه ص ۲۷۹، مشکوة ص ۳۹۵ ج ۲.





حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا جب خواب میں شیطان کسی کے ساتھ کھیلے تو وہ اس خواب کو لوگوں سے بیان نہ کرتا پھرے شیطان کا کسی آدمی کو عورت کی شکل میں آنا یا کسی عورت کو حسین آدمی کی شکل میں آنا اور اس کے ساتھ جماع کر کے غسل واجب کرنا بھی تلعب شیطان ہے۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت یوں ہے

اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامه فلا یحدث به الناس.

مسلم ص ۲۴۳ ج ۲۔

یوں بھی الفاظ آتے ہیں۔

لا تخبر بتلعب الشیطان بك فی المنام.

لا تحدث الناس بتلعب الشیطان بك فی منامك.

لا یحدثن احدکم بتلعب الشیطان به فی منامه .

مسلم ص ۲۴۳ ج ۲۔

حدیث ابن سیرین ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے

عن ابن سیرین انه سمع ابا هریرة رضی الله عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم... قال و کان یقال الرؤیا ثلاث حدیث النفس و تخویف الشیطان و بشری من الله....

بخاری ص ۲/۱۰۳۹، مسلم ص ۲/۲۴۱، ترمذی ص ۲/۵۳، ۲/۵۴، ۲/۵۵، ابو داؤد ص ۲/۲۳۸، ابن ماجه ص ۲۷۹، سنن الدارمی ص ۶۶۹.



Scanned by CamScanner

محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ خواب تین قسم کے ہیں۔دل کے خیالات۔شیطان کا ڈرانا اور اللہ تعالی کی طرف سے خوشخبری۔

قارئین کرام کبھی انسان دن بھر کسی کام کے بارے میں سوچتا ہے اور اسی سوچ وفکر میں سو جاتا ہے تو خواب بھی اس کے بارے میں دیکھتا ہے۔دوسری قسم شیطان کا تلعب ،کھیل او رڈراتا ہے اور تیسری قسم خواب اللہ تعالی کی طرف سے بشارت ہوتی ہے اور یہ تیسری قسم فرشتہ کے ذریعے ہوتا ہے جیسا کہ امام بیضاویؒ نے سورۂ فاطر کی تفسیر میں لکھا ہے۔

<u>علامہ ابوسعید عبداللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاویؒ لکھتے ہیں</u>

جاعل الملائكة رسلا و سائط بين الله و بين انبيآئه و الصالحين من عباده يبلغون اليهم رسالته بالوحي و الالهام و الرؤيا الصادقة.

تفسير البيضاوي ص ٥٧٤ دار فراس للنشر والتوزيع.

ملائکہ کو قاصدین پیغام بنانے والا ہے۔یعنی یہ اللہ تعالی اور آپ کے بندوں انبیاء علیہم السلام اور نیک بندوں کو وحی،الھام اور سچے خواب کے ذریعے پیغام دیتے ہیں۔

قاضی بیضاوی رحمہ اللہ نے جو لکھا ہے یہی بات مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی لکھتے ہیں دیکھئے تفسیر السراج المنیر ص ۲/۵۳،تفسیر مواھب الرحمن ص ۲۲/۱۹۹،تفسیر المظھری ص ۸/۴۱، تیسیر الرحمن ص ۱۲۲۲،۱۲۲۳،لقمان سلفی،فتح البیان ص ۵/۳۹۸ صدیق حسن خان،تفسیر ابو السعود ص ۷/۱۴۱،روح المعانی ص ۲۲/۴۴۷۔

اور اس پر قرآنی آیات بھی دال ہیں دیکھئے ارشادات خداوندی

و اذ قالت الملائكة يا مريم ان الله اصطفاك و طهرك و اصطفاك على نساء





العالمين. ال عمران ٤٢

اذ قالت الملائكة يا مريم ان الله يبشرك بكلمة منه . ال عمران ٤٥

قالوا اتعجبين من امر الله رحمت الله و بركاته عليكم اهل البيت . هود ٧٣

فارسلنا اليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا . مريم ١٧

قال انما انا رسول ربك لا هب لك غلاما زكيا. مريم ١٩.

فنادا ها من تحتها الا تحزني قد جعل ربك تحتك سريا. مريم ٢٤

اذا وحينا الى امك ما يوحى . طٰهٰ ٣٨

و اوحينا الى ام موسى ان ارضعيه. القصص ٧

اب لیجئے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب کے بارے میں حدیث حضرت جابر اور حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنھما گزر چکے ہیں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں اب حدیث اذان کے بارے سوچیں کہ یہ خواب میں ملک اور فرشتہ آیا تھا۔

<u>حدیث حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ</u>

عن محمد بن عبد الله بن زيد عن ابيه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم.... فأرى عبد الله بن زيد في المنام قال رايت رجلا عليه ثوبان اخضر ان يحمل ناقوسا فقلت له يا عبد الله تبيع الناقوس قال وما تصنع به قلت انا دى به الى الصلوٰة قال افلا أدلك على خير من ذلك قلت وما هو قال تقول الله اكبر... فخرج عبد الله بن زيد حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما راى قال يا رسول الله رأيت رجلا عليه ثوبان اخضر ان يحمل ناقوسا فقص عليه الخبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان صاحبكم قد راى رؤيا فاخرج مع بلال الى المسجد فالقها عليه وليناد بلال فانه اندى صوتا منك...



Scanned by CamScanner

سنن الدارمی ص ۳۰۶، ابن ماجه ص ۵۱، مسند احمد ص ۴/۴۳، ص ۵/۲۴۶، دار قطنی ص ۲۴۲، فتح القدیر شرح هدایه ص ۱/۲۱۰، القرطبی ص ۶/۲۲۷، مصنف عبد الرازق ص ۱۸۷، مصنف ابن ابی شیبة ص ۲۳۲،۲۳۱، اعلاء السنن ص ۲/۱۰۹، ۲/۱۱۰. السنن الکبری ص ۱/۵۷۵

حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔۔۔ پس حضرت عبداللہ بن زید کو خواب دکھایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے ہیں ناقوس اٹھائے ہوئے ہیں میں نے اس سے کہا کہ او اللہ کے بندے ناقوس بیچتا ہے؟ اس نے کہا تم اس پر کیا کرو گے میں نے کہا اس سے نماز کے لئے آواز لگاؤں گا۔ اس نے کہا میں تجھ کو اس سے اچھی بات نہ بتاؤں میں نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا تو یوں کہو اللہ اکبر۔۔۔ پس حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا جو دیکھا تھا فرمایا یارسول اللہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو دو سبز کپڑے پہنے ہوئے ناقوس اٹھائے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا قصہ بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھی نے ایک خواب دیکھا ہے تو بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کو جا اور بلال رضی اللہ عنہ کو یہ سکھا دے وہ آذان دے کیونکہ اس کی آواز تجھ سے بلند ہے۔۔۔ اس رجل سے مراد فرشتہ ہے جیسا کہ حدیث دار قطنی کے الفاظ یوں ہیں

فقال یا رسول اللہ انی رأیت کان رجلا نزل من السماء علیه بردان اخضران.

دار قطنی ص ۱/۲۴۲

سو فرمایا یارسول اللہ میں نے دیکھا گویا کہ ایک آدمی آسمان سے نیچے آکر اس پر دو سبز کپڑے تھے۔

اور فتح القدیر شرح ھدایہ کی الفاظ یوں ہے۔





قال و کنت بین النائم والیقظان اذ رأیت نازلا من السماء.

فتح القدیر ص ۲۱۰

نازلا من السماء سے مراد فرشتہ ہے اور کچھ نہیں۔

## باب بدأ الاذان اور حدیث عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

فانصرف عبد الله بن زید وهو مهتم لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فاری الاذان فی منامه قال فغدا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال یا رسول الله انی لبین نائم و یقظان اذا تانی آت فارانی الاذان...

ابو دائود ص ۱/۷۸، السنن الکبری ص ۱/۵۷۴۔

سو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ واپس ہو گئے اور وہ اس حال میں واپس ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی کی وجہ سے پریشان تھے سو اسے خواب میں اذان بتلائی گئی۔ پس صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کہا یا رسول اللہ میں کچھ سوتا ہوا اور جاگتا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور مجھے آذان سکھائی۔

## مولانا خلیل احمد سھانپوریؒ لکھتے ہیں

اس حدیث کی تشریح میں سھانپوریؒ یوں لکھتے ہیں

اذا تانی ات ای الملك.

بذل المجهود ص ۲۸۰ ج ۱.

کہ ناگہاں مجھے ایک آنے والا آیا یعنی فرشتہ آیا۔

## صاحب ھدایہ علی بن ابوبکر مرغینانیؒ لکھتے ہیں

باب الاذان... وصفة الاذان معروفة وهو کما اذن الملك النازل من السماء.

هدایه ص ۷۰ ج ۱.

اور اذان کی کیفیت معلوم ہے اور وہ ایسا ہے جیسا کہ آسمان سے نیچے آنے والے فرشتے نے



Scanned by CamScanner

کیا تھا۔

## ﴿ناکت اور نکتہ﴾

ناکت ھدایہ کی مذکورہ عبارت کے نیچے علامہ عینی رحمہ اللہ کی عبارت نقل کرتا ہے کہ

"الاظہر انہ جبریل" عینی۔ھدایہ ص ۱/۷۰

بہت واضح یہ ہے کہ یہ فرشتہ جبریل امین تھا۔

مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب لکھتے ہیں

آپ مختصر القدوری کی شرح میں یوں رقمطراز ہیں

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جس نے فرشتے کو خواب میں اذان دیتے ہوئے دیکھا۔۔۔الشرح الثمیری ص ۱/۱۱۶

الحاصل خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔خیالات واوھام۔شیطان کا ڈرانا اور کھیل اور اچھے خواب اور یہ آخری فرشتہ کے ذریعے ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرشتے کو نیک بندہ کی شکل میں متشکل کر کے بھیجتا ہے جیسا کہ فتمثل لھا بشرا سویا ہے اور حالت بیداری میں متشکل ہونا تو بہت زیادہ ہے جو احادیث میں آتا ہے۔تو علم دین سے دور کا واسطہ نہ رکھنے والا بے علم انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یہ خود وہ نیک بندہ تھا جو مجھے یہ کہتا تھا اور یہ کہتا تھا اور پھر اس کو زندہ خیال کر کے اس کو تصرفات ثابت کرتا ہے اور یہ اس کی کرامات بعد الموت جانتا ہے اور خود اپنے آپ کو اور دوسروں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں اس کی کئی مثالیں گزر چکی ہیں اور ان شاء اللہ کئی مثالیں آنے والیں ہیں۔

## ﴿موصوف کا آخری استدلال﴾

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ (تابعی ہے صحابی نہیں عبدالمقدس) فرماتے ہیں کہ جب





ابن عباس رضی اللہ عنہ طائف میں وفات ہوئے تو ایک پرندہ آیا کہ ہم نے پہلے ایسا پرندہ نہیں دیکھا تھا کہ آپ کی لاش میں داخل ہوا پھر ہم نے نہیں دیکھا کہ کب نکلا۔جب اس کو دفن کیا تو ہم نے قبر کی ایک طرف سے یہ آیت سنی ہم کو معلوم نہ ہوا کہ کون پڑھتا ہے۔آیت

یا یتھا النفس المطمئنة ارجعی.... اظہار الحق ص ۱۴۷

پہلا جواب تو کئی بار گزر چکا ہے کہ یہ اثر کرامت ہے کرامت نہیں ہے اس لئے کہ کرامت کا صدور اموات سے نہیں ہوتا صدور کرامت تثبت کے لئے ہوتا ہے اور وہ اب دار الجزاء کو منتقل ہو گیا ہے جس کی تفصیل گزر چکی ہے رجوع کریں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس روایت سے استدلال کرنا درست نہیں یہ روایت ضعیف ہے اس میں ایک راوی مروان بن شجاع الجزری ہے اور اس پر اصحاب الجرح والتعدیل کا کلام ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں

آپ اس کے بارے میں یوں لکھتے ہیں صدوق له اوھام. تقریب التھذیب ص ۱۷۱ سچا ہے اس کے اوھام ہیں کمزوریاں ہیں۔

اور تھذیب میں لکھتے ہیں۔۔۔

و قال حرب عن احمد لا بأس به و کذا قال ابو داؤد.... و قال ابو حاتم صالح لیس بذاك القوی فی بعض ما یرویه مناکیر یکتب حدیثه... قلت و ذکره ابن حبان ایضا فی الضعفاء فقال یروی المقلوبات عن الثقات لا یعجبنی الاحتجاج به اذا انفرد.

تھذیب التھذیب ص ۹۴ ج ۱۰.

اور حرب نے کہا ہے امام احمدؒ سے یہ یہ لا باس بہ ہے اس پر کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اسی طرح



Scanned by CamScanner

امام ابوداؤدؒ نے کہا ہے۔۔۔اور ابوحاتمؒ نے کہا ہے کہ یہ صالح ہے اور اتنا قوی نہیں ہے اس کی بعض روایات میں منکر روایات ہیں۔اس کے احادیث (اعتبار کے لئے) لکھی جا سکتی ہیں۔۔میں کہتا ہوں کہ ابن حبانؒ نے بھی اسی طرح ضعفاء میں اسے ذکر کیا ہے پس کہا کہ یہ ثقات سے مقلوب روایات نقل کرتے ہیں اور جب یہ منفرد ہو تو اس پر استدلال مجھے تعجب میں نہیں ڈالتا ہے۔

علامہ ابن حبان رحمہ اللہ لکھتے ہیں

ـــکر الحدیث. یروی المقلوبات عن اقوام ثقات لا یعجبنی الاحتجاج بخبره اذا انفرد.

کتاب المجروحین ص ۳۴۶، ۳۴۷.

علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

قال احمد لا بأس به و قال غیره صدوق. و قال ابو حاتم: لیس بحجة. و قال ابن حبان یروی المقلوبات عن الثقات...

سیر اعلام النبلاء ص ۳۴ ج ۹.

اور مغنی میں لکھتے ہیں:

و قال احمد لا بأس به و قال ابن حبان یروی المقلوبات عن الثقات و قال ابو حاتم لیس بحجة.

المغنی فی الضعفاء ص ۳۹۷ / ۲.

اسی طرح میزان الاعتدال میں بھی لکھتے ہیں دیکھئے میزان الاعتدال ص ۹۱ ج ۴۔

علامہ یوسف بن عبدالرحمن المزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

عن احمد و ابو داود: لا بأس به... و قال ابو حاتم: صالح لیس بذاك القوی





فی بعض ما یرویه مناکیر یکتب حدیثه.

تهذیب الکمال ص ۹/۵۶۵

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

قال ابن حبان: منکر الحدیث یروی المقلوبات عن الثقات

کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۱۱۴ ج ۳.

شیخ الاسلام عبدالرحمن بن ابی حاتم رحمہ اللہ لکھتے ہیں

نا عبد الرحمن قال سألت ابی عن مروان بن شجاع فقال صالح الحدیث لیس بذاك القوی فی بعض ما یروی مناکیر یکتب حدیثه.

کتاب الجرح والتعدیل ص ۲۷۴ ج ۸.

## ﴿دوسرا متکلم فیہ راوی﴾

اسی طرح اس روایت میں ایک راوی سالم بن عجلان الافطس ہے جس پر اصحاب الجرح والتعدیل نے کلام کیا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

ثقة رمی بالارجاء. تقریب التهذیب ص ۱/۳۳۶

یہ ثقہ ہے مرجئہ شمار کیا گیا ہے۔

قارئین کرام مرجئہ وہ لوگ ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ نقصان دہ نہیں ہو سکتا جس طرح کفر کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں دے سکتی جیسا کہ علماء کرام نے اس کی تفصیل کی ہے۔

علامہ محمد بن عبدالکریم الشہرستانیؒ لکھتے ہیں



Scanned by CamScanner

الفصل الخامس. المرجئة... فانهم يقولون: لا تضر مع الايمان معصية كما لا تنفع مع الكفر طاعة.

الملل والنحل ص ۱۳۹ ج ۱.

معنی اور مطلب پہلے ذکر کیا گیا۔

علامہ عبد القاہر بن طاہر بن محمد البغدادیؒ المتوفی ۴۲۹ھ لکھتے ہیں

الذين يزعمون ان الايمان هو الاقرار وحده دون غيره. الفرق بين الفرق ص ۱۵۱.

یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ بے شک ایمان صرف اور صرف اقرار کو کہتے ہیں۔

قارئین کرام: اس کا مطلب بھی وہی ہے جو علامہ شہرستانیؒ نے ذکر کیا ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانیؒ تہذیب میں مذکور راوی کے بارے میں یوں لکھتے ہیں۔

و قال ابو حاتم صدوق و كان مرجيا نقى الحديث... و قال السعدى كان يخاصم فى الارجاء داعية وهو متماسك... و قال ابن حبان كان ممن يرى الارجاء و يقلب الاخبار و ينفرد بالمعضلات عن الثقات اتهم بامر سوء فقتل صبرا.

تهذيب التهذيب ص ۴۴۲ ج ۳.

اور امام ابو حاتمؒ نے کہا ہے کہ یہ سچا اور مرجئہ تھا صاف حدیثوں والا تھا۔۔۔ اور سعدیؒ نے کہا ہے کہ یہ ارجاء کے بارے میں جھگڑتا تھا اور اس کا داعی تھا اور اس پر سختی سے عمل پیرا تھا۔۔۔ اور ابن حبانؒ نے کہا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو ارجاء کے معتقد تھے۔ احادیث میں قلب کرتے تھے اور ثقہ لوگوں سے معضل روایات نقل کرنے میں منفرد تھے برے کام پر متہم کر کے قید میں قتل کیا گیا۔

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں





قال الفسوى: مرجئ معاند و قال ابن حبان: ينفرد بالمعضلات.

المغنى فى الضعفاء ص ۳۸۹ ج ۱.

اور میزان میں یوں رقمطراز ہیں۔۔۔۔

و قال ابو حاتم: صدوق مرجئ و قال الفسوى: مرجئ معاند و قال ابن حبان: ينفرد بالمعضلات عن الثقات و يقلب الاخبار اتهم بامر سوء فقتل صبرا.

ميزان الاعتدال ص ۱۱۲ ج ۲.

الامام الحافظ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ لکھتے ہیں

حدثنا عبد الرحمن قال سالت ابى عن سالم الافطس فقال هو سالم بن عجلان صدوق و كان مرجئا نقى الحديث.

كتاب الجرح والتعديل ص ۱۸۶ ج ۴.

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

قال ابن حبان: كان يقلب الاخبار و ينفرد بالمعضلات.

كتاب الضعفاء والمتروكين ص ۳۰۸ ج ۱.

علامہ ابن حبان رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وكان ممن يرى الاجاء يقلب الاخبار و ينفرد بالمعضلات عن الثقات اتهم بامر سوء فقتل صبرا.

كتاب المجروحين ص ۴۳۴ ج ۱.

خلاصۂ ماسبق یہ ہے کہ بعد الموت کرامت کے آثار ہوتے ہیں صدور کرامت نہیں ہوتا اس لئے کہ صدور تصرف کو متضمن ہوتا ہے۔ اور بعد الموت تصرف منتفی ہے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہاں قصے کہانیاں اور منامات الگ چیزیں ہیں جن پر کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہو سکتا" كشجرة خبيثة اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار. وان الظن لا يغنى



Scanned by CamScanner

من الحق شیئا"۔ جس پر الحمدللہ تفصیل گزر چکی ہے۔ ایک دو حوالے اور لیجئے۔

مولانا احمد الدین بگوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

سوال: اور جو بعض صوفیہ نے کہا ہے کہ اولیاء کو مرنے کے بعد بھی تصرف اور کرامت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ ان کو زندگی میں حاصل تھی۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ کرامت فقط دنیا کی زندگی میں ہی ہے موت کے بعد نہیں جیسا کہ اس شعر میں بھی ہے جو کسی شاعر نے کہا

ولی کی کرامت اس دار دنیا میں ہے۔۔ کیونکہ وہ اہل عطاء ہوتے ہیں

تو معلوم ہوا کہ اولیاء کی کرامات فقط حیات دنیا تک ہیں موت کے بعد نہیں اصلاح المسلمین اردو ترجمہ دلیل المشرکین ص ۱۱۹۔

ڈاکٹر محمد بن عبدالرحمٰن الخمیس لکھتے ہیں

آپ ایک اعتراض کا جواب یوں دیتے ہیں۔

واما ان ادعی انه یسمع کرامة و خرقا للعادة. فنقول: ان الکرامة لا تکون دائمة. بل قد تصدر احیانا فی حال حیاة الولی فقط و اما بعد الممات فلا لان الانسان اذا مات انقطع عمله الا من ثلاث کما ورد فی الصحیح فلا یصلح هذا حجة لما ادعاه فتدبر و لا تکن من الجاهلین.

المجموع المفید لنقض القبوریة و نصرة التوحید ص ۳۱۵

اور اگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ مردہ بطور کرامت اور خرق عادت سنتا ہے پس ہم کہتے ہیں کہ یقیناً کرامت کا (صادر ہونا) ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی فقط نیک بندہ کی زندگی میں صادر ہوتا ہے۔ اور ہر کہ موت کے بعد ہے پس صادر نہیں ہوتی کیونکہ انسان جب مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں سے نہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔ سو





یہ استدلال اس کی مدعا کے لئے دلیل کی صلاحیت نہیں رکھتا پس سوچ کر اور جاہلوں سے نہ بنو۔

آگے یوں لکھتے ہیں

و قد اقر و قرر محققو الصوفیه و من جملتهم العلامة الشیخ احمد السرهندی الحنفی رئیس الطائفة النقشبندیة ان کرامات الاولیاء انما تصدر فی حیاتهم فقط و اما بعد مماتهم فتسلب التصرفات و ظهور الکرامات حیث قال فی المکتوب (۲۵۶) نقلا عن النفحات ولایة جمیع الاولیاء تسلب بعد الموت. قلت المراد بالولایة التصرفات و ظهور الکرامات لا اصل الولایة اللتی هی عبارت عن قرب الهی الخ.

المجموع المفید لنقض القبوریة و نصرة التوحید ص ۳۱۶.

اور تحقیق اقرار کیا محققین صوفیاء کرام نے اور بیان کیا ہے اور بعض ان کی گروہ میں سے علامہ شیخ احمد سرہندی حنفی ہے جو طائفہ نقشبندیہ کا سردار ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات فقط ان کی زندگی میں صادر ہوتی ہیں اور ہر کہ ان کی موت کے بعد ہے پس تصرفات اور کرامات کا ظاہر ہونا ان سے لیے جاتے ہیں جیسا کہ آپ نے مکتوب نمبر ۲۵۶ میں نفحات الانس سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے شک تمام اولیاء اللہ کی ولایت ان کی موت کے بعد سلب کردی جاتی ہے۔ میں (شیخ احمد سرھندیؒ) کہتا ہوں کہ مراد ولایت سے تصرفات اور کرامات کا ظہور ہے (کہ یہ تصرفات اور کرامات ظاہر نہیں ہوتے بلکہ سلب کئے جاتے ہیں) نہ کہ اصل ولایت جو قرب الٰہی سے عبارت ہے (وہ برقرار رہتا ہے)

قارئین کرام یہ ہے سید الطائفہ کا بیان فیصلہ کن کہ کرامات وتصرفات بعد الموت نہیں ہوتے۔ ہاں ان کی کرامات بحال ہیں وہ اب بھی اصحاب کرامات ہیں اور دخول جنت تک ہوں



Scanned by CamScanner

گے لیکن ان سے بعد الموت صدور کرامات نہیں ہے۔ اصل ولایت جو قرب الٰہی سے عبارت ہے ابدالآباد تک ہوگی۔

محمد بن عبدالرحمٰن الخمیس صاحب لکھتے ہیں

آپ مولانا عبدالحی ابوالحسنات ؒ سے نقل کرتے ہوئے ایک جگہ یوں لکھتے ہیں

وکرامات ولی بعد موته غیر ثابت است

حرره ابو الحسنات محمد عبد الحی رحمة الله تعالیٰ علیه.

المجموع المفید فی نقض القبوریة و نصرة التوحید ص ۳۱۹.

ولی کی کرامات ان کی موت کے بعد ثابت نہیں ہے۔ قارئین کرام۔ اولیاء اللہ کی کرامات کا بعد الموت صدور ثابت کرنا عوام جہلاء کو شرکیات میں دھکیلنے اور پھنسانے کے مترادف ہے۔ اگر میرا یہ کہنا برا لگتا ہے تو گزشتہ مندرجہ ذیل عنوانات اور معنونات خدا کے لئے بغور بکرات و مرات پڑھ لیجئے

ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیك البصر خاسئا وهو حسیر.

ان الظن لا یغنی من الحق شیئا.

عنوانات:

ملا حمد اللہ آف ڈاگئی لکھتا ہے۔

علامہ سعید احمد قادری اور دو واقعے

آپ کا مزار اقدس مرجع خلائق اور مایوس مریضوں کے لئے پیغام شفا ہے۔

موصوف کے مقرظ غریب اللہ صاحب اور کرامت بعد الموت کا عجیب واقعہ۔

موصوف کا یہی غریب مقرظ لکھتا ہے

مقام روض الریاحین فی حکایات الصالحین





دوسری حکایت حکایت نمبر ۹۰

تیسرا قصہ سنیئے حکایت نمبر ۱۶۶

یوسف نبھانی کے شگوفے

نبھانی کے دیگر جواہر پارے

مزید سنیئے احمد بن رفاعیؒ اور ابوالغیث

رأیت احد عشر کوکبا

ان شاء اللہ اس کے پڑھنے کے بعد کچھ شک باقی نہیں رہے گا۔

تلاعب الشیطان ببعض الانسان

جن کے بیان کرنے سے خدا ایک ضعیف اور بے بس اور مخلوق غالب وقوی نظر آتے ہیں جیسا کہ بریلویوں کا شعر ہے کہ:

خدا جس کو پکڑے چھڑاوے محمد جو پکڑے محمد چھڑاوے نہ کوئی

اعاذنا من الکفریات

مولانا مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں

سوال طوالت کی وجہ سے نقل نہیں کیا وہ خود دیکھ لیں

جواب: یہ تمام کرامتیں جو غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ نے نقل فرمائی ہیں بے اصل اور بے سند اور ناقابل اعتماد ہیں۔ لوگوں نے ان کے مناقب وفضائل بیان کرنے میں سند اور صحت کا لحاظ نہیں رکھا اور حد سے زیادہ غلو کیا ہے۔ ماہرین شریعت پر یہ مخفی نہیں کہ اس قسم کی کرامتیں بیان کرنے کا مہلک اثر یہ ہوا ہے کہ عوام بڑے پیر صاحبؒ میں خدائی قوتوں کے قائل ہو گئے اور ان کو پیغمبروں اور خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اعلیٰ ماننے لگے اور خدائی منصب پر ان کو پہنچا دیا اور اس کی وجہ سے ان کا دین برباد ہو گیا۔



Scanned by CamScanner

والی اللہ المشتکی محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دھلی۔

کفایت المفتی ص ۱۰۹/۱

قارئین کرام خط کشیدہ الفاظ قابل صد غور ہیں کہ اس قسم کی کرامتیں بیان کرنے کا مہلک اثر شرکیات میں مبتلا ہونا ہے اور اس کی وجہ سے عوام کا دین برباد ہو گیا ہے اور پھر مستزاد یہ کہ اس قسم کی کرامتیں بعد الموت ان سے صادر ہوتی ہیں عوام کے ایمان کا کیا حشر ہو گا جبکہ اس کے اثبات کے لئے کتابیں لکھی جاتی ہیں۔

قد ضلوا من قبل و اضلوا کثیرا و ضلوا عن سواء السبیل.

پھر ایک سوال کا جواب یوں دیتا ہے سوال و جواب دونوں ملاحظہ کریں۔

سوال۔۔۔ گیارہ مجالس جو کتاب حضرت پیرانِ پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتوں کے بیان میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کو پڑھنا پڑھانا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔۔۔ گیارہ مجالس جو کتاب ہے وہ بھی بہت سی غیر مستند باتوں پر مشتمل ہے۔ اس کے تمام بیانات قابل یقین نہیں ہیں۔

کفایت المفتی ص ۱۱۰/۱

مفتی رشید احمد گنگوہیؒ لکھتے ہیں

بڑے پیر کا حضور کو کندھا دینا

بعض صوفی یہ کہتے ہیں کہ جس وقت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے اس وقت بڑے پیر صاحب نے کندھا دیا اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا اے محی الدین تیرے قدم سب اولیاء کی گردن پر تو اب یہ فرمائیے کہ اس کی کہیں اصل بھی ہے یا نہیں؟

جواب۔ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے اور اس کا واضع ملعون ہے۔





فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رشیدیہ ص ۴۰۲۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے متعلق ایک بے بنیاد حکایت۔

ایک حکایت مشہور کی جاتی ہے کہ آپ کے پاس ایک بڑھیا آئی جس کا لڑکا مر گیا تھا کہ حضرت اس کو زندہ کر دو آپ نے فرمایا کہ اس کی عمر ختم ہو چکی ہے اب زندہ نہیں ہو سکتا وہ رونے اور اصرار کرنے لگی تو آپ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ اس لڑکے کو زندہ کر دیا جائے۔ وہاں سے خطاب ہوا کہ اس کی تقدیر میں اور حیات نہیں۔ اس لئے اب زندہ نہیں ہو سکتا تو حضرت غوث اعظم حق تعالیٰ سے کہتے ہیں ذرا ملاحظہ کیجئے یہ حق تعالیٰ سے باتیں ہو رہی ہیں کہ حضرت آپ سے کہنے کی تو اس لئے ضرورت ہوئی کہ اس کی تقدیر میں اور حیات نہیں۔ اگر اس کی تقدیر میں کچھ اور زندگی ہوتی تو آپ سے کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی پھر تو آپ مجبور ہو کر خود ہی زندہ کرتے (نعوذ باللہ منہ) وہاں سے حکم ہوا کہ پھر تقدیر کے خلاف تو نہیں ہو سکتا۔ اس پر غوث اعظم کو جلال آیا اور آپ نے قوت کشفیہ سے ملک الموت کو ٹٹولا کہ وہ کہاں ہیں آخر نظر آئے تو دیکھا کہ وہ ایک تھیلے میں اس دن کے مردوں کی روحیں بھر کر لے جا رہے ہیں ابھی تک ہیڈ کوارٹر پر نہ پہنچے تھے کہ غوث اعظم نے ان کو ٹوکا اور کہا کہ بڑھیا کے لڑکے کی روح واپس کر دو تم اس کو نہیں لے جا سکتے وہ انکار کرنے لگے آپ نے وہ تھیلا ان کے ہاتھ سے چھین کر کھول دیا جتنی روحیں تھیں سب پھر پھڑ اڑ گئیں اور اس دن جتنے مرے تھے سب زندہ ہو گئے تو غوث اعظم نے حق تعالیٰ سے کہا کہ کیوں اب راضی ہو گئے ایک مردہ کے زندہ کرنے پر راضی نہ ہوئے اب بہت خوش ہوا ہو گا جب ہم نے سارے مردوں کو زندہ کر دیا۔ توبہ توبہ استغفر اللہ کیا خدا تعالیٰ کے ساتھ اس طرح گفتگو کرنے کی کسی کو مجال ہے مگر یہ سب حکایتیں جاہلوں نے گھڑی ہیں اور ان کو بیان کرتے



Scanned by CamScanner

کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ غوث اعظم وہ کام کر سکتے ہیں جو خدا بھی نہیں کر سکتا بھلا کچھ ٹھکانہ ہے اس کفر کا جب جاہلوں نے غوث اعظم کو اس مرتبہ پر پہنچا دیا تو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آثار طبعیہ اور لوازم بشریہ کو ذکر نہ کیا جاتا نہ معلوم یہ لوگ حضور کو کہاں پہنچاتے۔

اشرف الجواب ص ۹۶۔

حضرت شیخ محمد شعیب تورڈھیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں

(گنج شکر) کہتے ہیں کہ ایک مرید کی تدفین میں شرک ہوئے جب لوگوں نے دفن کیا آپ کا رنگ متغیر ہوا پھر اصلی حالت پر ہوا لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت کیا بات تھی۔ فرمایا گنہگار تھا (میں) شفاعت میں مصروف ہوا ابھی میں نے پوری بات بھی نہ کی تھی کہ خواجہ قطب صاحب پہنچے ان کی بات پوری ہونے پہلے حضرت معین الدین صاحب پہنچے ان کی بات پوری ہونے سے پہلے شیخ عثمان ہارونی کے نعلین کی آواز سنائی دی۔ ملائکہ پر غائبانہ آواز آئی کہ دیوانہ الٰہی کی نظر سے جل جاؤ گے، جلدی چلے جاؤ۔ حاضرین نے عرض کیا کہ یہ سلسلہ کب تک جاری رہتا فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ہی معاملہ ہوتا۔۔۔۔ منقول ہے کہ ایک دن پٹنہ کا بادشاہ شکار کھیلنے لگا۔ صحرا میں اس نے ایک پھولدار درخت دیکھا حکم دیا کہ جڑوں سے اسے اکھیڑ دیا جائے جب زمین کھودی گئی وہاں گھر معلوم ہوا جب گھر کو ویران کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ وہاں ایک جوگی بیٹھا ہے اور اس درخت کی جڑیں اس کے پیالہ میں ہیں۔ بادشاہ اس کا معتقد ہوا حضرت فرید جب ان اطراف میں پہنچے ایک گوشہ میں بیٹھے۔ اس وقت تمام لوگوں کی نظریں جوگی پر جمی ہوئی تھیں۔ کہتے ہیں اسی محلہ میں ایک شخص کی دودھ دینے والی گائے دودھ نہ دیتی تھی شیخ کے پاس جو گوشہ میں بیٹھے تھے آیا اور کہا دعا فرمائیں کہ گائے دودھ دے۔ شیخ نے دعا کی۔ گائے دودھ دینے لگی۔ اہل محلہ نے رجوع کیا۔ جو بادشاہ کو معلوم ہوا۔ بادشاہ نے شیخ کی دعوت کی شیخ علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے فرمایا کہ





مسلمانوں کو یہ لائق ہے کہ حضور کا دین تبدیل کریں؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ جوگی اس قسم کی کرامت رکھتا ہے۔ اگر آپ کی امداد شامل حال ہو۔ تو اس سے پھر جائیں گے۔ شیخ نے کہا حق تعالیٰ آسانی پیدا کرے گا۔ جب جوگی پہنچا۔ شیخ سے پوچھا آپ کون ہیں۔ شیخ نے فرمایا میں اس ولایت کا متصرف ہوں۔ جوگی نے کہا مجھے آپ سے مسئلہ اور حجت قائم کرنے کا کام نہیں بلکہ خرق عادت سے ہے۔ جوگی اپنے مصلیٰ پر بیٹھ کر ہوا میں اڑنے لگا۔ شیخ نے اپنی جوتیاں ہوا میں پھینک دی۔ جوگی اڑتے اڑتے نظر سے غائب ہوا جوتیاں سر پر لگیں نیچے اتر آیا۔ پھر شیخ ہوا میں اڑا جوگی بھی پیچھے ہوا میں اڑا۔ جوگی کچھ دیر بعد نیچے اتر آیا اس کے اترنے کے بعد شیخ اتر آئے۔ جوگی نے کہا ریاضت کی وجہ سے پہلے آسمان تک پہنچا۔ اوپر راہ نہ ملی۔ شیخ عمل اور ایمان کی برکت سے مجھ سے اوپر جا کر بہشت کے کنگروں تک پہنچا۔ تمام لوگوں پر اس کا اثر ہوا اور ایمان میں تازگی آئی۔

مرآۃ الاولیاء ص ۱۶۹۔۱۷۰

قارئین کرام مرآۃ الاولیاء پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن خود سوچ کر اور بار بار پڑھ کر سوچیں۔ بہت مناسب تھا کہ اس کتاب کا نام مرآۃ الالھۃ ہوتا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار. اور اس لئے تو ڈاگئی بابا نے لکھا ہے

وینصرون اولیاء هم و یومرون اعدائهم. البصائر ص ۱۶.

قارئین کرام شیطان نے ہمیشہ جاہل پیروں کو گمراہ کرنے کا عزم مصمم کیا ہے ارشاد خداوندی ہے

یخرجونهم من النور الی الظلمات اولئك اصحاب النار هم فیها خالدون. بقرہ ۲۵۷. واتل علیهم نبأ الذی اتیناه ایاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغاوین. اعراف ۱۷۵.



Scanned by CamScanner

ومن یعش عن ذکر الرحمن نقض له شیطانا فهو له قرین و انهم لیصدونهم عن السبیل و یحسبون انهم مهتدون حتی اذا جآء نا قال یا لیت بینی و بینك بعد المشرقین. زخرف ۳۶تا۳۸

استحوذ علیهم الشیطان فانساهم ذکر الله اولئك حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخاسرون. مجادله. ۱۹

ومن یکن الشیطان له قرینا فساء قرینا. نسا ۳۸

و یرید الشیطان ان یضلهم ضلالا بعیدا. نسا ۶۰

و زین لهم الشیطان اعمالهم فصدهم عن السبیل فهم لا یهتدون. نمل ۲۴.

علامہ ابوعبداللہ محمد العبدریؒ صاحب مدخل لکھتے ہیں

و مثل هذا ما حکی عن بعض المریدین انه کان یحضر مجلس شیخه ثم انقطع فسئل الشیخ عنه فقالوا له هو فی عافیة فارسل خلفه فحضر فسأله ما الموجب لانقطاعك فقال یا سیدی کنت اجیء لکی اصل والآن قد و صلت فلا حاجة تدعو الی الحضور فسأله عن کیفیة وصوله فاخبره انه فی کل لیلة یصلی ورده فی الجنة فقال له الشیخ یا بنی والله ما دخلتها ابدا فلعلك ان تتفضل علی فتأخذنی معك لعلی ان ادخلها کما دخلتها انت قال نعم فبات الشیخ عند المرید فلما ان کان بعد العشاء جاء طائر فنزل عند الباب فقال المرید للشیخ هذا الطائر الذی یحملنی کل لیلة علی ظهره الی الجنة فرکب الشیخ والمرید علی ظهر الطائر فطار بهما ساعة ثم نزل بهما فی موضع کثیر الشجر فقام المرید لیصلی و قعد الشیخ فقال له المرید یا سیدی اما تقوم اللیلة فقال الشیخ یا بنی الجنة هذه و لیس فی الجنة صلوة فبقی المرید یصلی والشیخ قاعد فلما ان طلع الفجر جاء الطائر و نزل فقال المرید للشیخ قم بنا نرجع الی موضعنا





فقال له الشیخ اجلس ما رأیت احدا یدخل الجنة و یخرج منها فجعل الطائر یضرب باجنحته و یصیح حتی اراهم ان الارض تتحرك بهم فبقی المرید یقول للشیخ قم بنا لئلا یجری علینا منه شئی فقال له الشیخ هذا لضحك علیك یرید ان یخرجك من الجنة فاستفتح الشیخ یقرأ ان القرآن فذهب الطائر و بقیا کذلك الی ان تبین الضوء و اذا هما علی مزبلة والعذرة والنجاسات حولهما فصفع الشیخ المرید و قال له هذه هی الجنة التی او صلك الشیطان الیها قم فاحضر مع اخوانك او کما جری. و حکایاتهم فی هذا المعنی قل ان تحصر. والحاصل منه ان الشیطان لا یترك احدا ولا ییأس منه الا بعد خروج روحه واما قبل ذلك فیضرب علیه بخیله ورجله و یستعمل حیله کلها.

المدخل لابن الحاج ص ۲۱۵ ص ۶۱۶ ج ۳.

اوراس کی مثل وہ ہے جو بعض مریدوں سے حکایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے شیخ کی مجلس کو حاضر ہو جاتے تھے پھر حاضر ہونا چھوڑ دیا پس شیخ نے کسی سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ وہ بخیر و عافیت ہے پس اس کو آدمی بھیجا سو وہ حاضر ہو گیا پس آپ سے پوچھا کہ آپ کے نہ آنے کا سبب کیا ہے۔ پس اس نے کہا اے میرے آقا میں آپ کو اس لئے آتا رہا تا کہ مجھے وصال نصیب ہو جائے اور اب میں پہنچ گیا ہوں (مجھے وصال نصیب ہو چکا ہے) پس حاضری کرنے کے لئے کوئی حاجت نہیں پس شیخ اس سے اس کے وصال کی کیفیت پوچھی سو آپ نے خبر دی کہ وہ ہر رات اپنا وظیفہ (نماز) جنت میں پڑھتا ہے تو شیخ صاحب نے اسے کہا کہ اے بیٹے اللہ کی قسم میں کبھی بھی اس میں داخل نہیں ہوا ہوں۔ پس شاید کہ آپ مجھ پر مہربانی کر کے مجھ کو اپنے ساتھ لے چلیں شاید کہ میں بھی آپ کی طرح اس میں داخل ہو جاؤں اس نے کہا اچھا۔ پس شیخ صاحب نے مرید کے پاس رات گزاری۔ پس جب عشاء کے بعد کا وقت ہو گیا تو ایک پرندہ آیا اور دروازے کے پاس اتر آیا پس مرید



Scanned by CamScanner

نے شیخ صاحب کو کہا کہ یہ وہی پرندہ ہے جو مجھے ہر رات اپنی پیٹ پر اٹھا کر جنت میں لے جاتا ہے پس شیخ اور مرید اس پرندے کی پیٹ پر سوار ہو گئے پس وہ پرندہ ایک ساعت ان کو لے کر اڑ گیا پھر ایک جگہ جہاں بہت سے درخت تھے ان دونوں کو اتارا پس مرید کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا اور شیخ صاحب بیٹھ گیا۔ سو مرید نے اسے کہا اے میرے آقا کیا آپ آج رات نماز نہیں پڑھتے؟ پس شیخ صاحب نے کہا کہ میرے بیٹے یہ جنت ہے اور جنت میں نماز نہیں ہوتی۔ پس مرید نماز پڑھتے اور شیخ صاحب بیٹھے رہے۔ سو جب فجر طلوع ہونے لگا تو وہ پرندہ آکر اترا سو مرید نے شیخ صاحب سے کہا کہ اٹھو ہم اپنی جگہ کو واپس جاتے ہیں تو شیخ صاحب نے اسے فرمایا بیٹھ جا میں نے کوئی نہیں دیکھا کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور پھر جنت سے نکلتا ہے (لا یخرجون عنها حولا) تو پرندہ نے اپنے پر مارنا شروع کیا اور چیختا چلاتا اور انہیں ایسا خیال دلاتا کہ زمین ان پر حرکت کر رہی ہے سو مرید شیخ کو کہہ رہا تھا کہ اٹھو تا کہ ہم پر اس سے کوئی آفت نہ پڑے پس شیخ صاحب نے اس کو کہا کہ یہ آپ کے ساتھ ہنستا ہے اور ارادہ رکھتا ہے کہ آپ کو جنت سے نکال دے پس شیخ صاحب نے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا تو پرندہ چلا گیا اور یہ دونوں اسی طرح رہ گئے یہاں تک کہ خوب روشنی پھیل گئی تو معلوم ہوا کہ یہ دونوں گوبر کے ڈھیر پر ہیں اور ان کے ارد گرد پاخانے اور ناپاکیاں ہیں تو شیخ صاحب نے مرید کو تھپڑ ماری اور اسے کہا کہ یہ وہ جنت ہے جس میں شیطان نے تمہیں پہنچایا ہے اٹھو پس اپنے بھائیوں کے پاس حاضر ہو جاؤ یا جیسا کہ ماجڑی تھا اور اس معنی میں ان (جاہل پیروں) کی حکایات اس سے کم ہیں کہ شمار میں آجائیں اور اس سے مقصد یہ ہے کہ شیطان کسی کو نہیں چھوڑتا اور نہ کسی سے ناامید ہوتا ہے مگر روح نکلنے کے بعد اور ہر کہ اس سے پہلے ہے پس ان پر اپنے سواروں اور پیدل فوج چلاتا ہے۔

المدخل لابن الحاج ص ۲۱۵، ۲۱۶ ج ۳۔





یہی عبارت صاحب مدخل سے اوکما جری تک علامہ ابو الفداء عبد الرقیب بن علی بن حسن الابی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب۔ کرامات اولیاء ص ۱۶، ۱۷ مقدمہ الطبعۃ الاولی میں نقل کی ہے۔

## حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کا واقعہ اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ

و هذا كما ان كثيرا من العباد يرى الكعبة تطوف به و يرى عرشا عظيما و عليه صورة عظيمة ويرى اشخاصا تصعد و تنزل فيظنها الملائكة و يظن ان تلك الصورة هي الله تعالىٰ و تقدس و يكون ذلك شيطانا. و قد جرت هذه القصة لغير واحد من الناس فمنهم من عصمه الله و عرف انه الشيطان كالشيخ عبد القادر في حكايته المشهورة حيث قال: كنت مرة في العبادة فرأيت عرشا عظيما و عليه نور فقال لي يا عبد القادر انا ربك و قد حللت لك ما حرمت على غيرك. قال فقلت له انت الله الذي لا اله الا هو؟ اخسأ يا عدو الله. قال فتمزق ذلك النور وصار ظلمة و قال يا عبد القادر نجوت مني بفقهك في دينك و علمك و بمنازلاتك في احوالك لقد فتنت بهذه القصة سبعين رجلا فقيل له كيف علمت انه الشيطان؟ قال بقوله لي حللت لك ما حرمت على غيرك. و قد علمت ان شريعة محمد صلى الله عليه وسلم لا تنسخ ولا تبدل ولأنه قال انا ربك ولم يقدر ان يقول انا الله الذي لا اله الا انا.

مجموعة الفتاوى ص ۱۵۸ ج ۱ . كتاب توحيد الاهوهية.

اور یہ ایسا ہے جیسا کہ بہت سے لوگ دیکھتے ہیں کہ کعبہ شریفہ اس سے طواف کرتا ہے اور ایک عظیم تخت دیکھتا ہے اور اس پر بہت بڑی تصویر دیکھتا ہے اور کچھ اشخاص دیکھتے ہیں کہ چڑھتے ہیں اور نیچے اترتے آتے ہیں پس ان کو فرشتے خیال کرتے ہیں کہ یہ فرشتے ہیں اور یہ عظیم صورت اللہ پاک ہے اور (حقیقت میں) یہ شیطان ہوتا ہے۔ اور یہ قصہ بہت سے



Scanned by CamScanner

لوگوں کے ساتھ جاری ہو گیا ہے پس ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے بچایا اور وہ سمجھ گئے کہ یہ شیطان ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے مشہور قصے میں ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں ایک بار عبادت میں مشغول تھا پس میں نے ایک بڑا تخت دیکھا کہ اس پر نور ہے پس مجھے کہا کہ اے عبد القادر میں آپ کا رب ہوں اور میں نے آپ کو وہ چیزیں حلال کی جو میں نے آپ کے علاوہ دوسروں پر حرام کی ہیں۔ آپ کہتے ہیں پس میں نے کہا کہ تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے؟ دھتار جا اے اللہ تعالیٰ کے دشمن۔ اس نے فرمایا کہ وہ نور بکھرے بکھرے ہو گیا اور اندھیرا بن گیا اور شیطان نے کہا اے عبد القادر علم و دین میں فقاہت اور اپنے احوال میں مراتب کی وجہ سے مجھ سے بچ گئے قسم ہے کہ میں نے اس قصہ سے ستر آدمی گمراہ کئے ہیں۔ سو شیخ رحمہ اللہ کو کہا گیا کہ آپ کیسے سمجھ گئے آپ نے کیسا پہچانا کہ یہ شیطان ہے فرمایا کہ اس کے اس قول سے کہ مجھے کہا میں نے آپ کو وہ چیزیں حلال کیں جو میں نے آپ کے علاوہ لوگوں پر حرام کیں ہیں۔ اور میں سمجھ گیا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تو منسوخ اور تبدیل نہیں ہو سکتی اور اس وجہ سے بھی سمجھ گیا کہ اس نے کہا کہ میں رب ہوں اور اس پر قادر نہیں ہوتا کہ بولتا میں وہی اللہ ہوں کہ کوئی الہ نہیں مگر میں ہوں۔

قارئین کرام آپ نے دیکھا کہ شیطان پیروں کو گمراہ کرتے ہیں جیسا کہ خود شیطان نے حضرت عبد القادر صاحب رحمہ اللہ کو بتایا کہ یہاں میں نے ستر پیر اسی طرح گمراہ کئے ہیں۔ یہی واقعہ اور عبارت شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی کتاب التوسل والوسیلہ ص ۲۴، میں بھی مذکور ہے۔ اور علامہ ابو القاسم ھبۃ اللہ بن الحسن بن منصور الطبری اللالکائی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب۔ کرامات اولیاء ملائکہ ص ۴۱ میں بھی ذکر کیا ہے۔

علامہ ابراھیم بن موسیٰ الغرناطی الامام الشاطبیؒ لکھتے ہیں





و کما یحکی عن عبد القادر الجیلانی انه عطش عطشا شدیدا فاذا سحابة قد اقبلت و امطرت علیه شبه الرزاذ حتی شرب ثم نودی من سحابة یا فلان انا ربك و قد احللت لك المحرمات فقال له اذهب یا لعین فاضمحلت السحابة و قیل له بم عرفت انه ابلیس؟ قال: بقوله قد احللت لك المحرمات. هذا و اشباهه لو لم یکن الشرع حکما فیها لما عرفت انها شیطانیة. الموافقات فی اصول الشریعة ص ۳۶۸.

مولانا مفتی سید عبد الرحیم لاجپوریؒ لکھتے ہیں

ہر حیرت کی بات کرامت نہیں ہوتی بلکہ استدراج اور شیطانی حرکت بھی ہو سکتی ہے حضرت پیران پیرؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن سیر و سیاحت کرتے ہوئے میرا ایک ایسے جنگل میں گزر ہوا جہاں پانی نہیں تھا۔ چند دنوں تک وہاں ٹھہرنا پڑا۔ پانی نہ ملنے کی وجہ سے سخت پیاس لگی۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے بادل کا سایہ میرے اوپر کر دیا اور اس بادل سے چند قطرے ٹپکے جس سے مجھے کچھ تھوڑی بہت تسکین ہوئی۔ اس کے بعد ان بادلوں سے ایک روشنی نکلی جس نے آسمان کے تمام کناروں کو گھیر لیا اور اس روشنی میں سے ایک عجیب و غریب صورت نمودار ہوئی جو مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ اے عبد القادر میں تیرا پروردگار ہوں تجھ پر تمام حرام چیزوں کو حلال کرتا ہوں (اس لئے) جو چاہو کرو (کوئی باز پرس نہ ہو گی) میں نے کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اے شیطان معلون! راندہ درگاہ دور ہو جا اور بھاگ یہاں سے یہ کیا بات ہے؟ اس کے بعد ہی فوراً وہ روشنی تاریکی سے بدل گئی اور اندھیرا چھا گیا وہ صورت غائب ہو گئی اور آواز آئی اے عبد القادر تم نے علم و فہم کی وجہ سے (جو احکام الٰہی سے حاصل کیا ہیں) اور اپنے مرتبہ کے ذریعہ مجھ سے نجات پائی ہے (ورنہ) میں اس جگہ ستر بزرگوں اور صوفیوں کو گمراہ کر چکا ہوں ایک بھی سیدھے راستے پر قائم نہ رہ سکا۔ (البلاغ المبین ص ۳۴



Scanned by CamScanner

تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلویؒ)۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک تعجب خیز چیز کو کرامت سمجھ لینا یہ گمراہی کی علامت ہے۔ فتاوی رحیمیہ ص ۲۰ ج سوم۔ درجہ بالا عبارت میرے ہاں البلاغ المبین ص ۱۶۹ میں موجود ہے۔

یہی واقعہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے بیٹے شیخ موسیٰؒ سے فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی ص ۵ مقدمہ میں مولانا عاشق الٰہی میرٹھی صاحبؒ نے ذکر کیا ہے۔

## الامام الشاطبیؒ اور دوسرا واقعہ

صاحب اعتصام علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے ایک قانون وقاعدہ وضع کیا ہے کہ ہر خارق عادت امر جو خلاف شریعت ہو کرامت نہیں ہوسکتا اور شیطان کا لوگوں کو اپنی مکر وفریب میں پھنسانے کا دام وجال ہے۔ جو اہل اللہ پر خفی نہیں رہ سکتا پھر اس کے لئے ابومیسرۃ مالکی اور حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہما اللہ کے واقعے ذکر کئے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں

والثالث: ان مخالفة الخوارق للشريعة دليل على بطلا نها فى نفسها و ذلك انها قد تكون فى ظواهر ها كالكرامات و ليست كذلك بل اعمالا من اعمال الشيطان كما حكى عياض عن الفقيه ابى ميسرة المالكى انه كان ليلة بمحرابه يصلى و يتضرع و قد و جد رقة فاذا المحراب قد انشق و خرج منه نور عظيم ثم بداله و جه كالقمر و قال له تملأ من وجهى يا ابا ميسرة فانا ربك الاعلى فبشق فيه و قال له: اذهب يا لعين عليك لعنة الله. الموافقات فى اصول الشريعة ص ۳۶۸.

تیسرا یہ ہے کہ شریعت کی مخالف خرق عادات خود بخود اس کے باطل ہونے کی دلیل ہے اور یہ اس طرح ہے کہ کبھی یہ خوارق ظاہر میں کرامات جیسے ہوں گے اور (حقیقت میں) کرامات نہیں ہوں گے بلکہ شیطان کی اعمال میں سے اعمال ہوں گے جیسا کہ حضرت عیاض رحمہ





اللہ نے فقیہ ابومیسرہ مالکی رحمہ اللہ سے حکایت کی ہے کہ یہ ایک رات اپنی عبادت گاہ میں نماز اور دعا اور تضرع میں مشغول تھا اور بے شک کمزوری محسوس کی سو نا گہاں محراب میں شگاف پڑ گیا اور اس سے ایک بڑی روشنی نمودار ہوئی پھر اس سے آپ کو چاند جیسا چہرہ ظاہر ہوا اور اس (ابومیسرہؒ) سے کہنے لگا اے ابومیسرہ میرے چہرے سے آنکھیں بھر دو سو میں آپ کا رب اعلیٰ ہوں پس ابومیسرہ رحمہ اللہ نے اس پر تھوک ماری اور اس کو کہا دور ہو جا اے معلون تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

امام ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن الحسن بن منصور الطبری اللالکائی رحمہ اللہ نے یہی عبارت اور واقعہ علامہ شاطبیؒ سے نقل کیا ہے دیکھئے کرامات اولیاء اللہ ص ۴۰، ۴۱ اسی طرح علامہ ابوالفداء عبد الرقیب بن علی بن حسن الابی رحمہ اللہ نے بھی یہی عبارت اور یہ واقعہ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ کے فتاوی سے نقل کیا ہے دیکھئے۔ مقدمۃ کرامات الاولیاء ص ۱۶۔

## علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاریؒ لکھتے ہیں

آپ نے شیطان کا پیروں کو گمراہ کرنے کے بارے میں اپنے شیخ کا یوں کلام ذکر کیا ہے۔

و سمعت شيخنا الامام ابا محمد عبد المعطى بثغر الاسكندرية يقول: ان شيطانا يقال له البيضاوى يتمثل للفقراء المواصلين فى الصيام فاذا استحكم منهم الجوع و اضرباد مغتهم يكشف لهم عن ضياء و نور حتى يملاء عليهم البيوت فيظنون انهم قد و صلوا و ان ذلك من الله و ليس كما ظنوا.

تفسير القرطبى ص ۱۰/۴۲۲.

اور میں نے اپنے شیخ امام ابومحمد عبدالمعطی سے اسکندریہ کی سرحد پر کہتے ہوئے سنا کہ ایک شیطان ہے جس کو بیضاوی کہا جاتا ہے جو ان صوفیاء کو جو روزوں میں وصال کرتے ہیں سو جب ان کی بھوک کو شدید مضبوط کر دے اور ان کے دماغ کو نقصان پہنچائے تو ان کو اجالے



Scanned by CamScanner

اور روشنی کا ظہور کرتا ہے یہاں تک کہ ان کے گھروں کو روشنی سے بھر دیتا ہے پس وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اللہ کو پہنچے ہوئے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حالانکہ ایسا نہیں ہوتا جس طرح وہ گمان کرتے ہیں۔ (بلکہ یہ شیطانی جرتب ہوتا ہے)

امام قرطبیؒ کی عبارت علامہ ابو الفداء عبد الرقیب بن علی بن حسن الابیؒ نے اپنی کتاب کرامات الاولیاء کی مقدمہ میں ذکر کی ہے دیکھئے کرامات الاولیاء ص ۱۸۔

شیخ احمد رومی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

ان لوگوں کے سوا جن کا ذکر ہوا ایک اور شخص تھا جس کو اس کا مددگار شیطان شب عرفہ کو عرفات پہنچا دیتا تھا لیکن وہ حج شرعی جس کا حکم خدا اور رسول نے دیا ہے ادا نہ کرتا تھا کیونکہ نہ تو وہ میقات سے احرام باندھتا تھا اور نہ لبیک کہتا تھا اور نہ مزدلفہ میں ٹھہرتا تھا نہ بیت اللہ کا طواف کرتا تھا اور نہ مابین صفا و مروہ دوڑتا تھا نہ رمی جمار کرتا تھا بلکہ تھوڑا سا توقف کر کے اسی رات کو واپس آجاتا تھا اس کی حالت بعینہ ایسی تھی جیسے کوئی شخص جمعہ میں حاضر ہو لیکن بلا وضو نماز پڑھے۔

## ﴿شیطان کے گمراہ کرنے کا ایک طریقہ﴾

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو مخلوق سے فریاد کرتے ہیں خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ مسلمان ہو یا کافر اس سے شیطان کو موقع ملتا ہے اور وہ اس شخص کی صورت بن کر آتا ہے اور مستغیث کی ضرورت پوری کر دیتا ہے۔ جاہل مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ وہی ہے جس سے فریاد کی تھی حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں ہے بلکہ وہ شیطان ہے جو حتی الامکان گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا ہی رہتا ہے اب اس نے موقع پا کر گمراہ کر دیا کیونکہ جب وہ انسان کی اس کے مقصد میں مدد کرتا ہے تو نفع سے بدرجہا زیادہ نقصان پہنچاتا ہے کیونکہ جو شخص اسلام کی طرف منسوب





ہو کر ایسے مانے ہوئے پیروں سے جن سے اس نے حسن اعتقاد کیا ہے فریاد کرتا ہے تو شیطان اسی شیخ کی صورت میں آتا ہے کیونکہ شیطان بسا اوقات صلحاء کی صورت بن کر آجاتا ہے۔

مجالس الابرار ص ۵۷، ۵۸

آگے چل کر آپ یوں لکھتے ہیں:

اور یہی وجہ ہے کہ جب ان کی یہ حالت بہت ترقی کر جاتی ہے تو ان پر شیطان نازل ہوتا ہے اور کسی کی منہ سے بولتا ہے اور کسی کو ہوا میں معلق اٹھا لیتا ہے۔ اور جہلاء اس کو اولیاء کی کرامت کہتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ محض شیطانی ڈھکوسلے ہیں۔

اسی لئے اگر اس وقت اس جگہ وہ آیتیں پڑھی جائیں جن سے شیطان بھاگتا ہے مثلاً آیۃ الکرسی وغیرہ تو شیطان بھاگتا ہے اور وہ شخص گر پڑتا ہے چنانچہ چند لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا ہے کیونکہ توحید شیطان کو بھگا دیتا ہے چنانچہ ایک شخص کا قصہ ہے کہ اسی طرح ہوا میں معلق ہو رہا تھا۔ اتفاقیہ اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا کہنا تھا کہ فوراً گر پڑا۔

## ﴿خوارق کے بارے میں اہل اللہ کا طریقہ﴾

نظر برآن خوارق سے چونکہ اکثر آدمی کا درجہ گر جاتا ہے۔ اس لئے اکثر بزرگ اس سے بھاگتے ہیں اور اللہ سے اس طرح استغفار و توبہ کرتے ہیں جس طرح گناہوں سے توبہ و استغفار کی جاتی ہے اور اگر بعضوں کو ایسی حالت پیش آتی تھی تو دعا کرتے تھے کہ خداوندا! اس کو سلب کر لے۔ اور تمام مشائخ اپنے مریدین سالکین کو اس طرف توجہ کرنے سے غایت درجہ نفرت دلاتے تھے۔ کیونکہ جو سالک کشف اور کرامات کا طالب ہوتا ہے وہی شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ لھذا سالک کو لازم ہے کہ اس خواہش سے اپنے نفس کو روکے اس لئے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ اگر یہ حالت بلا خواہش ہو جب بھی



Scanned by CamScanner

استدراج کا اندیشہ ہے۔

اور اسی وجہ سے بعض بزرگوں نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر کسی سالک کا گزر کسی باغ میں ہوا اور اس باغ کے درختوں کے پرند فصیح زبان سے السلام علیک یا ولی اللہ کہیں اور وہ اس کو مکر نہ سمجھے تو بیشک وہ اس دھوکے میں آ گیا اور اس کو خبر نہیں۔

بزرگوں کی یہ نظرت اس وقت ہے جبکہ وہ اس حالت کو کرامت جانتے ہوں چہ جائیکہ اس حالت کا شیطانی اثر ہونا یقینی طور سے معلوم ہو جائے لیکن بہتیرے لوگ یہ نہ سمجھ کر کہ وہ جن اور شیطان کی جانب سے ہے اس کو بزرگوں کی کرامتیں سمجھ کر فتنے میں پھنستے اور خسارہ اٹھاتے ہیں۔

مجالس الابرار ص ۵۹۔

قارئین کرام علامہ شیخ احمد رومیؒ کا بیان صد بار قابل سوچ وفکر ہے اور محتاط رہنے کے لئے بہترین اکسیر ہے۔ یہ تو بقید زندگی خرق عادات کا مقام ہے کہ کرامت ہوگی یا مکر وفریب اور جال ابلیس لعین؟ فماظنک بخرق العادات بعد الموت؟ ہاں الحمد للہ نہ ہم آثار کرامت بعد الموت کے منکر ہیں اور نہ قبل الموت صدور کرامات سے انکاری ہیں جس کی خوب تفصیل گزر چکی ہے۔ قارئین کرام کچھ دیگر کرامات ذکر کرتا ہوں تا کہ ضدی عنادی الی الابد خاموش رہ جائے اور کچھ کہنے کی جرأت نہ کر سکے۔

الا الذین ظلموا.

## ﴿حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی الله عنهما. قال. جاء ابو بکر بضیف له او بأضیاف له فامسی عند النبی صلی الله علیه وسلم فلما جاء قالت له امی احتبست عن ضیفك او عن اضیافك اللیلة قال ما عشیتهم فقالت عرضنا علیه





او علیهم فابوا او فابی فغضب ابوبکر و سب و جدع و حلف لا یطعمه فاختبأت انا فقال یا غنثر فحلفت المرأة لا تطعمه حتی یطعمه فحلف الضیف او الا ضیاف ان لا یطعمه او یطعموه حتی یطعمه فقال ابوبکر کان هذه من الشیطان فدعا بالطعام فاکل و اکلوا فجعلو الا یرفعون لقمة الا ربا من اسفلها اکثر منها فقال یا اخت بنی فراس ماهذا فقالت وقرة عینی انها الآن لا کثر قبل ان نأکل فاکلوا و بعث بها الی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر انه اکل منها.

بخاری ص ۲/۹۰۷، ۱/۸۴، ۱/۸۵، ۱/۵۰۶ مسلم ص ۱/۱۸۶، مسند احمد ص ۱/۱۹۷، طبقات الکبری ص ۳/۱۹۴، کرامات الاولیاء، امام لا لکائی صفوة الصفو ص ۱/۲۶۶، موطا الامام مالك ص ۱/۴۵۷.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ایک مہمان یا کئی مہمان لے کر آئے پھر آپ عشاء تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ جب وہ آئے تو میری والدہ نے کہا کہ آج آپ نے اپنے مہمان یا مہمانوں کو کھانے سے روکے رکھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے ان کے لئے کھانا نہیں بھیجا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو ان کے سامنے پیش کیا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور انہوں نے گھر والوں کو برا بھلا کہا اور دکھ کا اظہار کیا اور قسم کھالی کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں چھپ گیا تو آپ نے فرمایا اے نالائق۔ اس کی بیوی نے بھی قسم کھالی کہ اگر ابوبکر نہیں کھائیں گے تو وہ بھی نہیں کھائیں گی تو مہمان نے یا مہمانوں نے قسم کھالی کہ وہ نہیں کھائے گا یا نہیں کھائیں گے جب تک وہ نہیں کھائیں گے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ نے فرمایا کہ یہ شیطانی کام تھا پھر آپ نے کھانا منگوایا اور خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھایا۔ اس کھانے میں یہ برکت ہوئی کہ یہ لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے



Scanned by CamScanner

تھے تو نیچے سے کھانے میں اضافہ ہوتا جاتا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا کیفیت ہے انہوں نے کہا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اب یہ اس سے زیادہ کھانا ہے جب ہم نے کھانا کھایا بھی نہیں تھا پھر سب نے کھایا اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کھانے میں سے کھایا۔

## ﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

عن ابی عمر رضی الله عنهما ان عمر بعث جيشا وامر عليهم رجلا يدعى سارية فبينما عمر يخطب فجعل يصيح يا سارية الجبل فقدم رسول من الجيش فقال يا امير المؤمنين لقينا عدونا فهزمونا فاذا بصائح يصيح يا سارية الجبل فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله تعالىٰ.

مشكوٰة ص ٥٤٦ / ٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر نہاوند کی طرف بھیجا اور اس پر حضرت ساریہ بن زنیم کو مقرر کیا ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگہاں آپ نے بلند آواز سے کہا اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جا۔ اس واقعہ کے چند روز بعد لشکر سے ایک قاصد آیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا امیر المؤمنین! ہمارے دشمن نے ہم پر حملہ کیا اور ہم کو شکست دی۔ ناگہاں ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ چنانچہ ہم نے پہاڑ کو اپنی پشت پناہ قرار دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دی۔





## ﴿حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

حافظ الدنیا علامہ ذھبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وصح من وجوه ان عثمان رضى الله عنه قرأ القرآن كله فى ركعة.

سير اعلام النبلاء ص ١٥٧ ، سيرة الخلفاء الراشدين

اور بہت سے وجوہ سے یہ صحیح ثابت ہے کہ بے شک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سارا قرآن کریم ایک ہی رکعت میں ختم کیا کرتے تھے۔ یہی بات علامہ ابن سعد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الطبقات الکبری ۳/ ۷۵ اور ابونعیم اصفہانیؒ نے حلیۃ الاولیاء ص ۹۴، ۹۵ میں ذکر کی ہے۔

تمام قرآن کریم کو ایک رکعت میں ختم کرنا یہ کرامت حضرت تمیم داری رضی اللہ سے بھی منقول ہے دیکھئے الکمال فی اسماء الرجال (شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ) ص ۵۸۸ اور سیر اعلام النبلاء، امام ذھبی رحمہ اللہ ص ۴۴۵ ج ۲۔

## ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

عن زيد بن وهب الجهنى انه كان فى الجيش الذى كانوا مع على رضى الله تعالىٰ عنه الذين صاروا الى الخوارج فقال على رضى الله تعالىٰ عنه ايها الناس انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم من امتى يقرءون القرآن ليس قراءتكم الى قراءتهم بشئى ولا صلوتكم الى صلوتهم بشئى ولا صيامكم الى صيامهم بشئى يقرءون القرآن يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلوتهم تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضى لهم على لسان نبيهم لا تكلوا عن العمل و اية ذلك ان فيهم رجلا لعله قال له عضد ليس له ذراع على رأس عضده مثل



Scanned by CamScanner

حلمة الندى عليه شعرات بيض فتذهبون الى معاوية و اهل الشام و تتركون هولاء يخلفونكم فى ذراريكم و اموالكم والله انى لا رجوا ان يكونوا هولاء القوم فانهم سفكوا الدم الحرام واغاروا فى سرح الناس فسيروا على اسم الله قال سلمة بن كهيل فنزلنى زيد بن وهب منزلا حتى قال مررنا على قنطرة فلما التقينا و على الخوارج يومئذ عبد الله بن وهب الراسبى فقال لهم القوا الرماح و سلوا سيوفكم من جفونها فانى اخاف ان يناشدوكم كما ناشدوكم يوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم و سلوا السيوف و شجرهم الناس برماحهم قال و قتل بعضهم على بعض وما اصيب من الناس يومئذ الا رجلان فقال على رضى الله تعالىٰ عنه التمسوا فيهم المخدج فالتمسوه فلم يجدوا فقال على رضى الله تعالىٰ عنه حتى اتى ناساقد قتل بعضهم على بعض فقال اخروهم فوجدوه مما يلى الارض فكبر ثم قال صدق الله و بلغ رسوله قال فقام اليه عبيدة السلمانى فقال يا امير المؤمنين الله الذى لا اله الا هو لسمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اى والله الذى لا اله الا هو حتى استحلفه ثلاثا وهو يحلف له.

مسلم ص ۱/۳۴۳، ابو داؤد ص ۲/۳۰۸، ص ۲/۳۰۹، مسند احمد ص ۱/۸۸، ۱/۹۵، ۱/۱۰۸، ۱/۱۲۱، ۱/۱۱۳، ۱/۱۱۲، ۱/۱۳۹، ۱/۱۴۱، ۱/۱۴۴، ۴۷، ۱/۱، ۱/۱۵۱، ۱/۱۵۵، ۱۶۰

حضرت زید بن وھب جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اس لشکر میں شریک تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں خوارج سے جنگ کے لئے چلا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک قوم میری امت سے نکلے گی وہ قرآن کریم اس طرح پڑھیں گے کہ تم ان کی قرأت سے مقابلہ نہ کرسکو





گے اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کا مقابلہ کرسکے گی اور نہ تمہارے روزے ان کے روزوں جیسے ہوں گے وہ قرآن کریم پڑھتے ہوئے گمان کریں گے کہ وہ ان کے لئے مفید ہے حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا اور ان کی نماز ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گی۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ ان سے قتال کرنے والے لشکر کو اگر یہ معلوم ہو جائے جو ان کے لئے نبی کریم ﷺ کی زبانی ان کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے تو وہ اسی عمل پر بھروسہ کرلیں اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کے بازو کی بانہہ نہ ہوگی اور اس کے بازو کی نوک عورت کے پستان کی طرح لوتھڑا ہوگی۔ اس پر سفید بال ہوں گے۔ فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام پر مقابلہ کے لئے جاتے ہوئے اور ان کو چھوڑ جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولادوں اور تمہارے اموال کو نقصان پہنچائیں۔ اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حرام خون بہایا اور ان کے مویشی وغیرہ لوٹ لئے۔ تم اور لوگوں کو چھوڑو اور ان کی طرف اللہ تعالیٰ کا نام لیکر چلو۔ سلمہ بن کھیل کہتے ہیں پھر مجھے زید بن وھب نے ایک منزل کے متعلق بیان کیا یہاں تک کہ ہم ایک پل سے گزرے اور جب ہمارا خوارج سے مقابلہ ہوا تو عبداللہ بن وہب راسبی ان کا سردار تھا اس نے اپنے لشکر سے کہا تیر پھینک دو اور اپنی تلواریں میانوں سے کھینچ لو۔ میں خوف کرتا ہوں کہ تمہارے ساتھ وہی معاملہ نہ ہو جو تمہارے ساتھ حروراء کے دن ہوا تھا۔ وہ تو لوٹے اور انہوں نے نیزوں کو دور پھینک دیا اور تلواروں کو میان سے نکالا۔ لوگوں نے ان سے نیزوں کے ساتھ مقابلہ کیا اور یہ ایک دوسرے پر قتل کئے گئے ہم میں صرف دو آدمی قتل کئے گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ان میں سے ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو تلاش کرنے پر نہ ملا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ان لوگوں پر آئے جو ایک



Scanned by CamScanner

دوسرے پر قتل ہو چکے تھے آپ نے فرمایا کہ ان کو ہٹاؤ پھر اس کو زمین کے ساتھ ملا ہوا پایا آپ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچایا۔ تو پھر عبیدہ سلمانی نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ آپ نے خود نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث سنی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی یہاں تک کہ عبیدہ نے تین بار قسم کا مطالبہ کیا اور آپ نے تین بار ہی اس کے لئے قسم کھائی۔

## ﴿حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی کرامت﴾

عن انس رضی الله عنه ان اسید بن حضیر و عباد بن بشر رضی الله عنهما تحدثا عند النبی صلی الله علیه وسلم فی حاجة لهما حتی ذهب من اللیل ساعة فی لیلة شدیدة الظلمة ثم خرجا من عند رسول الله صلی الله علیه وسلم بفلقان و بید کل واحد منهما عصیة فاضائت عصا احدهما لهما حتی مشیا فی ضوء ها حتی اذا افترقت بهما الطریق اضاءت للآخر عصاه فمشی کل واحد منهما فی ضوء عصاه حتی بلغ اهله

بخاری ص ۵۳۴/۱، ۵۳۷/۱، مسند احمد ص ۱۳۸/۳، ۱۹۰/۳، ۲۷۲/۳، ۳/۲۷۲، مشکوٰۃ ص ۵۴۴۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما ایک روز بڑی رات تک اپنی کی حاجت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے یہ رات نہایت تاریک تھی۔ پھر دونوں اپنے گھروں کو روانہ ہوئے دونوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی اور پھر دونوں کو راستہ صاف نظر آنے لگا۔ پھر جب دونوں کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہوا تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی اور ہر شخص اپنی لاٹھی کی روشنی میں اپنے گھر کو پہنچ گیا۔





## ﴿حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

عن محمد بن المنکدران سفینة مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم اخطا الجیش بارض الروم او اسر فانطلق هار با یلتمس الجیش فاذا هو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم کان من امری کیت و کیت فاقبل الاسد له بصبصة حتی قام الی جنبه کلما سمع صوتا اهوی الیه ثم اقبل یمشی الی جنبه حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد.

مشکوٰۃ ص ۵۴۵، مستدرک ص ۷۰۲/۳، المصنف لعبد الرزاق ص ۱۲۷/۱۱، سیر الاعلام النبلاء ص ۱۷۳/۳، اسد الغابۃ ص ۳۲۵/۲، حلیۃ الاولیاء ص ۴۵۲/۱، تہذیب الکمال ص ۲۷۹/۴۔

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام سفینہ رضی اللہ عنہ رومی زمین میں لشکر کا راستہ بھول گئے یا قید کر لئے گئے پھر وہ کافروں کے ہاتھوں سے چھوٹ کر لشکر کو تلاش کرتے ہوئے بھاگے۔ اچانک ان کا سامنا ایک شیر سے ہو گیا انہوں نے شیر سے کہا اے ابو حارث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں اور میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ یعنی میں راستہ بھول گیا ہوں یا کافروں نے مجھ کو گرفتار کر لیا تھا شیر دم ہلاتے ہوئے آگے بڑھا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہوا جب شیر کوئی خوفناک آواز سنتا فوراً اس طرف متوجہ ہو جاتا (یعنی اس کے ضرر کو دفع کرنے کے لئے) اور پھر واپس آ جاتا اور حضرت سفینہ کے پہلو میں ان کے ساتھ ساتھ چلتا یہاں تک کہ حضرت سفینہ اپنے لشکر میں پہنچ گئے اور شیر واپس چلا گیا۔

## ﴿حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

عن سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد و معه رجلان یقاتلان عنه علیهما ثیاب بیض کاشد القتال ما



Scanned by CamScanner

رأيتهما قبل ولا بعد.

بخاری ص ۲/۵۸۰، ص ۲/۸۶۶ . مسلم ص ۲/۲۵۲ ، البداية والنهاية ص ۴/۲۸ .

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو آدمی اور دیکھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی بے دردی سے لڑ رہے تھے ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے میں نے انہیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔ مسلم شریف کی روایت میں صراحت ہے کہ یہ جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔

## ﴿حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

عن عروة بن الزبير رحمه الله ان سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضى الله عنه خاصمته اروى بنت اوس الى مروان بن الحكم و ادعت انه اخذ شيئا من ارضها فقال سعيد انا كنت اخذ من ارضها شيئا بعد الذى سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال و ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقه الله الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسألك بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم ان كانت كاذبة فاعم بصرها واقتلها فى ارضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها و بينها هى تمشى فى ارضها اذ وقعت فى حفرة فماتت.

بخاری ص ۱/۴۵۴، مسلم ص ۳۳ ج ۲، ریاض الصالحین ص ۵۶۵، مشکوٰۃ ص ۵۴۶، حلية الاولياء ص ۱/۱۳۹، ۱/۱۴۰، اسد الغابة ص ۲/۳۰۷، سير اعلام النبلاء ص ۱/۱۳۷، تهذيب الكمال ص ۴/۱۴۳، تهذيب التهذيب ص ۴/۳۴ .

حضرت عروہ بن الزبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ اور اروی اوس کی بیٹی کے درمیان ایک زمین پر جھگڑا ہوا اور اروی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو





مروان بن حکم کے پاس لے گئی۔ جو اس وقت حاکم مدینہ تھا۔ اور اروی نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری زمین کا کچھ حصہ دبا لیا ہے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اس دعویٰ کو سنکر کہا۔ کیا میں اس کی زمین کا کوئی ٹکڑا زبردستی لے سکتا ہوں جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعید سن لی ہے۔ مروان نے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک بالشت بھر زمین بھی زبردستی کسی سے لے گا اس زمین کے ساتوں طبقے قیامت کے دن اس کے گلے میں طوق کے مانند پڑے ہوں گے۔ مروان نے یہ سن کر کہا اس دلیل کے بعد میں تجھ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا اے اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کو اسی زمین میں موت دے (جس کے بارے میں جھگڑا کرتی ہے) حضرت عروہ کہتے ہیں کہ وہ عورت مرنے سے پہلے اندھی ہوگئی اور ایک دن اسی زمین متنازعہ میں جا رہی تھی کہ ایک گہرے گڑھے میں گر گئی اور مر گئی۔ مسلم کی ایک روایت میں یوں الفاظ آتے ہیں۔

قال فرأيتها عمياء تلتمس الجدر تقول اصابتنى دعوة سعيد بن زيد فبينما هى تمشى فى الدار مرت على بئر فى الدار فوقعت فيها فكانت قبرها.

مسلم ص ۲/۳۳۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسے اندھی اور دیواروں کو ٹٹولتی دیکھا اور یہ کہتی تھی کہ مجھے سعید بن زید کی بد دعا لگی ہے۔ اور اسی دوران کہ وہ گھر میں چل رہی تھی گھر میں کنوئیں کے پاس سے گزری تو اس میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بن گئی یعنی دیگر علیحدہ قبر اس کے لئے نہیں بنائی گئی۔



Scanned by CamScanner

## ﴿حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

عن ابی خلدة قال قلت لابی العالیة سمع انس رضی الله من النبی صلی الله علیه وسلم قال خدمه عشر سنین و دعا له النبی صلی الله علیه وسلم و کان له بستان یحمل فی کل سنة الفاکهة مرتین و کان فیها ریحان یجی منه ریح المسك.

ترمذی ص ۲۲۳/۲، مشکوۃ ص ۵۴۵، سیر اعلام النبلاء ص ۴۰۰/۳، تہذیب الکمال ص ۵۷۶/۱۔

حضرت خلدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سنی ہیں ابو العالیہ نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی تھی (جیسا کہ ایک حدیث میں یوں آتا ہے اللھم اکثر ماله وولده و بارك له فیما اعطیته) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جس میں ہر سال کے اندر دو دفعہ پھل آتے تھے اور اس باغ میں پھولوں کے درخت تھے جن کے پھولوں میں مشک کی خوشبو آتی تھی۔

## ﴿تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کی کرامت﴾

عن جابر رضی الله عنه قال بعثنا رسول الله صلی الله لعیه وسلم وامر علینا ابا عبیدة رضی الله عنه نتلقی عیر القریش و زودنا جرابا من تمر لم یجد لنا غیره فکان ابو عبیدة یعطینا تمرة تمرة قال فقلت کیف کنتم تصنعون بها قال نمصها کما یمص الصبی ثم نشرب علیها من الماء فتکفینا یومنا الی اللیل و کنا نضرب بعصینا الخبط ثم نبله بالماء فناکلة قال و انطلقنا علی ساحل البحر فرفع لنا علی ساحل البحر کهیئة الکثیب الضخم فاتیناه فاذا هی دابة تدعیٰ





العنبر قال قال ابو عبیدة میتة ثم قال لا بل نحن رسل رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی سبیل و قد اضطررتم فکلوا قال فاقمنا علیه شهرا و نحن ثلاث مائة حتی سمنا قال و لقد رأیتنا نغترف من وقب عینه بالقلال الدهن و نقتطع منه القدر کالثورا و کقدر الثور فلقد اخذ منا ابو عبیدة ثلاثة عشر رجلا فاقعدهم فی وقب عینه و اخذ ضلعا من اضلاعه فا قامها ثم رحل اعظم بعیر معنا فمر من تحتها فتزودنا من لحمه و شایق فلما قدمنا المدینة اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرنا ذلك له فقال هو رزق اخرجه الله لکم فهل معکم من لحمه شئی فتطعمونا قال فارسلنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم منه فاکله.

بخاری ص ۲/۲۶۵، ۲/۶۲۶، ۲/۸۲۶، مسلم ص ۲/۱۴۷، ص ۲/۱۴۸، نسائی ص ۲/۲۰۰، مسند احمد ص ۳/۳۰۹، ص ۳/۳۱۱، ریاض الصالحین. ۲۵۸، ۲۶۰

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قریش کے قافلہ سے ملنے کے لیے بھیجا اور کھجوروں کی ایک بوری بطور زاد راہ کے ہمیں دے دی اور اس کے علاوہ ہمیں کچھ اور نہیں دیا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور روزانہ دیا کرتے تھے۔۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم ایک کھجور سے کیا کرتے تھے اس نے کہا کہ ہم اس کھجور کو بچے کی طرح چوستے تھے پھر ہم اس پر پانی پی لیتے تھے اور وہ کھجور ہمیں رات تک کافی ہو جاتی تھی اور ہم لاٹھیوں سے درختوں کے پتے جھاڑ کر پانی میں بھگو کر بھی کھاتے تھے اور ہم سمندر کے ساحل پر چلے جاتے تھے۔ تو اتفاق سے سمندر کی ساحلی ریت پر ایک بڑے ٹیلے کی طرح پڑی ہوئی ایک چیز ہمیں دکھائی دی ہم اس کے پاس آئے تو دیکھا کہ ایک جانور ہے جسے عنبر پکارا جاتا ہے راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ مردار ہے پھر فرمانے لگے نہیں بلکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے



Scanned by CamScanner

ہوئے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہیں۔ اور ہم بھوک کی وجہ سے مجبور و بے قرار ہو گئے ہیں تو تم اسے کھالو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس جگہ پر ایک مہینے ٹھہرے رہے اور ہم تین سو کی تعداد میں تھے ہم یہاں تک کھاتے کہ کھاتے کھاتے ہم موٹے ہو گئے۔ اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہم نے اس جانور کی آنکھ کے حلقے میں سے مشکوں سے بھر بھر کر چربی نکالتے اور ہم اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ الغرض حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لے کر سب کو اس جانور کی آنکھ کے حلقہ کے اندر بٹھا دیا اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کو اٹھا کر کھڑا کیا پھر ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے ان میں سے سب سے بڑے اونٹ پر کجاوا کسا تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا اور اس گوشت کو ابال کر ہم نے اپنا زادراہ تیار کر لیا تو جب ہم مدینہ واپس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے تو یہ سارا ماجرا ہم نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا تھا۔ تو کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ اگر ہے تو وہ ہمیں بھی کھلاؤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس گوشت میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا۔

## ﴿حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

عن عمرو بن ابی سفیان بن اسد بن جارية الثقفي... قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة رهط سرية عينا و امر عليهم عاصم بن ثابت الانصاری... فنزل اليهم ثلاثة نفر بالعهد والميثاق معهم خبيب الانصاری و ابن الدثنة ورجل آخر فلما استمكنوا منهم اطلقوا اوتار قسيهم فاوثقوهم فقال الرجل الثالث هذا اول الغدر والله لا اصحبكم ان فی هولاء لا سوة يريد القتلیٰ





فجروه و عالجوه على ان يصحبهم فابى فقتلوه فانطلقوا بخبيب و ابن الدثنة حتى باعوهما بمكة بعد وقيعة بدر فاتباع خبيبا بنو الحارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف و كان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم اسيرا فاخبرنى عبيد الله بن عياض ان بنت الحارث اخبرته انهم حين اجتمعوا استعار منها موسى يستحد بها فاعارته فاخذا بنا لى و انا غافلة حتى اتاه قالت فوجدته مجلسه على فخذه والموسىٰ بيده ففزعت فزعة عرفها خبيب فى وجهى فقال اتخشين ان اقتله ما كنت لا فعل ذلك والله ما رايت اسيرا اقط خيرا من خبيب فو الله لقد وجدته يوما يأكل من قطف عنب فى يده و انه لموثق فى الحديد وما بمكة من ثمر و كانت تقول انه لرزق من الله رزقه خبيبا فلما خرجوا من الحرم ليقتلوه فى الحل قال لهم خبيب ذرونى اركع ركعتين ثم قال لو لا ان تظنوا ان ما بى جزع لطولتها اللهم احصهم عددا.

ما ابا لى حين اقتل مسلما. على اى جنب كان لله مصرعى.

و ذلك فى ذات الا له و ان يشأ يبارك على اوصال شلو ممزع.

فقتله ابن الحارث فكان خبيب هو سن الركعتين لكل امرئ مسلم قتل صبرا.

بخاری ص ۱/۴۲۸، ۲/۵۶۸، ص ۲/۵۶۹، ۲/۵۸۵، ۲/۵۸۶، مسند احمد ص ۲/۲۹۴، ص ۲/۳۱۰، ۲/۳۱۱، حلية الاولياء ص ۱/۱۵۶، الطبقات الكبرى ص ۳۰۱، ۸/۳۰۲، اسد الغابة ص ۲/۱۰۳.... ص ۲/۱۰۵، الاصابة ص ۱/۴۱۸، ۱/۴۱۹، حاشيه سير اعلام النبلاء ص ۱/۲۴۶، ۱/۲۴۷.

حضرت عمرو بن سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی سے روایت ہے۔۔۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کرام کی ایک جماعت جاسوسی کی مہم پر بھیجی اس جماعت کا امیر حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا۔۔۔ پس تین صحابہ کرام ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے۔ یہ حضرت خبیب انصاری، حضرت ابن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی



Scanned by CamScanner

(حضرت عبداللہ بن طارق بلوی رضی اللہ عنھم) تھے۔ جب یہ صحابہ ان کے قابو میں آ گئے تو انہوں نے اپنی تلواروں کے تانت اتار کر ان حضرات کو ان سے باندھ لیا۔ اس تیسرے آدمی (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ بخدا یہ تمہاری پہلی بدعہدی ہے۔ تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا طرز عمل تو انہیں حضرات کا قابل تقلید تھا۔ آپ کی مراد شہداء سے تھی کہ انہوں نے جان دے دی لیکن ان کی پناہ میں آنا پسند نہ کیا مگر مشرکین انہیں کھینچنے لگے اور زبردستی اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔ جب آپ کسی طرح بھی نہ گئے تو آپ کو بھی شہید کر دیا گیا۔

اب یہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت دثنہ رضی اللہ عنہ کو لے کر چلنے لگے اور ان حضرات کو مکہ میں لے جا کر فروخت کر دیا یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں نے خرید لیا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ہی جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک تو قیدی کی حیثیت سے رہے امام زہری نے کہا ہے کہ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی ہے اور انہیں حارث کی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنھا) نے خبر دی ہے کہ جب لوگ ان کو قتل کرنے کے لئے جمع ہوئے تو اس نے اس سے استرا مانگا موئے زیر ناف مونڈنے کے لئے۔ انہوں نے استرا دے دیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنھا کہتی ہے کہ پھر آپ نے میرے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا۔ جب وہ آپ کے پاس گیا تو میں غافل تھی۔ کہتی ہے کہ پھر جب میں نے اپنے بچے کو آپ کی ران پر بیٹھا ہوا دیکھا اور استرا آپ کے ہاتھ میں تھا تو میں اس سے بری طرح گھبرا گئی کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بھی میرے چہرے سے سمجھ گئے۔ آپ نے فرمایا تمہیں اس کا خوف ہوگا کہ میں اس کو قتل کر ڈالوں۔ میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ خدا گواہ ہے کہ کوئی قیدی میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر کبھی نہیں دیکھا۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک دن دیکھا کہ انگور کا خوشہ آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اس





میں سے کھا رہے ہیں حالانکہ آپ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے۔ اور مکہ میں پھلوں کا کوئی موسم نہیں تھا یہ کہا کرتی تھیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی تھی کہ اللہ تعالیٰ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کھلاتا پلاتا تھا پھر جب مشرکین انہیں حرم سے باہر لائے تا کہ حرم کے حدود سے نکل کر انہیں شہید کریں تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے قتل سے پہلے صرف دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو۔ انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا۔ اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں قتل سے گھبرا رہا ہوں تو میں ان رکعتوں کو اور طویل کرتا۔ (پھر فرمایا) اے اللہ! ان میں سے ایک ایک کو ختم کر دے اور (پھر بد دعا کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے۔ جب کہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کسی قسم کی پرواہ نہیں ہے۔ خواہ اللہ کے راستے مجھے کسی پہلو پر بھی پچھاڑا جائے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت دے سکتا ہے۔ ابن الحارث کے بیٹے عقبہ نے آپ کو شہید کر دیا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے ہی ہر مسلمان کے لئے جسے بند کر کے قتل کیا جائے دو رکعتیں نماز قتل ہونے سے پہلے مشروع ہوئی ہیں۔

## ﴿تین اصحاب غار کی کرامت﴾

**عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینما ثلاثة نفر ممن کان قبلکم یمشون اذا اصابهم مطر فاووا الی غار فانطبق علیهم فقال بعضهم لبعض انه والله یا هولاء لا ینجیکم الا الصدق فلیدع کل رجل منکم بما یلم انه صدق فیه فقال واحد منهم اللهم ان کنت تعلم انه کان لی اجیر عمل لی علی فرق من ارز فذهب و ترکه و انی عمدت الی ذلك الفرق فزرعته فصار من امره انی اشتریت منه بقرا و انه اتانی یطلب اجره فقلت له**



Scanned by CamScanner

اعمد الى تلك البقر فسقها فقال لى انما لى عندك فرق من ارز فقلت له اعمد الى تلك البقر فانها من ذلك الفرق فساقها فان كنت تعلم ان فعلت ذلك من خشيتك ففرج عنا فانساخت عنهم الصخرة. فقال الآخر اللهم ان كنت تعلم انه كان لى ابوان شيخان كبير ان فكنت آتيهما كل ليلة بلبن غنم لى فابطأت عليهما ليلة فجئت و قد قدا و اهلى و عيالى يتضاعون من الجوع فكنت لااسقيهم حتى يشرب ابوى فكرهت ان او قظهما و كرهت ان ادعهما فيستكنا لشربتهما فلم ازل انتظر حتى طلع الفجر فان كنت تعلم انى فعلت ذلك من خشيتك ففرج عنا فانساخت عنهم الصخرة حتى نظروا الى السماء فقال الآخر اللهم ان كنت تعلم انه كان لى ابنة عم من احب الناس الى و انى راودتها عن نفسها فابت الا ان ايتها بمائة دينار فطلبتها حتى قدرت فاتيتها بها فدفعتها اليها فامكنتنى من نفسها فلما قعدت بين رجليها فقالت اتق الله و لا تفض الخاتم الابحقه فقمت و تركت المأة دينار فان كنت تعلم انى فعلت ذلك من خشيتك ففرج عنا ففرج الله عنهم فخرجوا.

بخاری ۱/۲۹۴، ۱/۲۹۵، ۱/۳۰۲، ۱/۳۰۳، ۲/۸۸۳، مسلم ص ۲/۳۵۳، مسند احمد ص ۲/۱۱۶، ریاض الصالحین ص ۴۰.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھلے زمانے میں تین آدمی کہیں جارہے تھے کہ راستے میں بارش نے آلیا تینوں نے ایک غار میں پناہ لی لیکن جب وہ اندر گئے تو غار کا منہ (ایک باری پتھر سے) بند ہوگیا اس موقعہ پر ایک نے دوسرے سے کہا کہ خدا کی قسم تمہیں اس مصیبت سے اب صرف سچائی ہی نجات دلا سکتی ہے۔ اب ہر شخص کو اپنے کسی ایسے عمل کا واسطہ لے کر دعا کرنی چاہیے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تھا چنانچہ ایک نے اس





طرح دعا کی اے اللہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا جس نے ایک فرق چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا لیکن وہ شخص چلا گیا اور اپنی مزدوری چھوڑ گیا پھر میں نے اس ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی۔ اس سے اتنا کچھ ہوگیا کہ میں نے اس کی پیداوار سے ایک گائے خرید لی۔ اس کے بعد وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا میں نے کہا یہ گائے کھڑی ہے اسے لے جاؤ اس نے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق چاول تم پر تھا۔ میں نے کہا کہ اس گائے کو لے جاؤ کیونکہ یہ اسی ایک فرق کی ہے آخر وہ گائے کو لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ! اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیری خشیت سے کیا تھا تو غار کا منہ کھول دے چنانچہ چٹان تھوڑی سی ہٹ گئی (جو ان کے اندر جانے کے بعد غار کے منہ پر گر پڑی تھی) پھر دوسرے نے اسی طرح دعا کی کہ اے اللہ! تجھے خوب کہ میرے والدین جب بوڑھے ہو گئے تھے تو میں ان کی خدمت میں روزانہ رات میں اپنی بکریوں کا دودھ پیش کیا کرتا۔ ایک دن اتفاق سے میں دیر سے آیا اور جب آیا تو وہ سو چکے تھے۔ ادھر میری بیوی اور بچے بھوک سے بے چین تھے لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لوں بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا مجھے انہیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہ تھا اس لئے یہی ان کا شام کا کھانا تھا اور اس کے نہ پینے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتے تھے چنانچہ میں ان کا وہی انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام صرف تیرے خوف وخشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی اور اب آسمان نظر آنے لگا۔ پھر آخری شخص نے یوں دعا کی کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میری ایک چچازاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اسے اپنے پاس بلایا لیکن اس نے انکار کیا اور صرف ایک شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو دینار لا کر دے دوں۔ میں نے یہ رقم حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کی اور آخر مجھے مل گئی تو میں اس کے پاس آیا



Scanned by CamScanner

اور رقم اس کے حوالے کر دی اس نے مجھے اپنے اوپر قدرت دے دی۔ جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ چکا تھا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈر و اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑو میں یہ سنتے ہی کھڑا ہو گیا اور سو دینار بھی واپس نہیں لئے۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ عمل تیرے خوف و خشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا یہ مشکل ہم سے دور فرما پس اللہ رب العزت نے ان سے یہ مشکل دور کی اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔

## ایک شخص کی کرامت

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال بينا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا فی سحابة اسق حديقة فلان فتنحی ذلك السحاب فافرغ ماء ه فی حرة فاذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فاذا ارجل قائم فی حديقته يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابة فقال له عبد الله لم سألتنی عن اسمی قال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی هذا ماء ه يقول اسق حديقة فلان لاسمك فما تصنع فيها قال اما اذا قلت هذا فانی انظر الی ما يخرج منها فاتصدق بثلثه واكل انا و عيالی ثلثا وارد فيها ثلثه .

مسلم ص ۲/۳۱۱، مسند احمد ۲/۲۹۶، رياض الصالحين ص ۲۷۷.

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہے آپ نے فرمایا ایک مرتبہ ایک آدمی جنگل میں تھا کہ اس نے بادل میں سے آواز سنی کہ فلاں باغ کو پانی پلاؤ تو پھر ایک بادل ایک طرف چلا اور اس نے ایک پتھریلی زمین پر بارش برسائی اور وہاں نالیوں میں سے ایک نالی بارش کے پانی سے بھر گئی۔ وہ آدمی برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا کہ اچانک اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا اپنے





پھاوڑے سے پانی ادھر ادھر کر رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ والے آدمی سے کہا۔ اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا فلاں۔ باغ والے نے اس سے کہا تو نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا میں نے ان بادلوں میں سے جس سے یہ پانی برسا ہے ایک آواز سنی ہے کہ کوئی تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ اس باغ کو سیراب کر (اے اللہ تعالیٰ کے بندے!) تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا جب تو نے یہ کہا ہے تو سنو میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی حصہ صدقہ خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی اس میں سے میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں جبکہ ایک تہائی میں اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔

### حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی کرامت

فرشتے آپ پر سلام کرتے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

عن مطرف قال قال لی عمران بن حصين رضی الله عنه احد ثك حديثا عسى الله ان ينفعك به ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين حجة و عمرة ثم لم ينه عنه حتى مات ولم ينزل فيه قرآن يحرمه و قد كان يسلم على حتى اكتويت فتركت ثم تركت الكى فعاد.

مسلم ص ۱/۴۰۲ و فی رواية.... انه قد سلم علی. مسلم ص ۱/۴۰۳، سنن الدارمی ص ۵۴۶، مسند احمد ۴/۴۲۷، الطبقات الكبرى ص ۴/۲۸۹، ۴/۲۹۰، سير اعلام النبلاء ص ۲/۵۰۸، ۲/۵۰۹، الاصابة ص ۳/۲۷، تهذيب التهذيب ص ۸/۱۲۶.

حضرت مطرف سے روایت ہے فرمایا کہ مجھے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں گا شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے تجھے نفع دے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ اکٹھا کیا پھر ان سے منع بھی نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے اور نہ ہی اس کی حرمت کے بارے میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اور مجھ پر سلام کیا جاتا تھا (یعنی ملائک سلام کرتے تھے) جب



Scanned by CamScanner

تک کہ میں نے داغ نہیں لگوایا۔ تو جب میں نے داغ لگوایا تو سلام چھوٹ گیا پھر میں نے داغ لینا چھوڑا تو مجھ پر پھر سلام کیا جانے لگا۔

امام ابوزکریا یحیی بن شرف النوویؒ لکھتے ہیں

وكانت الملائكة تسلم عليه فاكتوى فانقطع سلامهم ثم ترك الكى فعاد سلامهم عليه.

نووی شرح مسلم ص ۱/۴۰۲.

فرشتے آپ کو سلام کرتے تھے پس آپ نے داغ لگوایا پس ان کا سلام ختم ہو گیا پھر آپ نے داغ لینا چھوڑ دیا پس ان کا سلام پھر شروع ہونے لگا۔

علامہ محمد بن سعد رحمہ اللہ لکھتے ہیں

مطرف رحمہ اللہ کہتے ہے کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

ان الذى كان انقطع عنى قد رجع يعنى تسليم الملائكة.

الطبقات الكبرى ص ۴/۲۸۹.

کہ جو چیز مجھ سے ختم ہو چکی تھیں وہ پھر واپس ہو چکی ہے یعنی فرشتوں کا سلام کرنا۔

## ﴿حضرت اویس قرنیؒ کی کرامت﴾

عن اسير بن جابر رضى الله عنه قال كان عمر رضى الله عنه اذا اتى عليه امداد اهل اليمن سألهم افيكم اويس بن عامر حتى اتى على اويس فقال انت اويس بن عامر قال نعم قال من بنى مراد ثم من قرن قال نعم قال فكان بك برص فبرأت منه الا موضع درهم قال نعم قال لك والدة قال نعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتى عليكم اويس بن عامر مع امداد اهل اليمن من مراد ثم من قرن كان به برص فبرأ منه الا موضع درهم له والدة هو بها بر لو اقسم





على الله لابره فان استطعت ان يستغفر لك فافعل فاستغفر لى فاستغفر له...

مسلم ص ۲/۳۱۱، مسند احمد ص ۱/۳۸، مشکوۃ ص ۵۸۱، ۵۸۲، کنز العمال ص ۱۲/۳۵، ریاض الصالحین ص ۱۹۷، ۱۹۸۔

حضرت اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی یمن سے کوئی جماعت آتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے پوچھتے کہ کیا تم میں کوئی اویس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ ہے؟ یہاں تک کہ جماعت میں حضرت اویس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ قبیلہ مراد سے اور پھر قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کو برص کی بیماری تھی جو کہ ایک درھم کے علاوہ ساری ٹھیک ہو گئی؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کی والدہ ہیں؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ تمہارے پاس حضرت اویس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ یمن کی ایک جماعت کے ساتھ آئیں گے جو کہ قبیلہ مراد اور علاقہ قرن سے ہوں گے ان کو برص کی بیماری ہو گئی پھر ایک درھم جگہ کے علاوہ صحیح ہوئے ہوں گے۔ ان کی والدہ ہو گی اور وہ اپنی والدہ کے فرمانبردار ہوں گے اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا۔ تو آپ میرے لئے مغفرت کی دعا فرما دیں۔ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے مغفرت کر دی۔

## ﴿ابومسلم الخولانی رحمہ اللہ کی کرامت﴾

عبد الله بن ثوب الخولانى من خولان ببلاد اليمن دعاه الاسود العنسى الى ان يشهد انه رسول الله فقال له اتشهدانى رسول الله ؟ فقال: لا اسمع اشهد ان



Scanned by CamScanner

محمدا رسول الله فاجج له نارا و القاه فيها فلم تضره و انجاه الله منها فكان يشبه بابراهيم الخليل ثم هاجر فوجد رسول الله صلى الله عليه وسلم قد مات فقدم على الصديق فاجلسه بينه و بين عمر و قال له عمر الحمد لله الذى لم يمتنى حتى ارى فى امة محمد من فعل له كما فعل بابراهيم الخليل و قبله بين عينيه...

البدایہ والنہایہ ص ۱۴۹، سیر اعلام النبلاء ص ۸۔۹/۴، تھذیب التھذیب ص ۱۲/۲۳۶، حلیۃ الاولیاء ص ۱۵۰/۲، ۱۵۱/۲۔

عبداللہ بن ثوب خولانی رحمہ اللہ ملک یمن میں خولان کے ہیں ابوالاسود عنسی (کذاب بے ایمان) نے ان کو دعوت دی کہ وہ گواہی دیں کہ وہ اللہ کا رسول ہیں سوا سے کہا کہ کیا آپ یہ گواہی کرتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ پس آپ نے فرمایا کہ میں سنتا نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تو عنسی نے ان کے لئے آگ بھڑکائی اور ان کو اس آگ میں ڈالا پس آگ نے ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے نجات دلائی پس آپ حضرت ابراھیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشابہ بن گئے (کہ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے نجات دلائی پھر آپ نے (مدینے) کو ہجرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پایا تو آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آئے تو آپ نے ان کو اپنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الحمدللہ جس نے مجھ پر موت طاری نہیں کی یہاں تک کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں وہی شخصیت دکھائی جن کے لئے وہی کچھ کیا گیا جو حضرت ابراھیم خلیل الرحمٰن کے لئے کیا گیا تھا (یعنی آگ کا بھڑکانا اور اس میں پھینکنا) اور ان کو دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

یہ حضرت ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کی کرامت تھی کہ آگ میں ڈالنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے





آپ کو صحیح سلامت رکھا گویا کہ آگ کو وہی حکم دیا گیا جو سیدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں دیا گیا تھا کہ

یا نار کونی برداو سلاما... و اراد وابه كيدا فجعلنا هم الاخسرين.

## ﴿حضرت جریج رحمہ اللہ تعالیٰ کی کرامت﴾

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نادت امرأة ابنها وهو فى صومعته قالت يا جريج قال اللهم امى و صلاتى فقالت يا جريج قال اللهم امى و صلاتى قالت يا جريج قال اللهم امى و صلاتى قالت اللهم لا يموت جريج حتى ينظر فى وجوه الميا ميس و كانت تأوى الى صومعته راعية ترعى الغنيم فولدت فقيل لها ممن هذا الولد قالت من جريج نزل من صومعته . قال جريج اين هذه التى تزعم ان ولدها لى قال يا بابوس من ابوك ؟ قال راعى الغنم.

بخاری ص ۱۶۱/۱، ۱/۳۳۷، ۱/۴۸۹، مسلم ص ۲/۳۱۳، مسند احمد ۲/۳۰۷، ۲/۳۸۵، ۲/۴۳۳، ۲/۴۳۴، ریاض الصالحین ۱۵۵.

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک خاتون نے اپنے بیٹے کو پکارا اس وقت وہ عبادت خانے میں تھے ماں نے پکارا کہ اے جریج: جریج دل میں کہنے لگے کہ اے اللہ! میری ماں ہے اور میری نماز ہے۔ ماں نے پھر پکارا اے جریج: وہ اب بھی یہی سوچ جا رہے تھے کہ اے اللہ! میری ماں ہے اور میری نماز۔ ماں نے پھر پکارا اے جریج! جریج یہ سوچ جا رہے تھے کہ اے اللہ! میری ماں ہے اور میری نماز۔ ماں کے منہ سے بددعا نکل گئی کہ اے اللہ! جریج کو موت نہ آئے جب تک کہ وہ ایک زانیہ کا چہرہ نہ دیکھ لے! جریج کی عبادت گاہ کے قریب ایک چرانے والی آیا کرتی



Scanned by CamScanner

تھی۔ وہ بکریاں چراتی تھی اس سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ کس کا بچہ ہے؟ اس نے کہا کہ جریج کا بچہ ہے۔ وہ ایک مرتبہ عبادت گاہ سے نکلے تھے جریج نے پوچھا کہ وہ عورت کہاں ہے جس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے کہ اس کا بچہ مجھ سے ہے (عورت نے بچے کو لے کر حاضر ہوئی) تو آپ نے بچے سے پوچھا کہ بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ بچے نے بولا کہ ایک بکری چرانے والا۔

یہ حضرت جریج رحمہ اللہ کی کرامت تھی کہ دو تین دنوں کے بچے کو اللہ تعالیٰ نے گویا کیا اور آپ کی عصمت ظاہر ہوئی یہ روایت کافی مختصر ہے طویل روایت بخاری کتاب الانبیاء ص ۴۸۹/۱ اور مسلم کتاب البر والصلۃ ص ۳۱۳/۲ وغیرہ میں ہے۔ میں نے اختصار اختیار کی۔

## ﴿بنی اسرائیل کے ایک آدمی کی کرامت﴾

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه ذكر رجلا من بنی اسرائيل سأل بعض بنی اسرائيل ان يسلفه الف دينار فقال ائتنی بالشهداء اشهدهم فقال كفى بالله شهيدا قال فأتنی بالكفيل قال كفى بالله كفيلا قال صدقت فدفعها اليه الى اجل مسمى فخرج فی البحر فقضى حاجته ثم التمس مركبا يركبها يقدم عليه للاجل الذی اجله فلم يجد مركبا فاخذ خشبة فنقرها فادخل فيها الف دينار و صحيفة منه الى صاحبه ثم زجج موضعها ثم اتى بها الى البحر فقال اللهم انك انت تعلم انی كنت تسلفت فلانا الف دينار فسألنی كفيلا فقلت كفى بالله كفيلا فرضی بك و سألنی شهيدا فقلت كفى بالله شهيدا فرضی بك وانی جهدت ان اجد مركبا ابعث اليه الذی له فلم اقدر وانی استودعكها فرما بها فی البحر حتى و لجت فيه ثم انصرف وهو فی ذلك يلتمس مركبا يخرج الى بلده فخرج الرجل الذی كان اسلفه





ينظر لعل مركبا قد جاء بما له فاذا بالخشبة التی فيها المال فاخذها لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحيفة ثم قدم الذی كان اسلفه فاتى بالالف دينار فقال والله ما زلت جاهدا فی طلب مركب لآتيك بما لك فما وجدت مركبا قبل الذی اتيت فيه قال هل كنت بعثت الى بشئی قال اخبرك انی لم اجد مركبا قبل الذی جئت فيه قال فان الله قد ادى عنك الذی بعثت فی الخشبة فانصرف بالالف الدينار راشدا.

بخاری ص ۳۰۶/۱، مسند احمد ص ۳۴۸/۲، ص ۳۴۹/۲.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا کہ انہوں نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض مانگا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ایسے گواہ لاؤ جنکی گواہی پر مجھے اعتبار ہو۔ قرض مانگنے والے بولے کہ گواہ کی حیثیت سے تو بس صرف اللہ ہی کافی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اچھا کوئی ضامن لاؤ۔ قرض مانگنے والے بولے کہ ضامن کی حیثیت سے بھی بس اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم نے سچی بات کہی۔ چنانچہ ایک متعین مدت تک کے لئے انہیں قرض دے دیا۔ یہ صاحب قرض ایک دریائی سفر پر روانہ ہوئے۔ اور پھر اپنی ضرورت پوری کر کے کسی سواری کشتی وغیرہ کی تلاش کی تا کہ اس سے دریا پار کر کے اس متعینہ مدت تک قرض دینے والے کے پاس پہنچ سکیں جو ان سے طے پائی تھی اور قرض ادا کریں۔ لیکن کوئی سواری نہیں ملی۔ آخر انہوں نے ایک لکڑی لی اور اس میں ایک سوراخ بنایا پھر ایک ہزار دینار اور ایک خط اس میں رکھا۔ اور اس کا منہ بند کر دیا اور اسے دریا پر لے کر آئے پھر کہا اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لئے تھے اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہہ دیا تھا کہ ضامن کی حیثیت سے تو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے تو وہ



Scanned by CamScanner

تجھ پر راضی ہو گیا تھا اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو میں نے کہا کہ گواہ کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور میں نے تو بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے جس کے ذریعہ میں اس کا قرض اس تک پہنچا سکوں لیکن مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لیے اب میں یہ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے وہ لکڑی جس میں رقم تھی دریا میں بہا دی۔ اب وہ دریا میں تھی اور وہ صاحب واپس ہو چکے تھے۔ اگرچہ فکر اب بھی یہی تھا کہ کسی طرح کوئی سواری مل جائے جس کے ذریعہ اپنے شہر جا سکیں۔ دوسری طرف وہ صاحب جنہوں نے قرض دیا تھا اسی تلاش میں آئے کہ ہو سکتا ہے کوئی کشتی ان کا مال لے کر آیا ہو لیکن وہاں انہیں لکڑی ملی۔ لے لی پھر جب اسے چیرا تو اس میں سے دینار نکلے اور خط بھی نکلا پھر وہ شخص جس نے اس سے قرض لیا تھا ایک ہزار دینار لے کر آئے اور کہا کہ بخدا! میں تو برابر اسی کوشش میں رہا کہ کوئی سواری مل جائے۔ تو تمہارے پاس تمہارا مال لے کر پہنچوں لیکن اس دن سے پہلے جب کہ میں یہاں پہنچنے کے لئے سوار ہوا مجھے اپنی کوشش میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی پھر اس دائن نے پوچھا اچھا یہ تو بتاؤ کہ کوئی چیز بھی آپ نے میرے نام بھیجی تھی؟ مدیون نے کہا بتا تو رہا ہوں آپ کو کہ مجھے کوئی سواری اس سواری سے پہلے نہیں ملی جس سے میں آج پہنچا ہوں۔ اس پر قرض دینے والا نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کا وہ قرض ادا کر دیا ہے جسے آپ نے لکڑی میں بھیجا ہے چنانچہ وہ صاحب اپنے ہزار دینار لے کر خوشی سے واپس ہوا۔

## ﴿حضرت خالد بن الولید سیف اللہؓ کی کرامت﴾

عن ابی السفر قال نزل خالد بن الولید الحیرة علی امیر بنی المرازبة فقالوا له احذر السم لا نسقیکه الا عاجم فقال ائتونی به فاخذه بیده ثم اقتحمه و قال بسم الله فلم یضره شیئا.





مسند ابو یعلی ص ۶/۱۸۱، مجمع الزوائد ص ۹/۳۰۰، سیر اعلام النبلاء ص ۱/۳۷۵، ۱/۳۷۶، تهذیب التهذیب ص ۳/۱۲۵.

ابوالسفر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حیرہ میں بنو مراز بہ کے امیر کے پاس ٹھہرے سو انہوں نے اسے کہا ان عجمی لوگوں سے ڈرو یہ آپ کو زہر نہ پلائیں تو حضرت خالد بن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے زہر لاؤ سو زہر لایا گیا پس اس کو ہاتھ میں لیا پھر اس کو پی لیا اور پی لینے کے وقت بسم اللہ کہا پس اس نے کوئی ضرر نہیں دیا۔ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی کہ انہوں نے ڈرا کر کہا کہ عجم آپ کو زہر نہ پلائے تو انہوں نے خود لے کر پی لیا اور بسم اللہ پڑھ کر پی لیا اور اللہ رب العزت نے نقصان پہنچانے سے محفوظ رکھا اور اسی وجہ سے

<u>علامہ ذھبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔</u>

قلت : هذه والله الكرامة. و هذه الشجاعة. سير اعلام النبلاء ص ۱/۳۷۶.

میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی قسم ہے یہ کرامت ہے اور شجاعت ہے۔

## ﴿حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی کرامت﴾

عن المقداد رضی الله عنه قال اقبلت انا وصاحبان لی و قد ذهبت اسماعنا و ابصارنا من الجهد فجعلنا نعرض انفسنا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فلیس احد منهم یقبلنا فاتینا النبی صلی الله علیه وسلم فانطلق بنا الی اهله فاذا ثلاثة اعنز فقال النبی صلی الله علیه وسلم احتلبوا هذا اللبن بیننا. قال فکنا نحتلب فیشرب کل انسان منا نصیبه و نرفع للنبی صلی الله علیه وسلم نصیبه قال فیجیء من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ نائما و یسمع الیقظان قال ثم یأتی المسجد فیصلی ثم یأتی شرابه فیشرب فاتانی الشیطان ذات لیلة و



Scanned by CamScanner

قد شربت نصيبي فقال محمد صلى الله عليه وسلم يأتي الانصار فيتحفونه و يصيب عندهم ما به حاجة الى هذه الجرعة فاتيتها فشربتها فلما ان و غلت في بطني و علمت انه ليس لها سبيل قال ندمني الشيطان فقال و يحك ما صنعت؟ اشربت شراب محمد صلى الله عليه وسلم فيجئ فلا يجده فيدعو عليك فتهلك و تذهب دنياك و آخرتك و عليّ شملة اذا وضعتها على قدمي خرج رأسي و اذا وضعتها على رأسي خرج قدماي و جعل لا يجيئني النوم و اما صاحباي فناما و لم يصنعا ما صنعت قال فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فسلم كما كان يسلم ثم اتى المسجد فصلى ثم اتى شرابه فكشف عنه فلم يجد فيه شيئا فرفع رأسه الى السماء فقلت الآن يدعو على فاهلك فقال اللهم اطعم من اطعمني و اسق من سقاني قال فعمدت الى الشملة فشددتها على و اخذت الشفرة فانطلقت الى الى الاعنز ايها السمن فاذبحها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هي حافل و اذا هن حُفَّل كلهن فعمدت الى اناء لآل محمد صلى الله عليه وسلم ما كانوا يطعمون ان يحتلبوا فيه قال فحلبت فيه حتى علت رغوة فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اشربتم شرابكم الليلة قال قلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني فقلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني فقلت يا رسول الله اشرب فشرب فلما عرفت ان النبي صلى الله عليه وسلم قد روى و اصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم احدى سوآتك يا مقداد فقلت يا رسول الله كان من امري كذا و كذا و فعلت كذا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما هذه الا رحمة الله عزوجل افلا كنت آذنتني فنوقظ صاحبينا فيصيبان منها قال فقلت والذي بعثك بالحق ما ابالي اذا اصبتها و اصبتهامعك





من اصابها من الناس.

مسلم ص ٢/١٨٤، ترمذی ص ٢/١٠١، مسند احمد ص ٦/٣، ٢/٦ حلية الاولياء ص ١/٢٢٨، ص ١/٢٢٩.

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی۔ ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر پیش کیا۔ تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان بکریوں کا دودھ نکالو۔ پھر ہم ان کے دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصے کا دودھ پیتا اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ رات کے وقت تشریف لاتے تو سلام کرتے اس طریقہ سے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا سن لیتا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے۔ ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا شیطان کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس آتے ہیں۔ اور آپ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے مل جاتی ہے آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا۔ جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب اور دودھ پینے کا راستہ نہیں ہے۔ تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا کہ تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کا دودھ بھی پی لیا آپ آئیں گے اور دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بددعائیں دیں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا



Scanned by CamScanner

اور جب اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آ رہی تھی۔ جبکہ میرے دونوں ساتھی سوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور نماز پڑھی پھر آپ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہیں پایا۔ تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا تو میں نے کہا کہ اب میرے لئے بددعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے یہ دعا سنتے ہی موقعہ غنیمت جان لیا) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان میں سے جو موٹی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذبح کروں گا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں ایک کا تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے ہیں تو میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جاگ اوپر تک آ گئی پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تم نے رات کو اپنے حصے کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پئیں۔ آپ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ پئیں تو آپ نے پی لیا پھر مجھے دیا تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ پی لیں تو آپ نے پی لیا پھر مجھے دیا تو جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں اور آپ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد یہ تیری ایک بری عادت ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا





ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا۔ تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے میں نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ جب آپ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ماحذہ الا رحمۃ من اللہ عزوجل۔ جب میں نے حاصل کر لی ہے تو اب مجھے خوشی کی وجہ سے کوئی پرواہ نہیں) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے۔

ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبو ا مائتین.

قارئین کرام میں نے بیس کرامات صحابہ کرام وصالحین من کان قبلنا ذکر کیں جن سے صاف طور پر واضح ہو گیا کہ الحمد للہ ہم کرامات کے منکر نہیں ہیں۔ جس پر الحمد للہ کافی تفصیلی بحث پہلے گزر چکی ہے اور آخر میں حضرت مقداد رضی عنہ کی کرامت کو تقاؤلا ذکر کیا کیونکہ میرے بیٹے کا نام بھی مقداد ہے اگرچہ ثری اور ثریا کی نسبت بھی خدا جانے؟ اس لئے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ وہی شخصیت ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رفاقت اور خلوص و بہادری کی وہ جملے بیان کئے ہیں جو تا قیام قیامت کتابوں میں سورج کی طرح روشن ہوں گے۔

## ﴿حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے﴾

**عن ابی مسعود رضی الله عنه یقول شهدت من المقداد بن الاسود مشهدا لان اکون صاحبه احب الی مما عدل به اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یدعو علی المشرکین فقال لا نقول کما قال قوم موسی اذهب انت و ربك فقاتلا و لکنا نقاتل عن یمینك و عن شمالك و بین یدیك و خلفك فرأیت النبی صلی**



Scanned by CamScanner

الله علیه وسلم اشرق وجهه و سره یعنی قوله.

بخاری ص ۲/٥٦٤، مسند احمد ص ۱/۳۹۰، ص ٤۲۸، ص ۱/٤٥۸، حلیة الاولیاء ص ۱/۲۲۸، المستدرك ص ۳/۳۹۲، تهذیب الکمال ص ۱۰/۸۲، تهذیب التهذیب ص ۱۰/۲۸٦، اسد الغابة ص ٤/٤۱۰، الاصابة فی تمییز الصحابة ص ۳/٤٥٤.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی بات سنی کہ اگر وہ بات میری زبان سے نکل جاتی تو میرے لئے کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہوتی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسلمانوں کو مشرکین کے خلاف آمادہ کر رہے تھے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے رسول اللہ ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ تم اور تمہارا رب ان سے جنگ کرو۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے جمع ہو کر لڑیں گے میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک کھل گیا اور ان کی اس گفتگو سے آپ خوش و مسرور ہوئے۔

علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم لما سارا لی بدر الخبر عن قریش بمسیرهم لیمنعوا عیر هم فاستشار رسو ل الله صلی الله علیه وسلم الناس فقال ابوبکر فاحسن و قال عمر فاحسن ثم قام المقداد بن عمرو فقال یا رسول الله امض لما امرت به فنحن معك والله لا نقول لك کما قالت بنو اسرائیل لموسی اذهب انت و ربك فقاتلا انا ههنا قاعدون و لکن اذهب انت و ربك فقاتلا انا معکما مقاتلون فو الذی بعثك بالحق نبیا لو سرت بنا الی برك الغماد لجالدنا معك من دونه حتی تبلغه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم خیرا و دعا له.





اسد الغابة ص ٤۰۹، ٤۱۰ ج ٤. وکذا فی حلیة الاولیاء ج ۱ ص ۲۲۸.

کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جانے لگے تو آپ کو قریش کی طرف سے خبر پہنچی کہ وہ اپنا تجارتی قافلہ بچانے کے لئے آ رہیں ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ کیا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات کی سو اچھی بات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی پس اچھی بات کی پھر حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے تو فرمایا اے اللہ کے رسول جائیں اس چیز پر جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے پس ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ کی قسم ہم آپ کو ایسا نہیں کہتے جیسا کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا کہ جاؤ تم اور تمہارا رب سو ان سے دونوں جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ جائیں آپ اور آپکا رب پس جنگ کریں ہم آپ کے ساتھ لڑنے والے ہیں۔ پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے اگر آپ ہمیں برک الغماد تک لے جاتے ہیں ہم ضرور دلیری کے ساتھ آپ کے ساتھ وہاں تک جائیں گے یہاں تک کہ آپ وہاں پہنچ جائیں (یعنی ہم آپ سے پیچھے نہیں رہیں گے بلکہ آپ کے ساتھ ہوں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے خیر کے کلمات کہہ دیئے اور آپ کے لئے دعاء کی۔

قارئین کرام میں اس پر اکتفا کرتا ہوں اگر کوئی اس سے مزید تحقیق چاہیں تو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے صحابہ کرام اور تابعین کے چالیس کرامات ذکر کیے ہیں دیکھئے الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان ص ۱۴۱۔۔۔۱۴۸۔ اسی طرح علامہ ابوالفداء عبدالرقیب بن علی بن حسن الابی نے انیس کرامات امم سابقہ کی ذکر کی ہیں اور ایک سو چھبیس (۱۲٦) صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنھم اجمعین کی کرامات ذکر کی ہیں اور ایک سو اٹھاون تابعین و تبع تابعین اور دیگر صالحین امت کی کرامات ذکر کی ہیں قارئین کرام ان کی کتاب کرامات اولیاء کو



Scanned by CamScanner

رجوع کریں۔

و اخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين.

اللهم اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک.

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علينا انک انت التواب الرحيم.

اللهم انی اعوذبک من علم لا ينفع و من قلب لا يخشع و من نفس لا تشبع و من دعوة لا يستجاب.

لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اللهم انی اسألک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک و الغنيمة من كل بر و السلامة من كل اثم لا تدع لی ذنبا الاغفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة هی لک رضا الا قضيتها برحمتک يا ارحم الراحمين.

اللهم انی اسألک العفو و العافية فی الدنيا والآخرة اللهم انی اسألک العفو و العافية فی دينی و دنيانی واهلی و مالی اللهم استر عوراتی وامن روعاتی واحفظنی من بين يدی و من خلفی و عن يمينی و عن شمالی ومن فوقی و اعوذبک ان اغتال من تحتی.

اللهم اجعل فی قلبی نورا و فی لسانی نورا واجعل فی سمعی نورا و فی بصری نورا واجعل من خلفی نورا و من امامی نورا واجعل من تحتی نورا ومن فوقی.

اللهم اعطنی نورا.

اللهم انی اعوذبک من جهد البلاء و درک الشقاء و سؤ القضاء و شماتة الاعداء.

اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی و انا عبدک وانا علی عهدک و وعدک ما استطعت اعوذبک من شرما صنعت ابوء لک بنعمتک علی و ابوء بذنبی فاغفر لی فانه لا يغفر الذنوب الا انت.





اللهم انا نسألک من خير ما سألک منه نبيک محمد صلی الله عليه وسلم و نعوذبک من شرما استعاذ منه نبيک محمد صلی الله عليه وسلم و انت المستعان و عليک البلاغ ولا حول ولا قوة بالله.

و قد فرغت منه يوما الاربعاء بعد صلوة العصر قبيل صلوة المغرب برقم ۱۴-۵-۲۸ والحمد لله علی كل حال سوا الكفر والضلال.

خط بما تدبير صحائف سالها  كاتبان را خاک كردند عظمها

خط نويشتم گريه كردم زار زار  من بميرم خط بماند يادگار

ربنا ربنا ربنا ربنا ربنا ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علينا انک انت التواب الرحيم.

امين و صلی الله علی النبی الكريم



Scanned by CamScanner

## فہرس مراجع و مآخذ

اس کتاب کے علمی منابع


۱۔ القرآن الکریم دارالتصنیف لمیٹڈ فرید روڈ کراچی ۳ بدون تاریخ

۲۔ احسن الکلام فی ترک القرآت خلف الامام محمد سرفراز خان صفدر ناشر نصرت العلوم گجرانوالہ بدون تاریخ

۳۔ أسد العابہ فی معرفۃ الصحابہ ابن الاثیر دارالاحیاء التراث العربی بیروت بدون تاریخ

۴۔ اسنی المطالب عبدالرحمان ابن محمد بن درویش الحوت البیروتی ۱۲۰۹۔۱۲۷۶ دارالفکر بیروت 1991ء۔ ۱۴۱۲ھ

۵۔ اسھل الکلام لمناظری اھل الاسلام ابوطیب الحنفی مذھباً القادری مشرباً ۱۳۹۴ بدون جگہ

۶۔ اشرف الجواب اشرف علی تھانوی ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان پاکستان 1984ء جنوری

۷۔ اصلاح المسلمین ترجمہ دلیل المشرکین احمد الدین بگوی متوفی 1870ء مترجم سید فاروق حسین المشرق للنشر والتوزیع لاہور

۸۔ اظہار الحق، عبدالحمید بن عبدالحلیم ناشر خود مولف جلبئی صوابی طبع اول 2005 اپریل

۹۔ اعلاء السنن ظفر احمد عثمانی تھانوی ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۴۱۵ھ

۱۰۔ امدادالاحکام ظفر احمد عثمانی تھانوی مکتبہ دارالعلوم کراچی ۲۰۰۴ء۔۱۴۲۵ھ

۱۱۔ امدادالمفتین محمد شفیع مفتی اعظم ادارۃ المعارف دارلعلوم کراچی 14 بدون تاریخ

۱۲۔ انوارالتنزیل واسرارالتاویل ناصرالدین ابی سعید عبداللہ بن عمر الشیرازی البیضاوی دار فراس للنشر وتوزیع بدون تاریخ وجگہ

۱۳۔ افضل التراجم محمد افضل خان شاہ پور دارلعلوم تعلیم القرآن سوات پاکستان 1992ء

۱۴۔ الاتقان فی علوم القرآن جلال الدین عبدالرحمان السیوطی متوفی ۹۱۱ھ سہیل اکیڈمی لاہور پاکستان ۱۹۷۴ء۔ ۱۳۹۴ھ







۱۵۔ الاذکار محی الدین ابوذکریا یحیٰی بن اشرف النووی ۶۷۶ء۔۶۳۱ھ دارالاحیاء التراث بیروت ۱۹۸۵ء۔ ۱۴۰۵ھ

۱۶۔ الاسناد من الدین عبدالفتاح ابوغدہ مکتبۃ الغفوریہ العاصمیہ کراچی بدون تاریخ

۱۷۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ابن حجر العسقلانی متوی ۸۵۲ھ دارصادر بدون تاریخ

۱۸۔ الاعتصام ابواسحاق ابراہیم بن موسیٰ بن محمد اللخمی الشاطبی توزیع عباس احمد الباز مکہ المکرمہ ۱۴۰۵۔۱۹۸۵

۱۹۔ بذل المجھود فی حل ابی داؤد حلیل احمد سھارنپوری معھد الخلیل الاسلامی کراچی بدون تاریخ

۲۰۔ بیان الفوائد فی شرح العقائد مجیب اللہ قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند مکتبہ رحمانیہ لاہور بدون تاریخ

۲۱۔ بیان القرآن اشرف علی تھانوی تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی بدون تاریخ

۲۲۔ البدایہ والنھایہ ابوالفداء حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ دارالکتب العلمیہ بیروت بدون تاریخ

۲۳۔ البصائر لمنکری التوسل حمداللہ جان المظاہری المکتبۃ الشیق بشارع دارالشفقۃ بفاتح ۷۲۔ ۱۳۹۵۔۱۹۸۵ء

۲۴۔ البلاغ المبین شاہ ولی اللہ مترجم عبدالرحمان صدیق قرآن محل کراچی طبع اول ۱۹۶۵ء

۲۵۔ تحفہ ابراہیمہ حسین علی وانچھروی امام المفسرین اشاعت اکیڈمی مارچ ۲۰۰۸۔۱۴۲۹

۲۶۔ تحقیق الحق فی بیان مکائد اظہار الحق سید عبدالمقدس بن ناصر شاہ بن نظر شاہ بن احمد ناشر تنظیم اشاعت التوحید والسنۃ جلبئی صوابی بدون تاریخ

۲۷۔ تذکرۃ الابرار والاشرار اخوندرویزہ بابا ننگرھاروی ادارہ اشاعت سرحد پاکستان بدون تاریخ




Scanned by CamScanner

۲۸۔ تذکرۃ الاولیاء فرید الدین عطار شیخ بک ایجنسی کراچی ۲۰۰۲ء

۲۹۔ تعلیم الدین اشرف علی تھانوی ناشر محمد عبدالمنان مکتبہ تھانوی دفتر رسالہ الابقاء ندوۃ کراچی نمبر ابدون تاریخ

۳۰۔ تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاحادیث الشنیعۃ ابوالحسن بن علی بن محمد بن عراق الکنانی ۹۰۷۔۹۶۳ھ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱۔۱۹۸۱

۳۱۔ تفسیر القرآن العظیم عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن الکثیر القرشی متوفی ۷۷۴ھ توزیع دارالباز مکۃ المکرمہ بدون تاریخ

۳۲۔ تفسیر الخازن مع النسفی علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی الصوفی المعروف بالخازن دارالکتب العربیہ پشاور بدون تاریخ

۳۳۔ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی متوفی ۵۱۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۳۔۱۹۹۳

۳۴۔ تفسیر ابی سعود ابوسعود بن محمد العمادی متوفی ۹۵۱ھ دار الحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۱۔۱۹۹۰

۳۵۔ تفسیر السمرقندی یا المسمی بحر العلوم ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم السمرقندی متوفی ۳۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۷۔۲۰۰۶

۳۶۔ تفسیر جواہر القرآن غلام اللہ خان شیخ القرآن کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی پاکستان بیروت بدون تاریخ

۳۷۔ تفسیر النسفی علی الخازن ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی دارالکتب العربیہ پشاور بدون تاریخ

۳۸۔ تفسیر ماجدی عبدالماجد دریابادی تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کراچی بدون تاریخ

۳۹۔ تفسیر الحداد ابوبکر الحداد الیمنی متوفی ۱۰۲۱ مکتبہ الحقانیہ پشاور پاکستان بدون تاریخ





۴۰۔ تفسیر ستاری عبدالستار محدث دہلوی مدرسہ عربیہ السلامیہ کراچی بدون تاریخ

۴۱۔ تفسیر جوناگڑھی محمد جوناگڑھی مملکۃ العربیہ السعودیہ بدون تاریخ

۴۲۔ تفسیر عثمانی شبیر احمد عثمانی دارالتصنیف لمیٹڈ صدر کراچی بدون تاریخ

۴۳۔ تفہیم البخاری شرح بخاری ظہور الباری اعظمی اسلامی کتب خانہ لاہور پاکستان بدون تاریخ

۴۴۔ تقریر بخاری محمد زکریا شیخ الحدیث سہارنپور مکتبۃ الشیخ کراچی بدون تاریخ

۴۵۔ تکمیل الایمان عبدالحق محدث دہلوی الرحیم اکیڈمی لیاقت آباد کراچی ۱۴۲۱

۴۶۔ تقریب التھذیب احمد بن علی حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ قدیمی کتب خانہ کراچی بدون تاریخ

۴۷۔ تہذیب التھذیب ابوالفضل احمد بن علی حجر العسقلانی دارصادر بیروت بدون تاریخ

۴۸۔ تھذیب الکمال فی اسماء الرجال ابوالحجاج جمال الدین یوسف بن عبدالرحمان المزی متوفی ۷۴۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۳۔۱۴۲۵

۴۹۔ تیسیر الکریم الرحمان فی تفسیر الکلام المنان عبدالرحمان بن ناصر السعودی وزارۃ الشوون السلامیہ بالمملکۃ العربیہ السعودیہ ۱۴۲۱۔۲۰۰۰

۵۰۔ التبیان فی تفسیر ام القرآن عبدالسلام شیخ القرآن ناشر دفتر اشاعت دارالعلوم تعلیم القرآن رستم مردان بدون تاریخ

۵۱۔ التعلیق الصبیح شرح مشکوۃ محمد ادریس الکاندھلوی شیخ الحدیث متوفی ۱۳۹۴ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ بدون تاریخ

۵۲۔ التفسیر الکبیر فخر الدین الرازی الناشر مکتب الاعلام الاسلامی ۱۴۱۳ھ ق

۵۳۔ التفسیر الکبیر المسمی البحر المحیط ابوعبداللہ بن محمد یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الشہیر بابن حیان متوفی ۷۵۴ھ دار الحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۱۔۱۹۹۰



Scanned by CamScanner

۵۴۔التفسیر المظہری محمد ثناء اللہ پانی پتی متوفی ۱۲۲۵ھ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ بدون تاریخ
۵۵۔جامع الترمذی ابوعیسی محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی ناشر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی بدون تاریخ
۵۶۔ جامع کرامات الاولیاء یوسف بن اسماعیل النبہانی متوفی ۱۳۵۰ مکتبہ التوفیقیہ بدون تاریخ وجگہ
۵۷۔الجامع لاحکام القرآن ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی انتشارات ناصر حسرد تہران ایران ۱۳۲۴
۵۸۔حجۃ اللہ البالغۃ شاہ ولی اللہ الدھلوی ۱۱۱۴۔۱۱۷۶ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵
۵۹۔حسام قادری سعید احمد قادری ترجمان اھل سنت مکتبہ حنفیہ گوجرانولہ ۱۹۹۰ء
۶۰۔ حلیۃ الاولیاؤ طبقات الاصفیاء ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی شافعی متوفی ۴۳۰ھ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ۔۱۹۹۷
۶۱۔حیاۃ الصحابہ محمد یوسف کاندھلوی کتب خانہ فیضی لاہور پاکستان بدون تاریخ
۶۲۔ دحق تورہ مشتاق احمد صدیقی جلبئی ناشر صلاح الدین اکوڑہ خٹک ۱۹۹۷ء
۶۳۔ دلیل الفالحین شرح ریاض الصالحین محمد بن علان الصدیقی متوفی ۱۰۵۷ھ دارالفکر بیروت بدون تاریخ
۶۴۔ دلائل النبوۃ بیھقی ناشر احیاء التراث العربی بیروت بدون تاریخ
۶۵۔ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر السیوطی متوفی ۹۱۱ھ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ۔۲۰۰۴
۶۶۔ روح المعانی ابوالفضل شھاب الدین سید محمود البعد ادی متوفی ۱۲۷۰ دارالحدیث القاھرہ ۱۴۲۶ھ۔۲۰۰۵ء
۶۷۔ روض الریاحین فی حکایت الصالحین ابوالسعادات عبداللہ بن اسعد بن علی الیافعی الیمنی





متوفی ۷۶۸ھ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۱ء
۶۸۔ ریاض الصالحین ابوزکریا یحیی بن اشرف النووی ۶۳۱۔۶۷۶ھ موسسۃ الرسالۃ بدون تاریخ وجگہ
۶۹۔ سنن دارقطنی علی بن عمر الدارقطنی ۳۰۲۔۳۷۵ھ موسسۃ الرسالۃ بدون تاریخ وجگہ
۷۰۔ سنن دارمی ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمان بن الفضل بن بھرام الدارمی متوفی ۲۵۵ھ دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۱۔۲۰۰۰
۷۱۔ سنن ابی داؤد ابوداؤد سلیمان بن الاشعث سجستانی مکتبۃ امدادیہ ملتان پاکستان بدون تاریخ
۷۲۔ سنن ابن ماجہ ابوعبداللہ محمد بن یزید الربعی ابن ماجہ القزوینی قدیمی کتب خانہ کراچی بدون تاریخ
۷۳۔ سیر اعلام النبلاء شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی ۷۴۸ متوفی موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۱۹۔۱۹۹۸
۷۴۔ السنن الکبریٰ ابوبکر احمد بن الحسین بن علی متوفی ۴۵۸ھ دارالکتب علمیہ بیروت ۲۰۰۲ء۔ ۱۴۲۴ھ
۷۵۔ شرح العقیدۃ الطحاویۃ علامہ ابن ابی العز الحنفی المکتبہ السلفیہ لاہور پاکستان ۱۹۷۹۔ ۱۳۹۹ھ
۷۶۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری دارمطبع مجتبائی واقع دھلی بدون تاریخ
۷۷۔ شرح الفقہ الاکبر ملا علی القاری متوفی ۱۰۱۴ھ مکتبہ حقانیہ ملتان بدون تاریخ
۷۸۔ شرح مقاصد مسعود بن عمر بن عبداللہ الشھیر سعد الدین التفتازانی متوفی ۷۶۰ھ دارالکتب علمیہ بیروت ۱۹۹۹ء
۷۹۔شعب الایمان ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبدالرحمان موسیٰ البیھقی دارالفکر بیروت



Scanned by CamScanner

۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء

۸۰۔ الشرح الثمیری شرح قدوری شمس الدین قاسمی ختم نبوۃ اکیڈمی لندن بدون تاریخ

۸۱۔ شرح عقائد النسفیہ المطبع الیوسفی دہلی بدون تاریخ

۸۲۔ صحیح بخاری محمد بن اسماعیل البخاری قدیمی کتب خانہ کراچی طبع ثانیہ ۱۳۸۱ھ ۱۹۶۱ء

۸۳۔ صفوۃ مشرقہ عبد الفتاح ابو غدہ المکتبۃ الفنوریہ العاصیہ کراچی بدون تاریخ

۸۴۔ صفوۃ التفاسیر محمد علی الصابونی مکتبۃ القرآن والسنۃ پشاور بدون تاریخ

۸۵۔ صفۃ الصفوۃ ابو الفرج ابن جوزی ۵۱۰۔۵۹۷ دار المعرفت بیروت ۱۴۰۶۔۱۹۸۶

۸۶۔ الصارم المنکی فی رد علی السبکی محمد بن احمد بن عبد الہادی متوفی ۷۴۴ھ موسسۃ الریان ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۱ء بدون جگہ

۸۷۔ الصحیح المسلم ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۶ء

۸۸۔ ضرب شمشیر بر فتنہ پیچ پیر غریب اللہ مہتمم دار العلوم مجددیہ ناشر دار العلوم مجددیہ مانکی بدون تاریخ

۸۹۔ الطبقات الکبریٰ ابن سعد دار صادر بیروت ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء

۹۰۔ عقائد اسلام محمد ادریس کاندھلوی شیخ الحدیث زمزم پبلشرز کراچی مارچ ۲۰۰۵ء

۹۱۔ عمدۃ القاری بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی متوفی ۸۵۵ھ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع بدون تاریخ و جگہ

۹۲۔ العجالۃ النافعہ عبد العزیز بن ولی اللہ الدہلوی دار الداعی للنشر والتوزیع ۱۴۲۲ھ بدون جگہ

۹۳۔ العقیدۃ الواسطیہ احمد بن تیمیہ شیخ الاسلام الرئاسۃ العامۃ ادارات البحوث الریاض المملکت العربیہ السعودیہ ۱۴۱۱

۹۴۔ العلم والعلماء ابن عبد البر الاندلسی متوفی ۴۶۳ھ مترجم عبد الرزاق ملیح آبادی ادارہ اسلامیات لاہور ۱۹۷۷ء

۹۵۔ غایۃ الامانی فی الرد علی النبہانی ابو المعالی محمود شکری الالوسی ۱۲۷۳ھ۔۱۳۴۳ھ مکتبۃ الرشد الریاض السعودیہ ۱۴۲۶ھ۔۲۰۰۵ء

۹۶۔ الغنیہ لطالبی طریق الحق الشیخ عبد القادر الجیلانی الحسنی ۴۷۰ھ۔۵۶۱ھ مکتبہ خاور لاہور پاکستان ۱۳۹۶۔۱۹۷۶ء

۹۷۔ فتاویٰ رشیدیہ رشید احمد گنگوہی ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۳۹۵۔۱۹۷۵ء





۹۸۔ فتاویٰ علماء البلد الحرام خالد بن عبد الرحمان الجریسی طبع ثانی عشر ۱۴۳۲۔۲۰۱۱ السعودیہ

۹۹۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند عزیز الرحمان مفتی دار العلوم دیوبند دار الاشاعت کراچی بدون تاریخ

۱۰۰۔ فتاویٰ حقانیہ عبد الحق و دیگر مفتیان کرام دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ پاکستان ۱۴۲۲۔۲۰۰۲ء

۱۰۱۔ فتاویٰ فریدیہ محمد فرید مفتی دار العلوم حقانیہ دار العلوم صدیقیہ زروبی صوابی پاکستان ۲۰۰۲۔۱۴۲۳ھ

۱۰۲۔ فتاویٰ اللجنۃ الدائمہ جمع و ترتیب احمد بن عبد الرازق رئاسۃ ادارۃ البحوث العلمیہ والافتاء طبعہ ثالثہ ۱۴۱۹ھ۔۱۹۹۹ء

۱۰۳۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن ابو طیب صدیق بن حسن بن علی القنوجی دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۹۔۲۰۰۸ء

۱۰۴۔ فتح القدیر محمد بن علی بن محمد الشوکانی ۱۱۷۳۔۱۲۵۰ دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۹۔۲۰۰۸

۱۰۵۔ فتح الباری احمد بن علی بن حجر العسقلانی دار الریان لتراث المکتبۃ السلفیہ القاہرہ بدون تاریخ

۱۰۶۔ فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی عاشق الٰہی المیرٹھی مدینہ پبلشنگ کمپنی جناح روڈ کراچی بدون تاریخ

۱۰۷۔ الفتح الربانی الشیخ عبد القادر جیلانی الحسنی ۴۸۰۔۵۶۱ھ امجد اکیڈمی لاہور پاکستان ۱۳۹۷ھ۔۱۹۷۷

۱۰۸۔ الفرقان بین اولیاء الرحمان واولیاء الشیطان ابو العباس احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ ۶۶۱۔۷۲۸ھ منشورات المکتبۃ السلفیہ لاہور ۱۳۹۵ھ۔۱۹۷۵

۱۰۹۔ الفرق بین الفرق عبد القاہر بن طاہر بن محمد البغدادی متوفی ۴۲۹ھ مکتبہ اعزازیہ پشاور بدون تاریخ

۱۱۰۔ قاعدہ جلیلہ فی التوسل والوسیلہ تقی الدین احمد بن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ اشاعت اکیڈمی پشاور بدون تاریخ

۱۱۱۔ کتاب الموضوعات عبد الرحمان بن علی بن الجوزی ۵۱۰۔۵۹۷ ناشر محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب کراچی بدون تاریخ

۱۱۲۔ کتاب الضعفاء والمتروکین ابو الفرج عبد الرحمان بن علی بن محمد ابن الجوزی دار الکتب العلمیہ بیروت بدون تاریخ

۱۱۳۔ کتاب الجرح والتعدیل ابو محمد عبد الرحمان بن ابی حاتم محمد بن ادریس بن المنذر متوفی ۳۲۷ھ دار احیاء التراث العربی بیروت بدون تاریخ

۱۱۴۔ کتاب المجروحین من المحدثین محمد بن حبان دار الصمیعی للنشر التوزیع الریاض السعودی بدون تاریخ

۱۱۵۔ کتاب الضعفاء ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی ۳۴۴ھ دار الصمیعی للنشر التوزیع الریاض السعودی بدون تاریخ



Scanned by CamScanner

۱۱۶۔ کتاب الضعفاء الصغیر ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری ادارہ ترجمان السنۃ لاہور ۱۴۰۲۔۱۹۸۲
۱۱۷۔ کتاب الموطاء امام مالک بن انس متوفی ۱۷۹ دارالفکر بیروت ۱۴۲۲۔۲۰۰۲
۱۱۸۔ کتاب معرفۃ علوم الحدیث ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ النیسابوری دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۹۷ ۱۹۷۷۔
۱۱۹۔ کتاب العظمۃ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف بابی الشیخ الاصفہانی ۲۷۴۔۳۹۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴۔۱۹۹۴
۱۲۰۔ کتاب التاریخ الکبیر ابوعبداللہ اسماعیل بن ابراہیم الجعفی البخاری متوفی ۲۵۶ دارالفکر بیروت ۱۴۰۷۔ ۱۹۸۶
۱۲۱۔ کتاب تذکرۃ الحفاظ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی متوفی ۷۴۸ھ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹۔۱۹۹۸
۱۲۲۔ کرامات الاولیاء ابوالفداء عبدالرقیب بن علی بن حسن الابی دارالاثار والتوزیع ۱۴۲۷۔۲۰۰۶
۱۲۳۔ کرامات صحابہ اشرف علی تھانوی ناشر دارالاشاعت کراچی اشاعت چہارم مارچ ۱۹۶۶
۱۲۴۔ کشف المحجوب عن وجہ المرتاب سید عبدالمقدس بن ناصر شاہ بن نظر شاہ بن احمد جلبئی طبع اول جولائی ۲۰۰۰ جلبئی
۱۲۵۔ کشف کی حقیقت رشید احمد لدھیانوی مفتی اعظم الرشید ناظم کراچی ذی القعدہ ۱۴۲۱ھ
۱۲۶۔ کشف المحجوب مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش نوری بک ڈپو لاہور بدون تاریخ
۱۲۷۔ کفایت المفتی محمد کفایت اللہ مفتی اعظم ہند مکتبہ امدادیہ ملتان بدون تاریخ
۱۲۸۔ کنز العمال علاؤالدین المتقی بن حسام الدین الہندی متوفی ۹۷۵ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان ۱۴۲۴۔ ۲۰۰۳
۱۲۹۔ الکامل فی ضعفاء الرجال ابواحمد عبداللہ بن لکری الجرجانی متوفی ۳۶۵ھ دارالکتب علمیہ بیروت ۱۴۱۸۔ ۱۹۹۷
۱۳۰۔ الکاشف امام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳۔۱۹۸۳
۱۳۱۔ الکشاف ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی ۴۶۷۔۵۳۸ دارالمعرفۃ بیروت بدون تاریخ
۱۳۲۔ الکافیۃ الشافیۃ ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب الشہیر بابن قیم متوفی ۷۵۱ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۳۹۶۔ ۱۹۷۶





۱۳۳۔ لسان المیزان فی اسماء الرجال ابن حجر عسقلانی ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان بدون تاریخ
۱۳۴۔ مجالس الابرار شیخ احمد رومی مترجم مفتی کفایت اللہ دارالاشاعت کراچی بدون تاریخ
۱۳۵۔ مجموع الفتاوی احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱۔ ۲۰۰۰ء
۱۳۶۔ مراۃ الاولیاء محمد شعیب تورڈھیری ناشر عبدالعزیز حسن تورڈھیری مترجم ولی النبی ۱۴۲۳۔۲۰۰۲ء
۱۳۷۔ منہاج السنۃ النبویہ ابوالعباس تقی الدین احمد بن عبدالحلیم الشہیر بابن تیمیہ الحنبلی مکتبۃ السفیہ لاہور ۱۳۹۶۔۱۹۷۶
۱۳۸۔ مجمع الزوائد نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ دارالفکر بیروت ۱۴۰۸۔۱۹۸۸
۱۳۹۔ منہاج المسلم ابوبکر جابر الجزائری دارالفکر ۱۳۹۲۔۱۹۷۲
۱۴۰۔ مشکوۃ المصابیح ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۳۶۸ھ
۱۴۱۔ مسند الامام احمد بن حنبل احمد بن حنبل دالفکر العربی بدون تاریخ
۱۴۲۔ مکتوبات امام ربانی احمد سرہندی مجدد معمور الف ثانی مکتبۃ القدس کوئٹہ پاکستان بدون تاریخ
۱۴۳۔ معارف القرآن محمد شفیع مفتی اعظم ادارہ المعارف کراچی ۱۴۰۲۔۱۹۸۲
۱۴۴۔ مقالات محمد فرید مجددی مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ناشر رشید احمد نقشبندی حقانیہ نوشہرہ پاکستان بدون تاریخ
۱۴۵۔ مسند ابی یعلی المصلی ابویعلی احمد بن علی بن المثنی الموصلی متوفی ۳۰۷ھ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸۔ ۱۹۹۸
۱۴۶۔ میزان الاعتدال نقد الرجال ابوعبداللہ محمد بن احمد عثمان الذہبی المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل شیخوپورہ پاکستان بدون تاریخ
۱۴۷۔ مواہب الرحمان سید امیر علی ملیح آبادی متوفی ۱۳۳۷۔۱۹۱۹ مکتبہ رشیدیہ لاہور بدون تاریخ
۱۴۸۔ المجموع فی الضعفاء والمتروکین دراسۃ وتحقیق الشیخ عبدالعزیز عزالدین السیروان دارالقلم بیروت ۱۴۰۵۔ ۱۹۸۵
۱۴۹۔ موقف اثناعشریہ اور علماء دیوبند عبدالسلام وراز محمد طبعہ ثانیہ ۱۴۰۴ انوراللہ کتوزئی پشاور
۱۵۰۔ المدخل ابوعبداللہ محمد بن محمد العبدری الشہیر ابن الحاج المالکی دارالفکر ۱۴۰۱۔۱۹۸۱
۱۵۱۔ المرقات المفاتیح علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ ہنکتہ پبلیکیشنز ملتان بدون تاریخ



Scanned by CamScanner

۱۵۲۔ المستدرک علی الصحیحین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱۔۱۹۹۰
۱۵۳۔ المصنف ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی ۱۲۶۔۲۱۱ دارالاحیاء التراث العربی بیروت بدون تاریخ
۱۵۴۔ المصنف فی الاحادیث والآثار عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی متوفی ۲۳۵ھ دارالفکر بیروت بدون تاریخ
۱۵۵۔ المعجم الاوسط ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی متوفی ۳۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰۔۱۹۹۹
۱۵۶۔ الملل والنحل ابوالفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی ۴۷۹۔۵۴۸ دارالمعرفت بیروت ۱۴۰۰۔۱۹۸۰م
۱۵۷۔ المنار المنیف فی الصحیح والضعیف شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر الحنبلی المعروف بابن قیم ۶۹۱۔۷۵۱ ناشر مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ بیروت ۱۳۹۰۔۱۹۸۰م
۱۵۸۔ الموافقات فی اصول الشریعہ ابراہیم بن موسیٰ اللخمی الغرناطی ابواسحاق الشاطبی دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۲۹۔۲۰۰۸م
۱۵۹۔ النبراس شرح العقائد علامہ عبدالعزیز پرہاری مکتبہ رضویہ لاہور ۱۳۹۷۔۱۹۷۷م
۱۶۰۔ وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان ابوالعباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابوبکر بن خلکان متوفی ۶۸۱ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹۔۱۹۹۸م
۱۶۱۔ ہدایہ برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی مکتبہ امدادیہ ملتان بدون تاریخ
۱۶۲۔ ماہنامہ استانہ پاک
۱۶۳۔ سوانح حیات میاں گل بابا



## فہرست آیات القرآن


| نمبر شمار | آیات | آیات نمبر | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | **فاتحہ** | | |
| ۱ | ایاک نعبد وایاک نستعین | ۴ | ۵۴ |
| | **بقرہ** | | |
| ۲ | اولئک علی ھدی من ربھم | ۵ | ۵ |
| ۳ | اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی | ۱۶ | ۳۱ |
| ۴ | ولا تلبسوا الحق بالباطل | ۴۲ | ۴۷ |
| ۵ | واستعینوا بالصبر والصلوۃ | ۱۵۳،۴۵ | ۵۳ |
| ۶ | ولا تموتن الا وانتم مسلمون | ۱۳۲ | ۷۷ |
| ۷ | یایھا الناس کلوا فی الارض حلالاً طیباً | ۱۶۸ | ۱۰ |
| ۸ | ان اللہ لا یحب المعتدین | ۱۹۰ | ۹ |
| ۹ | یایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ | ۲۰۸ | ۱۰ |
| ۱۰ | ان اللہ یحب التوابین | ۲۲۲ | ۲ |
| ۱۲ | ان اللہ یحب المحسنین | ۱۹۵ | ۲ |
| ۱۳ | قال الذین یظنون انھم ملقوا اللہ | ۲۴۹ | ۲۵ |
| ۱۴ | والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت | ۲۵۷ | ۱۰۵،۱۲۴،۳ ۴۷،۱۱۹ |
| | **العمران** | | |
| ۱۵ | فان اللہ لا یحب الکافرین | ۳۲ | ۹۸ |
| ۱۶ | فتقبلھا ربھا بقبول حسن | ۷۳ | ۱۱ |
| ۱۷ | اذا قالت الملئکۃ یا مریم | ۴۲ | ۱۱۱ |
| ۱۸ | اذا قالت الملئکۃ یا مریم | ۴۵ | ۱۱۱ |
| ۱۹ | واللہ لا یحب الظلمین | ۵۷ | ۹ |
| ۲۰ | لم تلبسون الحق | ۷۱ | ۷۳ |
| ۲۱ | ان اللہ یحب المتقین | ۷۶ | ۲ |
| ۲۲ | فلا تموتن الا وانتم مسلمون | ۱۰۳ | ۸۳ |
| ۲۳ | ولم یصروا علی ما فعلوا | ۱۳۵ | ۵ |
| ۲۴ | ان اللہ یحب المحسنین | ۱۳۷ | ۲ |
| ۲۵ | واللہ لا یحب الظلمین | ۱۴۰ | ۹ |
| ۲۶ | واللہ یحب الصابرین | ۱۴۶ | ۲ |
| ۲۷ | ان اللہ یحب المتوکلین | ۱۵۹ | ۲ |
| | **نساء** | | |
| ۲۸ | ومن یعص اللہ ورسولہ | ۱۴ | ۱۰ |
| ۲۹ | ومن یکن الشیطان لہ قرینا | ۳۸ | ۱۱۹ |
| ۳۰ | ان اللہ لا یحب من کان مختالاً | ۳۹ | ۹ |
| ۳۱ | ومن یشرک باللہ فقد افتری | ۴۸ | ۳ |
| ۳۲ | ویرید الشیطان ان یضلھم | ۶۰ | ۱۱۹ |
| ۳۳ | فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک | ۶۵ | ۱۱ |
| ۳۴ | ومن یشاقق الرسول من بعد | ۱۱۵ | ۱۱ |
| ۳۵ | ومن یشرک باللہ فقد ضل | ۱۱۶ | ۴ |
| ۳۶ | ومن یتخذ الشیطان ولیا | ۱۱۹ | ۴۷،۳ |
| ۳۷ | وقد نزل علیکم فی الکتاب | ۱۴۰ | ۱۱ |
| | **مائدہ** | | |
| ۳۸ | ان اللہ یحب المحسنین | ۱۳ | ۲ |
| ۳۹ | ان اللہ یحب المقسطین | ۴۲ | ۲ |
| ۴۰ | یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی | ۵۴ | ۲۲ |
| ۴۱ | واللہ لا یحب المفسدین | ۶۴ | ۹ |
| ۴۲ | ومن یشرک باللہ فقد حرم اللہ | ۷۳ | ۴ |
| ۴۳ | ان اللہ لا یحب المعتدین | ۷۸ | ۹ |
| | **انعام** | | |
| ۴۴ | ان الشیطان لیوحون الی اولیائھم | ۱۲۱ | ۴ |
| ۴۵ | یا معشر الجن والانس قد استکثرتم | ۱۲۸ | ۱۰۵ |
| ۴۶ | ویوم یحشرھم جمیعاً | ۱۲۸ | ۴۲ |
| ۴۷ | ولیلبسوا علیھم دینھم | ۱۳۷ | ۴۷ |
| ۴۸ | ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین | ۱۴۱ | ۹ |
| | **اعراف** | | |
| ۴۹ | قال فبما اغویتنی لا اقعدن لھم | ۱۶ | ۱۰۵ |
| ۵۰ | ان جعلنا الشیطان اولیاء للذین | ۲۷ | ۴ |
| ۵۱ | ولا تسرفوا انی اللہ لا یحب المسرفین | ۳۱ | ۹ |
| ۵۲ | قال الملاء الذین استکبروا من قومہ | ۷۵ | ۲۴ |
| ۵۳ | لا اقطعن ایدیکم وارجلکم | ۱۲۴،۱۲۳ | ۲۳ |
| ۵۴ | استعینوا باللہ واصبروا | ۱۲۸ | ۵۴ |
| ۵۵ | واتل علیھم نبأ الذی اتینا | ۱۷۵ | ۱۱۹ |
| | **انفال** | | |
| ۵۶ | اولئک ھم المومنون حقاً | ۴،۷۴ | ۲ |
| ۵۷ | ان اللہ لا یحب الخائنین | ۲۰ | ۵ |
| | **توبہ** | | |
| ۵۸ | ان اللہ یحب المتقین | ۴،۷ | ۲ |
| ۵۹ | اولئک ھم الفائزون | ۲۰ | ۵ |
| ۶۰ | رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ | ۱۰۰ | ۵ |




Scanned by CamScanner

| نمبر شمار | آیات | آیات نمبر | صفحہ | نمبر شمار | آیات | آیات نمبر | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | یونس | | | | نمل | | |
| ۲۱ | ھؤلاء شفعاء نا عند اللہ | ۱۸ | ۵۸ | ۸۲ | وزین لھم الشیطان اعمالھم | ۲۴ | ۱۱۹، ۱۰ |
| | ھود | | | | قصص | | |
| ۲۲ | قالوا اجئتنا من امر اللہ | ۷۳ | ۱۱ | ۸۳ | واوحینا الی أم موسی | ۷ | ۱۱۱ |
| ۲۳ | فاستقم کما امرت | ۱۱۲ ، ۱۱۳ | ۲۶ | ۸۴ | ربنا ھؤلاء الذین اغوینا ھم | ۲۳ | ۱۰۵ |
| | یوسف | | | ۸۵ | ان اللہ لا یحب الفرحین | ۷۶ | ۱۰ |
| ۲۴ | واللہ المستعان | ۱۸ | ۵۴ | ۸۶ | ان اللہ لا یحب المفسدین | ۷۷ | ۱۰ |
| | ابراھیم | | | | احزاب | | |
| ۲۵ | وقال الشیطان لما قضی الامر | ۲۲ | ۱۰۵ | ۸۷ | ولما راء المومنون الاحزاب | ۲۲ ، ۲۳ | ۲۵ |
| | الحجر | | | ۸۸ | ما کان لمؤمن وال مؤمنہ اذا قضی اللہ | ۳۶ | ۱۰ |
| ۲۶ | قال رب فانظرنی لایوم یبعثون | ۳۶ | ۱۰۵ | | یس | | |
| ۲۷ | واعبد ربک حتی یاتیک | ۹۹ | ۸۲ | ۸۹ | وجاء رجل من اقصی المدینۃ یسعی | ۲۰ ، ۲۹ | ۲۳، ۱ |
| | نحل | | | | صٓ | | |
| ۲۸ | انہ لا یحب المستکبرین | ۲۳ | ۹ | ۹۰ | قال لقد ظلمک لاغوینھم | ۸۲ | ۱۰۵ |
| | اسراء | | | | زمر | | |
| ۲۹ | ولقد کرمنا بنی آدم | ۷۰ | ۱۰۱ | ۹۱ | ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی | ۳ | ۶۳ |
| | کہف | | | ۹۲ | والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا | ۱۷ | ۳ |
| ۳۰ | ام حسبت ان اصحاب الکہف | ۹ تا ۲۰ | ۳۳ | ۹۳ | اولئک ھم المتقون | ۳۳ | ۵ |
| ۳۱ | واما الجدار فکان لغلمین یتیمین | ۸۲ | ۵۸ | | مومن | | |
| | مریم | | | ۹۴ | وقال رجل من ال فرعون یکتم ایمانہ | ۲۸ | ۲۳ |
| ۳۲ | فارسلنا الیھا روحنا | ۱۷ | ۱۱ | | حٰمٓ سجدہ | | |
| ۳۳ | قال انما انا رسول ربک | ۱۹ | ۱۱ | ۹۵ | ویل للمشرکین | ۶ | ۴ |
| ۳۴ | فناداھا من تحتھا الا تحزنی | ۲۴ | ۱۱ | ۹۶ | قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی | ۶ | ۲۶ |
| ۳۵ | الا من تاب وامن وعمل صالحاً | ۶۰ | ۱۲ | ۹۷ | ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا | ۳۰ | ۲۶ |
| | طٰہٰ | | | | شوریٰ | | |
| ۳۶ | الا اوحینا الی امک ما یوحی | ۳۸ | ۱۱ | ۹۸ | والذین یجتنبون کبائر الاثم | ۳۷ | ۵ |
| | انبیاء | | | | زخرف | | |
| ۳۷ | وربنا الرحمن المستعان | ۱۱ | ۵۴ | ۹۹ | ومن یعش عن ذکر الرحمن | ۳۶،۳۸ | ۱۱۹ |
| | حج | | | | فتح | | |
| ۳۸ | ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء | ۳۱ | ۴ | ۱۰۰ | لقد رضی اللہ عن المؤمنین | ۱۸ | ۵ |
| ۳۹ | ان اللہ لا یحب کل خوان کفور | ۳۸ | ۹ | ۱۰۱ | اشداء علی الکفار | ۲۹ | ۷ |
| | مؤمنون | | | ۱۰۲ | محمد رسول اللہ والذین معہ | ۲۹ | ۲۲ |
| ۴۰ | فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ اللہ | ۶۳ | ۱۰ | | حجرات | | |
| | فرقان | | | ۱۰۳ | اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم | ۳ | ۵ ، ۲۲ |
| ۴۱ | وقدمنا الی ما عملوا من عمل | ۲۳ | ۴ | ۱۰۴ | اولئک ھم الراشدون | ۷ | ۵ |







| نمبر شمار | آیات | آیات نمبر | صفحہ | نمبر شمار | آیات | آیات نمبر | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰۵ | ان اللہ یحب المقسطین | ۹ | ۶ | | ممتحنہ | | |
| ۱۰۶ | ان اکرمکم عند اللہ اتقکم | ۱۳ | ۲۹، ۶ | ۱۱۵ | ان اللہ یحب المقسطین | ۸ | ۶ |
| | نجم | | | | ملک | | |
| ۱۰۷ | وللہ ما فی السموٰت وما فی الارض | ۱۳، ۳۲ | ۵ | ۱۱۶ | ثم ارجع البصر کرتین | ۴ | ۱۱۵ |
| | مجادلہ | | | | جن | | |
| ۱۰۸ | استحوذ علیھم الشیطان | ۱۹ | ۱۱۹ | ۱۱۷ | وانہ کان رجال من الانس | ۶ | ۱۰۶ |
| ۱۰۹ | رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ | ۲۲ | ۵ | ۱۱۸ | وانا منا الصالحون ومنا دون ذلک | ۱۰ | ۱۰۶ |
| ۱۱۰ | لا تجد قوماً یومنون باللہ | ۲۲ | ۷ | | بروج | | |
| ۱۱۱ | اولئک حزب اللہ | ۲۲ | ۵ | ۱۱۹ | قُتل اصحٰب الاخدود | ۷ ، ۸ | ۱۱۳ |
| ۱۱۲ | اولئک کتب فی قلوبھم الایمان | ۲۲ | ۲۳ | | تین | | |
| | حشر | | | ۱۲۰ | ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم | ۴ | ۱۷ |
| ۱۱۳ | اولئک ھم الصادقون | ۷ | ۵ | | بینہ | | |
| ۱۱۴ | کمثل الشیطان اذا قال | ۱۶ | ۱۰۵ | ۱۲۱ | رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ | ۸ | ۵ |


## احادیث المبارکہ وآثار


| نمبر شمار | احادیث وآثار | صفحہ | نمبر شمار | احادیث وآثار | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیاً | ۱ | ۱۸ | اھتز عرش الرحمن لموت سعد | ۵۸ |
| ۲ | المومن القوی خیر واحب | ۱۸ | ۱۹ | اھتز العرش لحب لقاء اللہ سعداً | ۵۹ |
| ۳ | ان اللہ یحب العبد التقی | ۶ | ۲۰ | ایکم ینزل حبیباً ان خشبہ | ۶۳ |
| ۴ | ان اوسط عری الایمان | ۷ | ۲۱ | ان رسول ﷺ قال بینھما ثلاثۃ نفر | ۱۳۹ |
| ۵ | ان الملائکۃ تحملہ | ۵۹ | ۲۲ | انہ ذکر رجلاً من بنی اسرائیل | ۱۳۵ |
| ۶ | ان لہ حملہ غیرکم | ۵۹ | ۲۳ | انا رسول اللہ ﷺ الی بدر | ۱۳۹ |
| ۷ | ان صاحبکم تغسلہ الملائکۃ | ۶۰ | ۲۳ | ان یحب للہ وان تبغض للہ | ۷ |
| ۸ | ان رسول اللہ جمع بین حجۃ وعمرہ | ۱۳۲ | ۲۵ | الحمد للہ الذین لم یمتنی حتی اری | ۱۳۳ |
| ۹ | ایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی النار | ۲ | ۲۶ | ان صاحبکم قد رای رویاً | ۱۱۱ |
| ۱۰ | الانصار لا یحبھم الا مومن | ۸ | ۲۷ | ایتونی بہ فاخذ بیدہ | ۱۳۷ |
| ۱۱ | ایۃ الایمان حب الانصار | ۸ | ۲۸ | احتلبو ھذا اللبن بیننا | ۱۳۷ |
| ۱۲ | اللہ اللہ فی اصحابی | ۹ | ۲۹ | اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامہ | ۱۱۰ |
| ۱۳ | اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ | ۱۲ | ۳۰ | اخذ انسان قبضۃ من تراب قبر سعد | ۶۰ |
| ۱۴ | الکرامۃ الاکل بالاصابع | ۱۸ | ۳۱ | بعث رسول اللہ ﷺ عشرۃ رھط | ۱۳۰ |
| ۱۵ | ان فی ثقیف مبراً وکذاباً | ۳۶ | ۳۲ | بعثنا رسول اللہ ﷺ وامر علینا | ۱۲۹ |
| ۱۶ | اذا سالت فاسئل اللہ | ۵۴ | ۳۳ | جاء ثلاثۃ رھط الی ازواج النبی ﷺ | ۱۳ |
| ۱۷ | احرص علی ما ینفعک | ۵۵ | ۳۴ | جعلنا ھم یاکلون بایدیھم | ۱۷ |




Scanned by CamScanner

# احادیث المیارکہ وآثار


| نمبر شمار | احادیث وآثار | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۵ | دخل فی هذه الآیة کل محدث فی الدین | ۱۱ |
| ۳۶ | دعا له النبی ﷺ | ۱۲۹ |
| ۳۷ | رایت النبی ﷺ یوم احد | ۱۲۸ |
| ۳۸ | سحقاً سحقاً لمن غیر بعدی | ۳ |
| ۳۹ | فیخرج قوم من امتی یقرؤن القرآن | ۱۲۶ |
| ۴۰ | فبعث الله مثل الظلة من الدبر | ۶۲ |
| ۴۱ | فاضاعت عصا احدهما لیهما هتی مشیا | ۱۲۷ |
| ۴۲ | فارعی الاذان فی منامه | ۱۱۲ |
| ۴۳ | فان الله یبغض الفاحش | ۴ |
| ۴۴ | قال بینما رجل بالفلاة من الارض | ۱۲۳ |
| ۴۵ | کنت القاسم حضر لسعد | ۵۸ |
| ۴۶ | کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع | ۵۱ |
| ۴۷ | کان یقال الرؤیا ثلاث | ۱۱۰ |
| ۴۸ | لا تقول کما قال قوم موسی اذهب | ۱۳۹ |
| ۴۹ | لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان | ۱۱ |
| ۵۰ | لقد اهتز العرش لوفات سعد بن معاذ | ۵۹ |
| ۵۱ | لا یحدثن احدکم بلعب الشیطان | ۱۱۰ |
| ۵۲ | لقد رایته بعد ما قتل رفع الی السماء | ۶۱ |
| ۵۳ | من اکرم الناس | ۶ |
| ۵۴ | من احب لله وابغض لله | ۷ |
| ۵۵ | من احب الانصار احبه الله | ۸ |

| نمبر شمار | احادیث وآثار | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۶ | من احدث فی امرنا | ۱۱ |
| ۵۷ | من عمل عملاً لیس علیه امرنا | ۱۲۹ |
| ۵۸ | من عاد لی ولیاً | ۱۲۸ |
| ۵۹ | من رانی فی المنام فقد رانی | ۳ |
| ۶۰ | من رانی فی المنام فکانما رانی | ۱۲۶ |
| ۶۱ | مفاتح الغیب خمس | ۶۲ |
| ۶۲ | ملیمنع ان یحف | ۱۲۷ |
| ۶۳ | من اخذ شبراً من الارض | ۱۱۲ |
| ۶۴ | نادت امراة ابنها وهو فی | ۴ |
| ۶۵ | وان من عادی لی ولیاً | ۱۲۳ |
| ۶۶ | وجنازته موضوعة یعنی سعد | ۵۸ |
| ۶۷ | وعظنا رسول الله ﷺ یوماً | ۵۱ |
| ۶۸ | یا ابا الحارث انا موالی رسول الله ﷺ | ۱۱۰ |
| ۶۹ | یاتی علیکم اویس بن عامر | ۱۳۹ |
| ۷۰ | یا ساریة الجبل | ۱۱ |


Scanned by CamScanner

# اسی قلم سے

1 کشف اللثام حثیث عن وجوہ بعض اہل الحدیث

2 کشف الحجاب عن وجہ المرتاب(اردو)

3 قطع الوریدعن عنق العنید

4 تبرید الخاطر فی توضیح ذکرالذاکر

5 تحقیق الحق فی بیان مکائد اظہار الحق

6 انارۃ البدر فی تحقیق سنتی الفجر

7 رسائل مقدسہ

8 غایۃ الانصاف فی بیان مسائل الاعتکاف

9 اعطاء الزکوۃ للسادات

10 تحقیق کرامات الاولیاء

11 تفسیر مقدس عربی غیر مطبوع(عربی)

12 وفیات الاعیان المقدسۃ غیر مطبوع(عربی)

13 کتاب الصبیان فی ضوء الاحادیث و القرآن غیر مطبوع (عربی)

14 منبع العاطشین شرح ریاض الصالحین غیر مطبوع (عربی)

15 اطراف الاحادیث المقدسۃ غیر مطبوع(عربی)

نور اللہ کتب خانہ پشاور
جی ٹی روڈ پشاور 0314-9074877

Scanned by CamScanner